U 32965 P - 26

Title – MARIYAM MAJDILANI

Creator – Morris Mahitar Link ; Mutarjuma Majnu Gorakhpuri.

Publisher – Diwan Ishaat (Gorakhpur).

Date – 1947

Pages – 178.

Subjects – Urdu Adab – Drama.

مریم مجدلانی

(تمثیل)

مصنفہ
مارس ماٹرلنک

مترجمہ
مجنوں گورکھپوری

ناشر
ایوان اشاعت گورکھپور

بار اول ۱۰۰۰ قیمت غیر مجلد ۸ ؍
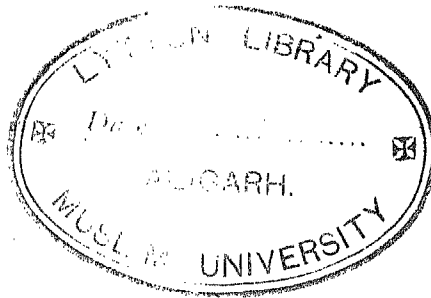
واحد علی ہاشمی صاحب بانی و مہتمم واحد لائبریری گورکھپور کا شکریہ مجھ پر عرصہ سے واجب ہے جس کو آج میں ان سطور کے ذریعہ ادا کر رہا ہوں۔ واحد صاحب کی ذات گورکھپور جیسے مقام کے لئے بہت غنیمت ہے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بغیر ریا و نمائش کے خاموشی اور بے غرضی کے ساتھ مصنفوں اور ان کی تصنیفوں سے شغف رکھتے ہیں۔ کتابیں جمع کرنے کا شوق واحد صاحب کو ایک مدت سے تھا اور وہ چپ چاپ مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اس شوق کو پورا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس ایک اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہو گیا اور یہ انھیں کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج واحد لائبریری جیسا وسیع اور با حیثیت کتب خانہ اور دار المطالعہ گورکھپور میں موجود ہے۔

مجھے جب کبھی اخبارات و رسائل سے لیکر اپنے مضامین یا افسانوں کا کوئی مجموعہ شائع کرنا ہوا ہے یا اپنی کتاب کا کوئی دوسرا اڈیشن نکالنا ہوا ہے تو واحد ہی صاحب کی طرف رجوع کرنا پڑا ہے اس لئے کہ خود میرے پاس کبھی میری تصنیفیں محفوظ نہیں رہیں۔ واحد لائبریری سے مجھے ہمیشہ اس معاملہ میں مدد ملی جس کے لئے واحد صاحب کا ممنون ہوں۔

مجنوں گورکھپوری

نوٹ

یہ تمثیل سب سے پہلے رسالہ ایوان گورکھپور بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء لغایت دسمبر ۱۹۳۴ء میں مسلسل شائع ہوئی تھی اب اس کو پہلی مرتبہ کتابی صورت میں پیش کیا جارہا ہے

مجنوں

مارس ماھترلنک

ماریس ماہترلنک
اور
مریم مجدلانی

"لبے کز گفتگو خوں شد نوائے ساز من دارد"
"بہر جا خامشی بینی زبان راز من دارد" (بیدل)

ماریس ماہترلنک بلجیم کا مشہور تمثیل نگار ہے جو نہ صرف اپنی زاد بوم میں بلکہ دنیا کے ہر مہذب گوشہ میں اچھی طرح جانا پہچانا جاچکا ہے اس کی تصنیفات کے ترجمے ہر متمدن اور ترقی یافتہ زبان میں ہو چکے ہیں سنہ ۱۹۱۱ء میں اس کو اسکی مختلف النوع ادبی کوششوں اور بالخصوص اسکے تمثیلی اختراعات کے اعتراف میں نوبل پرائز عطا کیا گیا ہے -

ماہترلنک ۲۹ اگست سنہ ۱۸۶۲ء میں گھنٹ میں پیدا ہوا اسکی ابتدائی تعلیم عیسائیوں کی ایک مخصوص جماعت کے ہاتھوں ہوئی جو تواریخ میں یسوعی (Jesuits) کے نام سے مشہور ہے اور جس کا ممتاز شیوہ تاویل بازی اور سخن سازی تھا - اور شاید مادام لیبلانک کا یہ کہنا درست صحیح ہے کہ ماہترلنک سانت باربی کالج کے یسوعی راہبوں کو کبھی معاف نہیں کر سکتا خود ماہترلنک

کا قول ہے کہ ایسے لوگوں کی تعلیم ہماری خوشیوں کو مسموم کر دیتی ہے اور معصوم بچے کی معصوم مسکراہٹ کو غارت کر دیتی ہے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد ماہتر لنک اپنے شہر کے جامعہ میں داخل ہوا اور وکالت کے پیشہ کے لئے اپنے کو تیار کرنے لگا لیکن اس کو بہت جلد محسوس ہونے لگا کہ نہ قانون اسے موزوں ہے اور نہ وہ قانون کے لئے ——

جو شخص کارلائل کا ہم آواز ہو کر یہ کہے کہ "سکوت اور اخفا! اب بھی ان کے نام پر آفاقی عبادت کے لئے عبادت گاہیں تعمیر کی جا سکتی ہیں۔" جسکی تعلیم یہ ہو کہ "گویائی کا تعلق زمانے سے ہے اور خامشی کا تعلق ازل اور ابد سے" جس کا مرکزی قول یہ ہو کہ "شہد کی مکھیاں بغیر اندھیاری کے کام نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح نہ فکر بغیر سکوت کے کام کر سکتی اور نہ فضیلت بغیر اخفا کے" وہ شخص لفاظی اور لفظی داؤں پیچ سے تشفی اور اطمینان قلب نہیں حاصل کر سکتا تھا۔

بہرحال ماہتر لنک بہت جلد ادب کے میدان میں اتر آیا اور اس میدان میں جتنا جلد اس نے اپنا نام پیدا اور دیکھتے دیکھتے جس ممتاز منزل پر پہنچ گیا ساری عمر سر کھپانے کے بعد بھی وکالت میں اس منزل پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔

جیسا کہ عموماً ہوا کرتا ہے۔ ماہتر لنک نے اپنی ادبی زندگی کی ابتدا چھوٹے چھوٹے تمثیلی افسانوں اور شاعری سے کی۔ افسانہ میں اول اول وہ فرانس کے مشہور افسانہ نگار موپاساں سے بے حد متاثر تھا لیکن فرانس کے اور کئی ادیبوں

اور شاعروں کا اثر بھی اس کی ابتدائی ادبی کوششوں میں کم نمایاں نہیں ہے مثلاً اس کا ایک افسانہ ہے جس کا عنوان ہے "معصوموں کا قتل عام" اور جو اس کے اوائل عمر کی یادگار ہے - اس افسانہ میں بلجیم کے بعض سربرآوردہ مصوروں اور فرانس کے ان ادیبوں اور شاعروں کا اثر بہت واضح طور پر ظاہر ہے جو رمز نگار (SYMBOLISTS) کہلاتے ہیں - انھیں ویلیرز (VILLEIRS) خصوصیت کے قابل ذکر ہے - آکٹیو میرابو (OCTAUE MIRA BEOW) فرانس کی دوسری شخصیت ہے جس کی صحبت نے کچھ دنوں تک ماہتر لنک پر الہامی اثر کا کام کیا اور جو ماہتر لنک کو بلجیم کا شکسپیئر سمجھتا ہے -

رمز نگاری سے وابستہ ایک اور تحریک ہے جسکا اثر ماہتر لنک کی ابتدائی تخلیقی کوششوں میں نمایاں نظر آتا ہے یہ "آزاد نظم" یا نظم معرا کی تحریک ہے جس کا اصلی موجد امریکہ کا مشہور شاعر والٹ ویٹمن ہے لیکن جس نے زور پکڑا فرانس کی سرزمین میں ماہتر لنک ویٹمن سے براہ راست متاثر نظر آتا ہے اور اسکے ابتدائی منظومات میں ویٹمن کی نظموں "گھاس کی پتیاں" کا انداز بہت صاف ظاہر ہے - تصور اور اسلوب دونوں کے اعتبار سے -

ماہتر لنک کی پہلی مطبوعہ کتاب یہی آزاد نظموں کا مجموعہ ہے - ان نظموں کا موضوع انسان کی روح اور اس کی تہذیب و تحسین ہے اور یہی اسکی

تمثیلوں اور مقالات کا موضوع ہے۔

اس وقت ہم کو ماہترلنک کی تمثیل نگاری سے بحث ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ یہی اس کی اصلی اور کلی حیثیت ہے۔ ماہترلنک نے تمثیل کی دنیا میں اجتہاد کر کے اس فن کے نئے امکانات کا پتہ دیا ہے۔ اس نے تمثیل کی ایک بالکل نئی جمالیات پیش کی ہے۔ تمثیل اب تک حرکات کا فن رہا ہے۔ ماہترلنک کا دعویٰ ہے اور اس نے اس دعوی کو ثابت کر دکھایا ہے کہ سکناتی تمثیل (STATO DRAMA) بھی ممکن ہے اور اس نئے عنوان کی تمثیلیں لکھی جائیں تو زندگی کی ان گہری اور پیچیدہ تہوں سے آگاہ ہو سکتے ہیں جن کو کسی اور طریقہ سے کھولا نہیں جا سکتا۔ ایسی تمثیل حرکات کی تمثیل نہیں ہوگی بلکہ ذہنی کیفیات کی تمثیل ہوگی جس میں کوئی محسوس واقعہ پیش نہ آئے اور تمام غیر مادی اور غیر محسوس شدید اور اہم اندرونی محرکات محسوس ہو جائیں۔ ماہترلنک کی تمثیل کا مستقل نصاب یہ ہے کہ سکوت ہی کے ذریعہ ممکن ہے کہ ایک نفس دوسرے نفس کو جان پہچان سکے۔ جو چیز زندگی کو قابل قدر بناتی ہے وہ اسکی پراسرار باطنیت ہے۔ انسان وہ لطیف خمیر ہے جن سے خواب ترکیب پاتے ہیں۔ ماہترلنک کا ایمان یہ ہے کہ انسان کی اصل زندگی اندر سے بھی اور باہر سے بھی ایک راز ہے جس کو عقل و قیاس کے ذریعہ معلوم نہیں کیا جا سکتا بلکہ صرف وجدانی طور پہ محسوس کیا جاتا ہے۔ انسان کے تمام حرکات و سکنات

بہت دور کے دھندلے اور ناقابل تشریح تاثرات کے تابع ہوتے ہیں
اور ان کی جڑیں نفس خفی کے اس نیم روشن خطہ میں پھیلی ہوتی ہیں جہاں
کی باتوں کو عام طور سے سمجھایا نہیں جا سکتا۔ روح کی اس قبل آفرینش یا ازلی
کائنات کا ہم کو کوئی باضابطہ اور مفصل علم نہیں ہو سکتا۔ اس غیر متعین اور
بے رنگ دنیا کے دھندلکے ہم کو مبہم طور پر مگر شدت کے ساتھ صرف محسوس
ہو سکتے ہیں اور ہم ان کی ترجمانی صرف حیرت اور سکوت کی زبان میں کر سکتے ہیں
لیکن یہ سکوت ماٹرلنک کے خیال میں کسی مجہول یا انفعالی حالت کا نام نہیں
ہے۔ عام لغت میں جس کیفیت کو سکوت کہتے ہیں وہ جمود اور موت ہے۔ ماٹرلنک
جس حرکت باطنی کو سکوت کہتا ہے وہ ایک زندہ اور فعال قوت ہے اور
گویائی سے زیادہ بلیغ ہے "سکوت" کے عنوان سے اس نے جو پُر مغز مقالہ لکھا ہے
اس میں ایک عامۃ الورود مثال اس نکتہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اگر
میں کسی سے کہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں جیسا کہ سیکڑوں بار اور دوسروں
سے بھی کہا ہوگا تو میرے الفاظ محبت کا کوئی قطعی مفہوم اس کے ذہن نشین
نہ کرا سکیں گے۔

لیکن (اگر میری محبت سچی ہے) تو اس لفظی اظہار کے بعد جو پُر معنی سکوت
چھائے گا وہ بہت صاف واضح کر دے گا کہ میری محبت کی جڑیں کن گہرائیوں
میں پھیلی ہوئی ہیں اور پھر اس سکوت کا نتیجہ محبوب کے دل میں وہ یقین کلی ہوگا

جو خود اپنی جگہ خاموش اور گویائی سے عاری ہوگا۔ محبت کی اصلی لذت کا انحصار خاموشی پر ہے۔ یہ ہے ماہترلنک کی جمالیاتی تصوریت اور اسکی جذباتی مادرائیت کا خلاصہ اور یہی ہے اس کی ہر تمثیل کا مستقل اندرونی پیغام۔

"مریم مجدلانی" کے مطالعہ سے بھی ہم یہی اثر قبول کرتے ہیں جس کا مرکزی تصور یہ ہو ظاہر ہے کہ فنی اسلوب بھی دوسرے ہم پیشہ فن کاروں سے الگ ہوگا۔ مثال کے طور پر دنیا کے سب سے بڑے تمثیل نگار شکسپیر کو لیجیئے۔ اسکے جملے اور فقرے اکثر شاعری اور خطابت کے فنی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ برعکس اسکے ماہترلنک کے جملے چھوٹے اور اکثر ناتمام ہوتے ہیں اور بہت کچھ ہمارے قیاس و تخیل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ ماہترلنک کی زبان روزمرہ زندگی کی عام اور سادہ زبان ہوتی ہے۔ اس کے لفظی مکالمے بظاہر کسی گہرائی کا پتہ نہیں دیتے اور اسکے افراد کے معمولی حرکات و سکنات کسی غیر معمولی سمت میں اشارہ کرتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے۔ لیکن ان الفاظ کے پردے میں ایک اندرونی مکالمہ ہوتا ہے اور ان ظاہری حرکات و سکنات کے اندر کچھ پوشیدہ بھاؤ ہوتے ہیں جن کا تعلق ہماری روح کی پراسرار زندگی سے ہوتا ہے اور جن کو سننے دیکھنے اور قبول کرنے کے لئے خاص درک و بصیرت کی ضرورت ہے۔ ماہترلنک اس اندرونی مکالمہ اور باطنی اداکاری کا ماہر ہے اسکے افراد الفاظ ٹٹولتے اور لکنت کے ساتھ اکھڑے ہوئے ناکمل جملے بولتے معلوم

ہوتے ہیں لیکن ان کے تصور بیان اور مقصود ادا ہی سے ان کی روح کے تمام واردات کا علم ہمکو ہوجاتا ہے یہ الفاظ سے بے نیاز مکالمہ جو ماہتر لنک کے لئے اصلی مکالمہ ہوتا ہے مختلف عناصر۔ حرکات وسکنات اور اسی طرح کے دوسرے اشارات وکنایات۔ سے مرکب ہوتا ہے۔

تمثیل نگاری کے مسلمہ اصول کے مطابق المیہ وہ تمثیل ہے جسکا لازمی نتیجہ موت ہو۔ ایسی تمثیلوں میں موت ہمکو ان پرشور واقعات کے اثر سے نجات دلاتی ہے جو اس موت کا باعث ہوتے ہیں۔ عام المناموں میں موت ایک عبرت انگیز حادثہ ہوتی ہے۔ لیکن ماہتر لنک کا خیال ہے کہ "موت ہی ہماری زندگی کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور موت کے سوا زندگی کی کوئی ضمانت نہیں۔ موت کوئی تباہی نہیں ہے بلکہ ایک مقدس راز ہے۔ وہ اپنا سایہ ہماری محدود زندگی پر ڈالتی ہے اور اس سے آگے لامحدود ابدیت ہے۔ لیکن موت ان جید اسرار اور ان فوق الادراک قوتوں میں سے صرف ایک ہے جو ہماری تقدیروں پہ حکمرانی کرتی ہیں۔ محبت ایک دوسری ایسی ہی زبردست اور پراسرار قوت ہے۔ ماہتر لنک کی ساری تمثیل نگاری انھیں دو کائناتی قوتوں کے لئے وقف ہے۔

"مریم مجدلانی" میں بھی مجھے یہی بلیغ اور دردناک پیغام ملتا ہے۔ بعض نقادوں کا فیصلہ ہے کہ ماہتر لنک اس تمثیل میں افسوسناک طور پہ ناکام رہ گیا ہے۔ انکا خیال ہے کہ انسانی تمثیل کی حیثیت سے اس میں کوئی جان نہیں ہے۔ مسیح

اگر مُردوں کو جگا دیتا ہے اور زندوں کو اسی طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ وہ
خواب میں چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جس طرح مریم مبہوت اور از خود رفتہ ہو کر
اس کی طرف بے اختیار بڑھتی رہتی ہے تو اس میں کوئی ایسی انسانی کشمکش نہیں ہے،
جس کو ایک المنامیہ میں منتقل کیا جا سکے۔ ان نقادوں کو مسیح محض ایک فوق البشر
قوت کا مالک نظر آتا ہے۔ اور "مریم مجدلانی" ایک بیسوا کی حیثیت سے کند اور
پست درجے کی شخصیت ہے اور مسیح کے اثر سے قلب ماہیت کے بعد اس کی شخصیت
اور بھی مفلس اور بے کیف ہو گئی ہے۔

لیکن میری رائے میں "مریم مجدلانی" ماہترلنک کے شاہکاروں میں سے
اور ایک اعتبار سے بہت بڑا شاہکار ہے اس لئے کہ تحت الشعور کے دھندلکوں
کی اس سے بہتر نمائش ممکن نہیں تھی۔ ہماری اصلی ہستی عموماً ہماری ظاہری
ہستی کے پردے میں سوئی رہتی ہے۔ لیکن جب اس کو اپنا صحیح اور اصلی محرک
مل جاتا ہے تو وہ یکایک جاگ اٹھتی ہے اور اس طرح کہ پھر کبھی غافل نہیں ہوتی
پھر ہماری خارجی ہستی کا دور تک پتہ نہیں ہوتا۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا خیال
تھا اور اب بھی بعض کا خیال ہے کہ دو محبت کرنے والی ہستیاں شریک ازلی
ہوتی ہیں یا ہر مرد کیلئے ایک خاص عورت اور ہر عورت کیلئے ایک خاص مرد مقدر
ہوتا ہے جب تک یہ خاص مرد اور عورت مقابل میں نہیں آتے محبت کا جذبہ
سویا رہتا ہے۔ جہاں یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے یہ جذبہ بے ساختہ ابھر

آتا ہے - اور دونوں کی ہستیوں پر چھا جاتا ہے۔ اس کو اگلے وقتوں کے لوگوں
کا خیال کہہ کر ٹالا جا سکتا ہے - لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محض
وقتی جنسی تحریک سے قطع نظر کر کے ہر مرد ہر عورت کے دل میں اور ہر عورت ہر مرد
کے دل میں وہ مستقل جذبہ نہیں پیدا کر سکتی جس کو محبت کہتے ہیں - مگر جس وقت دو
ایسے ہم تقدیر مرد اور عورت مل جاتے ہیں تو اس جذبہ کو روکے رہ جانا بھی کسی
کے بس کا کام نہیں پھر تو جو کچھ ہوتا ہے اس کو کچھ شاعر کی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔

ز تو از گوشۂ چشمے اشارت ز ما عقل و ز ما جان و ز ما دل

دونوں اپنے وجود کے اور تمام اعتبارات بھول جاتے ہیں - پھر تو زندگی میں
ایک اعتبار باقی رہتا ہے اور وہ محبت ہے جس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ
کر محبوب پر قربان ہو جاؤ۔

ذرا سوچئے "مریم مجدلانی" ایک ایسی ہے جس کی ظاہری زندگی کو دیکھتے
ہوئے یہ حکم لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ہر مراد میں کامیاب ہے - اس فتنہ دوراں
کے آگے زاہدوں کے عمامے اور شاہوں کے تاج اترتے ہیں نہ جانے کتنے امیر
اور فوجی سرداروں کو وہ اپنا حلقہ بگوش بنا چکی ہے - دولت و ثروت کی دیوی اس
کے گھر کو اپنا گھر بنائے ہوئے ہے - عیش و فراغت اسکی سرکار کے ادنیٰ لازم
ہیں - اس نے اب تک جو چاہا ہوا اور جو مانگا ملا نہ تو اسکو کبھی یہ محسوس ہوا کہ اسکی
زندگی میں کسی چیز کی کمی ہے اور نہ کبھی اسکے دل میں یہ خلش پیدا ہوئی کہ اسکی زندگی

گناہ اور آلائش کی زندگی ہے لیکن نکتہ شناس جانتے ہیں کہ مریم مجدلانی کے دل
کی اندرونی تہوں میں کچھ نا آسودگیاں ہیں جو اس کو ہر لمحہ بے چین رکھتی ہیں۔ خود
مریم مجدلانی کو اپنی اس حالت کا صحیح علم نہیں ہے۔ وہ نہیں سمجھتی کہ جو مرکز اس کا
اصلی مقدر ہے اور جس کے ہاتھوں اس کی نجات ہونے والی ہے وہ ابھی اس کو
نہیں ملا ہے اور وہ غیر شعوری طور پر اسکی جستجو میں مشغول ہے۔ آخر کار اس کو وہ
مرکز مل جاتا ہے جو اسکے مقدر کی تکمیل کرنے والا ہے۔ مسیح کا چرچا گرد و پیش ہو رہا
تھا۔ کچھ دنوں سے وہ اس کا نام برابر سن رہی تھی۔ کوئی کچھ کہہ رہا تھا کوئی
کچھ۔ اس کی قوم میں کچھ لوگ اسکو دیوانہ سمجھتے تھے اور کچھ اس کو مرتد سمجھ کر اس سے
برافروختہ اور بر سرِ انتقام تھے۔ حکومت وقت اسکی آواز کو بغاوت کی آواز سمجھ
رہی تھی اور دل ہی دل میں اس سے اندیشہ ناک تھی اس لئے کہ وہ ایک دنیا
سے نرالی بادشاہت کی بشارت دیکر لوگوں کی وفاداریوں کو ایک بالکل نئی سمت لے
موڑ رہا تھا لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس کو خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر مانتے تھے
یہ عموماً وہ لوگ تھے جن کے ساتھ زندگی نے دغا کی تھی اور جو طرح طرح نکبتوں اور
نامرادیوں میں مبتلا تھے۔ اور مسیح انھیں لوگوں سے اپنے کو زیادہ قریب اور
مانوس پاتا تھا اور اس کا خطاب بھی دراصل ایسوں ہی سے تھا جن کی حالت
جسمانی یا روحانی یا دونوں اعتبارات سے خراب تھی۔ وہ مصیبت زدوں کا
غمخوار۔ بیماروں کا چارہ گر اور گنہگاروں کا شفیع تھا۔ وہ ساری خلقت کے دکھ

اور گناہ کا کفارہ اپنی جان دینے کیلئے اس دنیا میں آیا تھا۔

مریم مجدلانی مسیح کے بارے میں ہر قسم کی رائے دور سے سن چکی
تھی۔ اب تک اس نے خود اس کو دیکھا نہیں تھا مگر اس کے دل میں ایک غائبانہ
خلش پیدا تھی اور وہ مسیح کو دیکھنے کی مشتاق تھی۔ ایک روز وہ اہم اور فیصلہ کن
گھڑی بھی آ گئی۔ مریم مجدلانی اور مسیح کا پہلا سامنا دونوں کیلئے ایک تازہ الہام
تھا۔ مریم مسیح کی آواز سن کر اس کی طرف بے اختیار کھنچنے لگی اور ایسی مبہوت ہوئی
کہ اس کو مطلق ہوش باقی نہ رہا کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ مجمع اس
مالزادی کو دیکھ کر غصہ میں اس پر ٹوٹ پڑا۔ لوگ پتھر لیکر دوڑے۔ ایسے پاک مقام
پہ ایسی گنہگار عورت کا کیا کام تھا؟ مریم مجدلانی کو بالکل احساس نہیں کہ وہ کس
خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ وہ بیخودی اور گمشدگی کے عالم میں مسیح کو ٹکٹکی باندھے دیکھ
رہی تھی جس کی زبان سے ایسے تسلی بھرے الفاظ نکل رہے تھے۔ اور جب اسکے
کان میں یہ الفاظ پڑے کہ "تم میں سے جو بے گناہ ہو وہ اس عورت پہ پہلا پتھر
پھینکے" تو اس کو اب محسوس ہوا کہ وہ اس زمین پہ نہیں بلکہ عالم بالا میں یہ آواز
سن رہی ہے۔ کتنے معمولی اور سادہ الفاظ تھے مگر ان میں کہاں کی توانائی تھی!
کتنوں کے ہاتھوں سے پتھر چھوٹ گئے اور کتنے ہاتھوں میں پتھر لئے رہ گئے۔ مجمع
میں کون تھا جس پر اس آواز کا اثر نہ ہوا ہو۔ مسیح نے مریم مجدلینی کو بچا لیا ورنہ مشتعل
مجمع اس کی تکہ بوٹی کر ڈالتا۔

مریم مجدلانی کی جسمانی رہائی اور روحانی نجات ساتھ ساتھ ہوئی۔ ایک گھڑی میں اس کی ساری شخصیت بدل کر رہ گئی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ اس نے کوئی نیا جنم لیا ہے۔ مسیح اب اس کا اپنا مسیح ہے اور اس نے اپنی ساری زندگی اسکی خدمت کیلئے وقف کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے جو اسکے دیرینہ عشاق کے لئے غم اور غصہ کا سبب ہو رہا ہے لیکن وہ دھن کی پکی ہے اور کسی کی خوشنودی کے لئے اپنے فیصلہ کو بدلنا اس نے زندگی میں جانا ہی نہیں اس نے اپنی ساری دولت محتاجوں اور اپاہجوں میں بانٹ دی ہے۔ اور گذشتہ عیش و عشرت کی زندگی کو بہت پیچھے چھوڑ چکی ہے۔ اس کے لئے اب سب سے بڑی دولت مسیح کے یہ الفاظ ہیں:-

"مبارک ہو تم جبکہ لوگ تم پر لعن طعن کریں اور تم کو ستائیں
شادمانی کرو اور خوشیاں مناؤ کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے"

خیال کیجئے جس نے بڑے بڑے امیروں کو ٹھکرا دیا ہو جو بادشاہوں اور سرداروں سے مرعوب نہ ہوئی ہو وہ کسی ایسے کی ایک آواز اور ایک نگاہ میں ہمیشہ کیلئے یوں کھو کر رہ جائے جو محتاجوں مریضوں اور گنہگاروں کا حامی ہو اور جو صرف اس لئے اپنی قوم اور حکومت دونوں کا معتوب ہو کہ وہ اپنی الہامی مبارکباد "دل کے غریبوں" "غمگینوں" "حلیموں" "راستبازوں" "پاک دل والوں" اور "صلحکاروں" کو دے رہا تھا۔ مریم مجدلانی ایک ایسے کی طرف کھنچی اور پھر

اسی کی ہو کر رہ گئی جو دنیا کا ایک حبہ بھی اس کو نہیں دے سکتا تھا۔ مگر اس نے اس کو وہ چیز دی جو کوئی دوسرا انہیں دے سکتا تھا اور جس کے لئے وہ اندر ہی اندر غیر واضح طور پہ زندگی بھر بے چین رہی۔

دوسری طرف یہ بھی سوچئے کہ ستائی ہوئی اور دکھی انسانیت کیلئے سولی قبول کرنے والا مسیح بھی مریم مجدلانی کو جب دیکھتا ہے تو جس امتیازی التفات کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے وہ دیکھنے والوں کے خیال میں کچھ اچانک اور خلاف توقع ہے۔ اسکے مریدوں اور چاہنے والوں کو بھی اس پہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ "خدا کی بادشاہت" کا پیغام دینے والا اپنا روحانی تصرف ایک گمراہ اور بدکار عورت پر کیوں ضائع کر رہا ہے۔ اس خیال سے کچھ لوگ مضمحل ہو جاتے ہیں اور کچھ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن مسیح ایسا محسوس کر رہا تھا کہ اسکے اندر جو غیبی آواز "آسمانی بادشاہت" کی بشارت سنا رہی تھی وہی یہ بھی کہہ رہی تھی کہ تیرے اور اس دنیا کی نظر میں گری ہوئی عورت کے درمیان ایک مقدس ازلی نسبت ہے اور اس کو اٹھانا اور سنبھالنا تیرا پاک مقدر ہے مسیح مریم مجدلانی کی طرف اس طرح نہیں کھنچ سکتا تھا جس طرح ویروس اور دوسرے کھنچے رہتے اس لئے کہ مسیح کی سطح مختلف تھی۔

مسیح کی برگزیدہ ہستی کو مریم مجدلانی سے کوئی خاص تعلق تھا یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں انجیل کے اس اہم واقعہ کو صرف یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ قبر سے اٹھا ہوا مسیح آسمان پر صعود کرنے سے پہلے اپنے کسی مرید یا دوست کو نظر نہیں آیا۔ اور نظر آیا تو مریم مجدلانی کو۔ یہ واقعہ اپنی جگہ پر بہت بلیغ اور لطیف اشارہ ہے۔ پرانی تواریخ میں اگر اسی قسم کا کوئی دوسرا نازک اور پرکیف اشارہ ملتا ہے تو وہ یہ کہ سقراط نے موت کا پیالہ پینے سے پہلے زندگی کے سارے مسائل اپنے دوسرے شاگردوں کو سمجھائے لیکن موت اور روح کی لافانیت کے سادی اور مقدس اسرار کے متعلق صرف اپنے محبوب ترین شاگرد فیدو سے گفتگو کی جس سے اس کو خاص روحانی لگاؤ تھا۔

نئی زندگی پانے کے بعد مریم مجدلانی جس کشمکش اور کرب میں مبتلا ہے اور جس طرح آخر میں وہ اس آزمائش سے عہدہ برآ ہوتی ہے وہ بھی ہمارے لئے ایک نیا انکشاف ہے۔ مریم مجدلانی اور دیدوس کے درمیان دیرینہ تعلقات ہیں۔ اور بیچ میں مسیح کی ہستی نہ آگئی ہوتی تو وہ اپنے کو دیدوس کے حوالے کر چکی تھی۔ وہ دیدوس کو عام زبان میں واقعی چاہتی ہے۔ دیدوس اور مریم مجدلانی اپنے خوشنما مستقبل کا نقشہ بنا چکے تھے۔ مریم مجدلانی اب بھی مسیح کے علاوہ اگر کسی کو چاہتی ہے تو دیدوس کو اور وہ اس کا اعتراف کرتی ہے۔ لیکن چاہنے کے مفہوم میں جسمانی تعلق کا جو عنصر ہے وہ اس کی نظر میں اب بے اعتبار ہو چکا ہے۔ دیدوس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی۔ اسلئے کہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا ہے اور جسمانی

ف

تعلق کو محبت کا حاصل سمجھتا ہے

مریم مجدلانی اپنے کو سخت آزمائش میں پا رہی ہے۔ وہ مسیح کو سولی سے بچانا چاہتی ہے اور وہ یہ جانتی ہے کہ ویروس اگر چاہے تو مسیح کو بچالے اور ویروس مریم مجدلانی کے پیچھے اس طرح دیوانہ ہو رہا ہے کہ وہ اپنے کو سخت سے سخت خطرہ میں ڈال کر اس کی خاطر مسیح کو بچانے کیلئے تیار ہے۔ مگر وہ شرط وہ پیش کر رہا ہے مسیح کو بچانے کے صلہ میں مریم مجدلانی سے جو بھینٹ وہ چاہتا ہے اسکا تصور ہی مریم مجدلانی کو پاگل کئے دے رہا ہے۔ اس طرح اسکو بچانا تو وہ ان تمام فضیلتوں کی موت ہوگی جن کی نمائندگی کیلئے مسیح دنیا میں آیا ہے اور جن کا پرچار وہ جان پر کھیل کر کر رہا ہے۔ آخر کار وہ کشمکش پر فتح پاتی ہے اس کا فیصلہ دنیا کے المناموں میں یادگار فیصلہ ہے:-

"اگر میں اسکی زندگی کو اس قیمت پہ خریدوں جو تم لگا رہے ہو تو جو کچھ وہ چاہتا ہے جو کچھ اسکو سب سے زیادہ عزیز ہے وہ سب فنا ہو کر رہ جائے۔
میں چراغ کو محفوظ رکھنے کیلئے اسکے شعلے کو دلدل میں نہیں دفن کر سکتی"

مسیح کے نام پر مریم مجدلانی نے مسیح ہی کو قربان کر دیا۔ یہ سب سے بڑی بھینٹ تھی جو وہ چڑھا سکتی تھی۔ اس کے آخری لفظ "بچاؤ" میں جو عنصری قوت ہے وہ معمولی تمثیل کے فن سے بہت بلند ہے۔

تمثیل نگاری کے عام روایتی معیار سے ممکن "مریم مجدلانی" کامیاب کوشش نہ ہو۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ناٹک اور اداکاری کے مسلمہ اصول و اسالیب کی مطابقت کرتے

ص

ہوئے اس تمثیل کو دکھایا نہیں جا سکتا۔ لیکن ماہتر لنک نے تمثیل کا جو نیا تصور پیدا کیا ہے اسکے لحاظ سے "مریم مجدلانی" مصنف کے تخلیقی فتوحات میں شمار کئے جانے کے قابل ہے۔ انسان کے نفسیات خفی کے جو نازک نکتے لطیف اور مدھم اشاروں میں تمثیل کے ذریعہ ظاہر کئے ہیں ان کیلئے ماہتر لنک ہی کا ایجاد کیا ہوا اسلوب موجود تھا۔ خارجی حرکات اور صرف لفظی مکالمات کی معمولی تمثیل نفس انسانی کے ان ماورائی اسرار پر دسترس نہیں پا سکتی تھی۔

ماہتر لنک کا خیال ہے کہ اصلی المیہ عنصر اپنے فطری اور کائناتی روپ میں اس وقت ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے جبکہ دنیا کے معروف عام حادثات وخطرات اور آلام ومحن مٹ چکے ہوتے ہیں۔ المیہ تمام خارجی تصادمات اور نفسیاتی تناقصات سے بالاتر ہے۔ سکون حرکت سے زیادہ رفیع وجلیل ہے۔ شور واضطراب ہمارے اندر زندگی کی روح اس طرح نہیں ابھارتے جس طرح کہ سکوت۔ کبھی کبھی سکون کے صرف ایک لمحہ میں ہم کو جو انبساط حاصل ہوتا ہے وہ زیادہ مستقل اور مستحکم اور زیادہ گمبھیر ہوتا ہے اس انبساط سے جو جذبات ایک پورے پر آشوب دور میں حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ ہے ماہتر لنک نظریہ المیہ اور یہی "مریم مجدلانی" کا اصلی پیغام اس پیغام کے لئے اس سے بہتر اسلوب کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

امام باڑہ گورکھپور
یکم فروری ۱۹۴۷ء

مجنوں گورکھپوری

انتساب

میں اس ترجمے کو اپنے عمیق ترین جذبۂ
خلوص و محبت کے ساتھ بیگم خان بہادر
محمد ذکی کے نام معنون کرتا ہوں

مجنوں

افراد

لیوکیوس ویرویس	ایک فوجی افسر	اینوس سیلانوس
ابیوس		کیلیوس
لعزر		یوسف آرامی
نیقودیموس		بارتیمیوس

غلام، اندھے، اپاہج، مریض، غربا، معجزے سے چنگے کیے ہوئے لوگ وغیرہ

مریم مجدلانی	مارتھا
مریم کلیوفاس	مریم سلمیٰ

دوسرے اولیا، بھکارنیں، بیسوائیں وغیرہ

(پہلی اور دوسری تمثیلیں بیت عنیا میں اور تیسری تمثیل یروشلم میں

٣

مریم مجدلانی

پہلی تمثیل

بیت عنیا میں سیلانوس کے باغ، ایک رومی بالاخانہ،

سنگ مرمر کی کرسیاں، برساتیاں، مورتیں، وسط میں ایک حوض

جس میں ایک فوارہ جاری ہے، مختلف کنج، پتھر کی ناندوں میں

نارنگی اور سرخس کے درخت، داہنے اور بائیں جانب بالیسر جن سے

وادی کا سماں بہت صاف نظر آتا ہے۔ پشت پر ایک دوسری

بالیسر جو بیچ سے کھلی ہوئی ہے اور جو ایک روش تک لیجاتی ہے،

جو سدا بہار درختوں اور مورتوں سے آراستہ ہے۔ یہ روش ایک

گھنی روش پر ختم ہوتی ہے جو باغ کی چاردیواری ہے

پہلا منظر

سیلانوس اور ویروس داخل ہوتے ہیں

سیلانوس

یہ کوٹھا میری ساری ملکیت کی زینت ہے۔ اسکو دیکھ کر مجھے اپنے

برنسیلہ کا کوٹھا یاد آجاتا ہے جو میری آرزوؤں کی معراج رہا ہے۔ یہ میرے
نارنگی، صنوبر کے درخت ہیں۔ یہ میرا مچھلیوں سے بھرا تالاب ہے،
یہ میری برساتی ہے جہاں دیوتاؤں کی مورتیں لگی ہوئی ہیں، ان میں ایک منروا
کی مورت ہے جو انطاکیہ میں دستیاب ہوئی تھی (بائیں ہاتھ کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے) اور یہاں سے تم وادی کا بے مثل منظر دیکھ سکتے ہو
جہاں بہار کا دورہ شروع ہو گیا ہے۔ ہم لوگ گویا فضا میں معلق ہیں۔ ذرا
ان شقائق کی سیر کرو جو بیت عنیا کے ڈھال پر لہلہا رہے ہیں۔ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ زیتون کے درختوں کے تلے ساری زمین انگارے کی طرح دہک
رہی ہے میں یہاں سکون و اطمینان کے ساتھ بڑھاپے کی کیفیتوں سے
لطف اندوز ہوا کرتا ہوں، بڑھاپا نام ہے ماضی کی لذتوں سے بہرہ ور ہونے
کا۔ شباب محض حال کی عشرتوں کو پیش نظر رکھتا ہے اور اس طرح اپنی
مسرت کا دائرہ تنگ کر لیتا ہے۔

ویروس

بارے اس جگہ درخت، پانی اور سبزہ زار کی صورت تو نظر آئی

میں تو جب سے اس پتھریلے ریگستان میں آیا ہوں جس کو لوگ یہودیہ کہتے ہیں۔ ان چیزوں کی یاد بھی بھول گیا ہوں۔ لیکن میرے محترم! اس میں کیا بھید ہے کہ آپ نے اس بنجر اور بے کیف شہر میں بود و باش اختیار کر لی جہاں کی سرزمین اس قدر نفرت انگیز ہے جہاں کے لوگ ایسے بدقوارہ اور جھگڑالو، بدکار، شریر، ناپاک اور غیر مہذب ہیں؟

سیلانوس

جیسا کہ تم جانتے ہو میں ناظم ولاریوس غراطوس کے ساتھ قیصریہ آیا، اس کے بعد روم واپس گیا جہاں کچھ دنوں تک تم میرے سعادتمند اور محبوب شاگرد رہے۔ لیکن بہت جلد مجھے اس علم و حکمت کی تدریس سے شرم آنے لگی جس کے بدیہیات کے متعلق خود مجھے روز بروز شک بڑھتا گیا۔ جوں جوں کہ میں زیادہ اعتماد کے ساتھ ان کی تبلیغ کرتا رہا۔ آخر کار مجھے محض ایک خواہش تحقیق و تفتیش اس غیر متمدن یہودیہ میں لے آئی۔ میں نے پہلے ہی دوران قیام میں یہودیوں کی مقدس کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا تھا جو بادی النظر میں جاہلیت اور بہیمیت سے لبریز معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں

ایسے حسین وجمیل اساطیر وقصص بھی کافی ملیں گے جن سے یہ پتہ چلتا ہے
کہ ان لوگوں نے حکمت و دانش کے لئے کیسی کیسی جاہلانہ مگر عجیب و غریب
کوششیں کی ہیں۔ میں ابھی ان کے مطالعہ سے اکتایا نہیں ہوں

ویروس

ہاں میرے دوست ایلوس جس سے میری ملاقات انطاکیہ میں ہوئی
تھی مجھ سے آپ کے مطالعات اور صحف اسرائیل کے لئے آپ کے بڑھے
ہوئے ذوق وشغف کا حال بیان کیا تھا۔

سیلانوس

وہ یہاں اب آنا ہی ہوگا۔

ویروس

کون؟ ایلوس؟ کیا وہ یروشلم میں ہے؟

سیلانوس

تمھیں معلوم نہیں؟ لیکن تم خود اس سرزمین میں کتنے عرصہ سے
ہو؟ .... اب سے دو دن پہلے جو خط مجھکو لکھا تھا اس میں اس کے متعلق

کچھ نہیں لکھا تھا۔

ویروس

کم و بیش ایک ہفتہ سے میں یہاں موجود ہوں۔ میں ناظم بنطیوش بیلاطس کے ہمراہ یروشلم کے لئے انطاکیہ سے روانہ ہوا تھا اسکو بغاوتوں اور بدنظمیوں کا ڈر ہے اور اسکو میرے قدیم فوجی دستوں کی اعانت کی ضرورت ہے۔

سیلانوس

میرا لائق و فائق ایلوس جس کی باتیں اسی قدر ہذیانی ہوتی ہیں جس قدر کہ اس کی عادتیں ہیں، مجھ سے تمھارا اسی طرح ذکر کرتا تھا جس طرح کہ تم سے میرا ذکر کیا ہے ۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حسن اتفاق سے وہ تم سے انطاکیہ میں ملا تو تم کسی خطرناک اور المناک محبت میں مبتلا معلوم ہوتے تھے

ویروس

وہ کون سی محبت تھی؟ ...

سیلانوس

گیا؟ کیا ہمارے حسین وجمیل فوجی افسر کے لئے اس تزک و احتشام کے ہوتے ہوئے ایک معاشقہ کے سوا کوئی اور معاشقہ بھی المناک ہو سکتا ہے؟ اس کا تعلق اسی سرزمین کی ایک عورت سے ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو ایک جلیلی عورت سے ہے۔

ویروس

مریم مجدلانی؟ .... کیا اس نے آپ سے اسکا ذکر کیا تھا؟ وہ اب کہاں رہتی ہے؟ میں نے تو پھر اس کو کہیں نہیں دیکھا۔ اس نے یکایک التفات چھوڑ دیا اور پھر مجھے اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

سیلانوس

لیکن اس نے تمہاری پروا کیوں نہیں کی؟ ابیوس کہتا تھا کہ یہ سچ ہے وہ اس ملک کے لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتی۔ لیکن رومی غازیوں کے لئے وہ بے انتہا سہل الحصول ہے

ویروس

یہ عورتوں کے وہ مکر ہیں جن کو سمجھنے کی ہم جیسے فوجیوں کو مشکل سے

فرصت ملتی ہے۔ اس کو مجھ سے نفرت نہیں تھی اور اگر کبھی اس نے
نفرت کا اظہار کیا تو اس میں بھی ایک ملاطفت کا پہلو نمایاں تھا لیکن
اس ملاطفت کے ساتھ ایک غیر واضح خوف کا بھی شائبہ پایا جاتا تھا
جسکی وجہ سے وہ مجھ سے پہلو بچاتی رہتی تھی۔ اسکے علاوہ کچھ دنوں
سے اسپر ایک غم مسلط رہتا ہے جس کے لئے جہاں تک میں نے
سنا ہے وہ طرح طرح کے تسکین کے پہلو اختیار کر چکی ہے

سیلانوس

میں کچھ نہیں جانتا اور یہ سب باتیں مجھے زیادہ مایوس کن نہیں
معلوم ہوتیں۔ آخر جس چیز کو دیوتاؤں نے حصول لذت کے لئے پیدا
کیا ہے اس کو دکھ کی چیز کیوں بنایا جائے؟ اسی لئے ایلوس نے مجھ
سے درخواست کی تھی کہ میں اپنے صائب مشوروں سے تم کو ایک ایسے
مرض سے نجات دلانے کی کوشش کروں جو خواہ مخواہ تم کو غمناک بنائے
ہوئے ہے۔ مگر پہلے یہ بتاؤ کیا تم واقعی اس کو ویسا چاہتے ہو جیسا کہ
ایلوس کا بیان ہے۔ وہ کبھی کبھی بغیر سوچے سمجھے مبالغہ بھی کرنے لگتا ہے۔

ویروس

مجھے اس کی ہوس تھی، مجھے اب بھی اس کی ہوس ہے
مجھے کسی عورت کی ایسی ہوس نہیں ہوئی -

سیلانوس

تم بڑے عقلمند ہو کہ شروع ہی سے محبت اور ہوس میں
کوئی فرق نہیں کیا - اس کے علاوہ میں خوب سمجھتا ہوں، وہ یقیناً
ان تمام عورتوں میں جن کو میں نے زندگی میں دیکھا ہے اور اثرات
قبول کئے ہیں سب سے زیادہ پیاری ہے -

ویروس

کیا! .... آپ نے اسکو دیکھا ہے؟ کیا وہ یروشلم
میں موجود ہے؟

سیلانوس

وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ بہت عنیا سے
مشکل سے دو میل کے فاصلہ پر ہے (ویروس کو داہنی طرف کھینچکر)

آؤ اس برساتی کے سامنے اس گھاٹی کے نیچے کی طرف دیکھو کچھ نظر آتا ہے

ڈیڈوس

زیتون کے درخت، سڑکیں، قبریں، اسکے بعد محلوں کے گنبد ہیکل، ستون، صنوبر کے درخت ..... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روم کے مضافات میں ہوں۔ اس کے سوا اور تو کچھ نظر نہیں آتا۔

سیلانوس

یہ سب ہیرو ڈیس اعظم کی بدولت ہے جو ایک قسم کا مجنوں تھا جس کو عمارتوں کا خبط تھا۔ اس نے اس وادی کو ایسے عظیم الشان رومی محلوں سے بھر دیا کہ روم میں بھی ان کی نظیریں نہیں ملیں گی ..... لیکن اس پہاڑی سے نیچے ٹھیک وسط میں ان تین صنوبر کے درختوں کے بائیں جانب دیکھو۔ کوئی پانچ سات سو گز کے فاصلے پر سب سے زیادہ خوشنما اور عالیشان سنگ مرمر کی کوئی عمارت نظر آتی ہے۔

ڈیڈوس

وہ عمارت جہاں سفید زینے نظر آتے ہیں جو اس نیم مستدیر

دورویہ تک چلے گئے ہیں، جہاں بہت سے مجسمے کھڑے ہیں۔

سیلانوس

وہ اب یہیں آکر رہنے لگی ہے

ویروس

مریم مجدلانی؟ .... شہر سے اتنا دور اس ویران اور سنسان مقام میں؟

سیلانوس

اس نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ وہ یہاں آکر اس لئے پناہ گزیں ہوئی ہے کہ "عید غدیر" کے قریب یروشلم میں یہودیوں کے بڑھے ہوئے مذہبی جنون، ان کی شورش اور ان کی ناک میں دم کر دینے والی بدبو سے محفوظ رہے۔

ویروس

تو آپ اس سے ملتے رہتے ہیں؟ آپ سے اس سے باتیں ہوتی رہتی ہیں۔

سیلانوس

اچھے ابیوس نے اس خیال سے کہ جوان اور حسین عورتوں کی صورت سے میری آنکھیں مسرور ہوتی ہیں۔ بغیر مجھے کسی قسم کے خطرہ میں ڈالے ہوئے اس عورت کو ایک ضعیف بے ضرر بڈھے آدمی کے گھر میں آنے سے باز نہیں رکھا۔۔۔۔

ویروس

اس نے آپ سے کیا کہا؟ آپ نے اس کے بارے میں کیا رائے قائم کی؟

سیلانوس

وہ جس لباس میں تھی وہ موتیوں اور شبنم کے قطروں سے بنا ہوا معلوم ہوتا تھا، اس کی پیشواز صنوبر کے زعفرانی رنگ میں رنگی تھی اور اس میں نیلم اور دوسرے قسم کے جواہرات جڑے ہوئے تھے اس نے مشرقی حسن کو اور بھی بھاری بھر کم بنا دیا تھا اور اس کے بال اگر کھل جائیں تو اس زعفرانی پتھر کے گملے کو ایک گہرے سنہرے نقاب سے

ڈھانک دیں۔

ویروس

میں اس عورت کی ذہانت اور اس کی شخصیت کا قائل ہوں مجھے غلط نہ سمجھنا۔ وہ کوئی رذیل، بازاری عورت نہیں ہے۔ وہ ان جذبات کی بھی قابلیت رکھتی ہے جو محبت کو راسخ اور پائدار بناتے ہیں۔

سیلانوس

مجھے صرف اسکے حسن صورت کا خیال تھا جو محض آنکھوں کو آسودہ کرتا ہے۔ خیر! ہم اس وقت کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ابھی آتی ہی ہو گی۔

ویروس

وہ یہاں آتی ہو گی؟ لیکن کیا اسکو معلوم ہے کہ میں یہاں آپ کے ساتھ ہوں؟

سیلانوس

میرا خیال ہے وہ ضرور جانتی ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اس کی

ملاقات تمھاری بیماری کے حق میں میرے مشوروں کے مقابلہ میں جن پر اپلوس نے اتنا زور دیا تھا زیادہ مفید ثابت ہوگی

ویروس

لیکن وہ تو ..... اس نے کیا کہا جب اسکو معلوم ہوا کہ ....

سیلانوس

وہ کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ ایک عجیب پر معنی انداز میں مسکرائی۔ اس کے علاوہ جو دوسرے مہمان آنے والے ہیں وہ آبیوس اور کیلیوس ہیں جو بلاغت میں تمھارا اہم سبق رہ چکا ہے۔ مجھے امید ہے وہ اپنے ہمراہ ہمارے دوست بیچارے لانجینوس کو بھی لے آئیں گے جس کو ابھی تین ہفتے ہوئے اپنی دوسالہ لڑکی کا داغ اٹھانا پڑا ہے میں اسکو صبر دلانے کی کوشش کروں گا اور معقول اور قائل کر دینے والے دلائل سے ثابت کرونگا کہ اس کا غم اس کے نقصان سے نسبتاً زیادہ ہے۔ ہمارے کھانے پر جہاں اور چیزیں ہوں گی وہاں دریائے برون کی دو مچھلیاں بھی ہوں جو تمھارے لئے بالکل نئی چیز ہوگی اور جس کو میرے

وفادار باورچی داکس نے پکایا ہے لیکن میں اب بانسریوں کی آواز سن رہا ہوں ضرور میرے دروازہ پہ بیت عنیا اور یروشلم کی ملکہ کی آ رہی ہے۔ تمھاری آنکھیں اب بہت جلد اس لطیف نور کو دیکھیں گی جس کو وہ اتنے دنوں تک ترستی رہی ہیں اور میری آنکھوں کے سامنے وہ مسکراہٹ ہوگی جو مجھے اس قدر پسند ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ڈیوڑھی میں دو پہلے آئینوں میں اس کو معمول سے زیادہ دیر لگ جائے

ویروس

وہ آ پہنچی......

داہنی طرف سے مریم مجدلانی داخل ہوتی ہے۔ ہمراہ چند غلام ہیں جن کو وہ ایک درشت اور حاکمانہ لہجہ میں رخصت کر دیتی ہے۔

دوسرا منظر

وہی افراد - مریم مجدلانی

سیبالانوس

یہ کون ہے جو اس ویرانہ سے لوبان اور بخور سے معطر دھوئیں کے ایک ستون کی طرح نکل رہی ہے ؟ یہ کون ہے جو صبح کی طرح نمودار ہو رہی ہے ؟ جو چاند کی طرح صبیح، سورج کی طرح منور اور علمبردار فوجیوں کی طرح ہیبتناک ہے ؟ جیسا کہ تمھاری مقدس کتابوں میں شلامیوں کے داخلہ کے موقع پر لکھا ہوا ہے۔

مریم مجدلانی

میرے سامنے میری مقدس کتابوں کا نام نہ لو میں ان سے عاجز ہوں جیسا کہ میں ہر اس چیز سے عاجز ہوں جو اس رذیل مکار لالچی اور مفسد قوم سے منسوب ہے۔

ویروس

(اس کے استقبال کے لئے اپنی باری سے آگے بڑھتے ہوئے)

تو پھر رومیوں کی رسم کے مطابق کہوں گا۔ اے اغلایہ کی سب سے بڑی بیٹی!
اے حسن کی دیویوں میں سب سے زیادہ نوجوان، اور سب سے زیادہ خوش نصیب!
ہم تیرا استقبال کرتے ہیں۔

مریم مجدلانی

بجائے میری تعریف کرنے کے مجھ پر افسوس کرو، میرے تمام قرطاجنی
لعل اور میرے نفیس سے نفیس بارہ موتی چوری گئے اور جن چیزوں کا مجھ کو
زیادہ غم ہے وہ میرے بابلی مور اور میرے تالاب کی مچھلیاں ہیں۔

دیلوس

اتنا بڑا گناہ کرنے کی جسارت کس کو ہوئی؟

مریم مجدلانی

میں نہیں جانتی جن ملازموں کے سپرد توشہ خانہ اور تالاب تھے
میں نے ان کو خوب پٹوایا اور طرح طرح کی سزائیں دیں انھوں نے کسی جرم
کا اقبال نہیں کیا اور میرا خیال ہے وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

ویروس

خود تمہارا کیا خیال ہے ؟ تم کو کس پر شبہ ہے

سیلانوس

یہ چوری میرے لئے بڑی حیرتناک ہے۔ اس لئے کہ ملک میں بڑا امن وامان ہے۔ میں یہاں چھ سال سے ہوں اور کسی نے میرے علم و حکمت سے ایک حبہ بھی نہیں چرایا اور میری ساری دولت یہی ہے۔ یہودی بڑے چالاک مکار اور بدنیت ہوتے ہیں۔ وہ طرح طرح کی عیاریوں سود خواریوں اور دوسرے مکروہات میں ماہر ہیں لیکن وہ سیدھی سادی چوری سے جس کو ایمان داری کی چوری کہنا چاہئے ہمیشہ پہلو بچاتے ہیں۔

مریم مجدلانی

پہلے تو مجھے صدور کے چند مزدوروں پر شبہ تھا جو میرے کاشانہ کے ایک کمرہ میں شیشے درست کر رہے ہیں جو گاہے گاہے درست کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ میز کے برتنوں کے جوڑ کے رہیں۔

ویروس

میں نے اس قسم کے شیشے انطاکیہ میں اپنے حاکم ہپیا ٹیوس فلاقوس کے محل میں دیکھے ہیں۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ رواج جو ابھی خود روم میں نیا ہے وہ اس دور دراز ملک میں بھی پہونچ چکا ہے

مریم مجدلانی

میرے مکان کے سوا تم یہ کہیں نہیں پاؤ گے اور محض انتی پاس کا محل ابھی تک اس سے خالی ہے۔ بہر حال مجھے ان مزدوروں پر شبہہ تھا لیکن میرے پاس اس کا کافی ثبوت ہے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں اور اب میرا خیال ہے کہ چوروں کو ان بے خانماں آوارہ گردوں میں تلاش کرنا چاہئے جو عرصہ سے اس سرزمین میں پھر رہے ہیں۔

سیلانوس

تمھاری مراد ناصریوں کے مشہور و معروف گروہ سے ہے۔

مریم مجدلانی

ہاں میں نے سنا ہے کہ ان کا سرگروہ ایک قسم کا زبردست ڈاکو ہے

جو عوام کو ایک طرح کے جادو سے اپنی طرف مائل کر لیتا ہے اور ایک نئی شریعت یا دین کی تبلیغ کے بہانے لوٹ مار کرتا ہے اور اپنے گرد پیش ایسے لوگوں کو جمع کر لیتا ہے جن سے ہر بات کی توقع کی جا سکتی ہے ..... اس کو جانے دو ان کی شکایت کا مجھے اور بھی حق حاصل ہے۔ دو دن ہوئے جبکہ میں اپنے باغ میں اس برساتی کے نیچے ٹہل رہی تھی جو میرے باغ اور سڑک کے درمیان واقع ہے۔ اس گروہ میں سے چند کمبخت مجھ سے گستاخی کرنے لگے اور مجھے پتھر دکھا کر دھمکیاں دینے لگے۔ اب یہ بات برداشت سے باہر ہو رہی ہے۔ ملک کو اب ان سے پناہ ملنا چاہئیے۔

ویروس

میں نے بھی ان لوگوں کا حال سُنا ہے حکام ان کی طرف سے غافل نہیں ہیں۔ میں اب ان پر اور بھی سختی کے ساتھ پہرہ رکھونگا اور اگر تمھاری مرضی ہو تو ان کے سردار کا گرفتار کر لینا میرے لئے بہت آسان ہے۔

مریم مجدلانی

میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ تم ضرور ایسا کرو۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو کرو۔ میں تمہارا بڑا احسان مانونگی۔

یسلانوس

میرا خیال ہے کہ تم لوگ غلط راستہ پر ہو۔ میری رائے میں اس گروہ میں ڈاکوؤں کی تلاش بیکار ہے۔ میں یہ دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ میں اس گروہ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ پانچ چھ دن تک وہ میرے مکان کے سامنے جمع رہے۔ مجھے ان کے ایک جلسہ میں شریک ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اس عمر میں ہر بات شرف اور مسرت کا باعث ہوتی ہے۔ یہ جلسہ اس پرانی سڑک کے کنارے منعقد تھا جو یہ یکو کو جاتی ہے۔ سردار ایک مجمع کو مخاطب کر رہا تھا جس میں سب کے سب چیتھڑے لگائے ہوئے اور گرد میں اٹے ہوئے تھے۔ ان میں بیکاروں اور اپاہجوں کی ایک کثیر تعداد مجھکو نظر آئی۔ وہ سب انتہا جاہل اور دیہاتی ہیں مگر ان کی قدر افزائی کی جا رہی ہے۔ وہ محتاج ہیں اور گندے ہیں۔

اور میں ان کو بالکل بے ضرر سمجھتا ہوں - اور وہ سوا ایک کٹورا پانی یا گیہوں کی ایک بال کے کوئی اور چوری کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ سب کے سب منہ پھیلائے ہوئے ایک فضول اور بے تک کہانی سن رہے تھے جو کسی ایسے بیٹے کی کہانی تھی جو اپنی تمام میراث لٹا کر اپنے باپ کے پاس واپس آتا ہے ..... میں کہانی کو آخر تک نہیں سن سکا۔ کیونکہ وہ مجھ کو شبہہ کی نظر سے دیکھنے لگے۔ لیکن یہ جلیلی، یا ناصری جیسا کہ لوگ اسکو پکارتے ہیں ہے عجیب وغریب ہستی۔ اور اس کی آواز بڑی پیاری اور پر تاثیر ہے۔ وہ ایک بڑھئی کا لڑکا ہے۔ میں تم سے اسکے متعلق اور بہت کچھ بیان کر سکتا ہوں۔ مجھے اسکے متعلق بہت کچھ باتیں معلوم ہیں۔ لیکن ذرا مجھے معاف کرو۔ میں ذرا ادھر جا کر دیکھ لوں کہ میرے اور مہمان جن کو خاصی دیر ہو چکی ہے آرہے ہیں یا نہیں۔

(بائیں طرف سے نکل کر باہر جاتا ہے)

تیسرا منظر

مریم مجدلانی - ویروس

ویروس

مجھے اس کی توقع نہ تھی کہ اس دن کی ایسی بیدردی اور بے مروتی کی گفتگو کے بعد مجھ کو خود تمھاری رضامندی سے پھر تم کو دیکھنے کی خوشی نصیب ہو گی۔ تمھارے الفاظ نے تو مجھ سے وہ امید بھی چھین لی تھی جو یاوس سے مایوس کے دل میں باقی رہتی ہے۔

مریم مجدلانی

میں احمق اور پاگل تھی۔ لیکن اب مجھکو ہوش آگیا ہے اور اب مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ بڑی سے بڑی محبت اس قابل نہیں ہوتی کہ اس پر ایک قطرہ آنسو بھی گرایا جائے۔

ویروس

یہاں تک میں تم سے اتفاق کر سکتا ہوں کہ وہ محبت مشکل سے محبت کہی جا سکتی ہے۔ کم سے کم وہ بڑی سے بڑی محبت نہیں ہوتی جو ہمکو آنسو بہانے پر مجبور کر دے۔

مریم مجدلانی

اب میرے لئے نہ بہترین محبت کوئی معنی رکھتی ہے نہ بدترین
اب تک میں مغالطوں میں زندگی بسر کرتی رہی جس سے دوسرے فائدے
اٹھاتے رہے لیکن گزشتہ چھ مہینوں سے میں ان حقیقتوں میں
زندگی گزار رہی ہوں جن سے صرف میں مستفید ہو سکتی ہوں۔

ویروس

تمھارا مطلب کیا ہے؟

مریم مجدلانی

اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اب میں اپنے کو زیادہ ہوشیاری
کے ساتھ اور زیادہ قیمت پر فروخت کرتی ہوں۔

ویروس

"مجدلانی! تم اپنے کو خود کیوں بدنام کر رہی ہو؟"

مریم مجدلانی

اگر تمھاری ہوس تم کو اپنی قسمت آزمانے پر مجبور کرے تو تم خود دیکھ

لو گے کہ اب میں نے پہلے کے برخلاف اپنا نرخ بڑھا دیا ہے۔

ویروس

تم بہرحال اپنی قیمت اس سے زیادہ لگا نہیں سکتیں جتنی کہ میں نے لگا رکھی ہے۔ تم اپنے کو میری نگاہ میں ذلیل نہیں کر سکتیں اور جو کچھ تم کہہ رہی ہو اس میں مجھے محض ایک ایسے زخم رسیدہ اور رنجور دل کی حق بجانب بغاوت نظر آ رہی ہے جو ٹیسوں کا مقابلہ کر رہا ہو۔

میرم مجد لانی

تم غلطی پر ہو۔ یہ دل ٹیسوں کا مقابلہ نہیں کر رہا ہے بلکہ اپنے سے آگاہ ہو رہا ہے۔

ویروس

میں تمہاری ایک بات کو بھی سچ نہیں مانتا۔ میں اس کو زیادہ پسند کروں گا کہ ضد اور نفرت میں تم اپنے کو میرے حوالہ کر دو بہ نسبت اسکے کہ معقول سے معقول اسباب کی بدولت میں تمکو کھو دوں اور اب چونکہ صرف زیادہ سے زیادہ قیمت کا سوال ہے اسلئے مجد لانی!

یہ طے سمجھو کہ اب تم میری ہو۔

مریم مجدلانی

ایسا ممکن ہے ... لیکن ہمارا میزبان واپس آرہا ہے۔ فی الحال ہم کو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ کہنا سننا نہیں ہے

(بائیں جانب سے ہیلانوس، ایبوس اور کیلیوس داخل ہوتے ہیں)

چوتھا منظر

وہی سیلانوس، ایبوس، کیلیوس

ایبوس

(مریم کے قریب جاکر) زہرہ نے قبرس کو چھوڑ دیا اور اب یروشلم میں روشنی پھیلا رہی ہے۔ یا یہ حسین تحفہ ہے جو طلائی سنے کے ہونٹوں کو متبسم کر رہی ہے!.....

کیلیوس! اس حسین و جمیل مورت کی پرستش کرو جسکو حسن اور عشق نے اس آستانہ پر نصب کر رکھا ہے۔

کیلیوس

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ — یہ لاجوردی آسمان انھیں کے لئے پھیلا ہوا ہے جو ان ستونوں کے درمیان کھڑے ہیں۔

سیلانوس

لاجوردی آسمان اور روشنی اسی وقت نظرافروز معلوم ہوتے ہیں جبکہ وہ شباب اور حسن پر محیط ہوں لیکن آؤ اس سے کم خیرہ کن مورتوں کی طرف بھی توجہ کرو جو مجھ جیسے ضعیف اور سن رسیدہ کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ ابھی جو ہم اس ناصری کے گروہ کا ذکر کر رہے تھے وہ یقیناً کسی غیبی تحریک پر مبنی تھا۔ اس لئے کہ یہ وہی گروہ تھا جس نے ہمارے دماغوں کو اتنی دیر تک روک رکھا۔

ابیوس

ہاں ذرا سوچئے جوں ہی ہم اس آخری چوراہے تک پہنچے ہم نے دیکھا کہ سارے شہر میں ایک ہلچل مچی ہوئی ہے تمام راستہ ایک مجمع نے بند کر رکھا ہے۔ ایک اندھے کے گرد لوگوں کا ٹھٹ لگا ہوا تھا جسکی آنکھوں

سے سونگھنے لگا ہے ۔

ویروس

ہاں یہ ان کرشموں میں سے ہے جو سوا یہودیہ کے کسی اور جگہ نظر نہیں آتے ۔

کبلیوس

یہ بڑی حیرتناک بات تھی ۔ غریب ایک پرانی دیوار سے دبکا ہوا اپنی مخمور اور معصوم آنکھوں کو گھوما گھوما کر چلّا رہا تھا "وہ نبی ہے وہ نبی ہے ۔ میں لوگوں کو درختوں کی طرح دیکھ رہا ہوں چلتے ہوئے" اور ہر طرف لوگ مارے خوشی کے اچھل کود رہے تھے اسکی آنکھیں روشنی سے خیرہ معلوم ہوتی تھیں ۔

اپیوس

یا پھر شراب سے ، اس لئے کہ وہ لڑکھڑا رہا تھا ۔

ویروس

اور وہ ناصری ؟ تم نے اسکو بھی دیکھا ؟

ابیوس

نہیں! وہ عین اسی وقت جا چکا تھا اور اپنے ساتھ مجمع کی ایک کثیر تعداد کو جو زیادہ جوشیلی تھی لیتا گیا تھا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ہرگز ہم لوگوں کو راستہ نہ مل سکتا۔

مریم مجدلانی

ہاں! جب ایک بار یہ بدمعاش اپنے سرگروہ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب قیصر کو بھی راستہ دینگے۔

کیلیوس

وہ گیا کہاں؟ مجھے اسکے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔

سیلانوس

وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا - وہ سرخس کی جھاڑی دیکھ رہے ہو؟ وہی میرے باغ کے اس سرے پر؟ وہ میری چھوٹی سی سلطنت اور میرے پڑوسی شمعون حیدامی کے باغ کے درمیان حدِ فاصل ہے۔

مریم مجدلانی

کیا؟ آپ کا پڑوسی کوئی کوڑھی ہے؟ آپکو پہلے سے کہہ دینا چاہئے تھا

سیلانوس

تم مطمئن رہو، اب اس میں کوڑھ کی کوئی علامت نہیں ہے۔

ابیوس

میں سمجھتا تھا کہ انسان جب کوڑھی ہو جاتا ہے تو عمر بھر کوڑھی رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک شخص مجلس شوریٰ کا رکن عمر بھر کیلئے ہو جاتا ہے۔ اس ہیبتناک سرزمین میں یہودیہ کا یہ دوسرا معجزہ ہے۔

سیلانوس

اسی ناصری نے اس کوڑھی کو بھی چنگا کیا۔

کیلیوس

کیا وہ واقعی چنگا ہو گیا ہے؟ اس کے پڑوسی ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ آپ اصلیت سے واقف ہوں۔

سیلانوس

اتنا تو مجھے اچھی طرح معلوم ہی ہے کہ اس کی صورت اب اسی قدر خستگی اور خوشرنگ ہے جس قدر کہ مجدالان کے گلاب اور بیت عنیا کے سوسن کی جو اس وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ یہ البتہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ واقعی کبھی بیمار تھا یا نہیں۔ اس لئے چنگا ہونے سے پہلے میں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا تھا

ابیوس

میں بھی یہی خیال کر رہا تھا۔ اسکے علاوہ میں نے مصر اور طبرسیہ میں اس سے کہیں زیادہ عجیب و غریب جادوگر دیکھے ہیں۔ لیکن آؤ ہم پھر اس کوڑھی کی طرف رجوع کریں جس کا کوڑھ جاتا رہا ہے۔ اس وقت اس جھاڑی کے پیچھے اور آپ کے عجیب و غریب پڑوسی کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔

سیلانوس

تین دن سے ناصری اسکے وہاں مہمان ہے۔ یہ شمعون، اسکی

بہن" اسکی بیوی اور اسکے بہنوئی سب کے سب میرے خیال
میں عامی اور جاہل ہیں جو اپنے زیتون کے درختوں کی آمدنی پر
گزر اوقات کر رہے ہیں۔ پہلے وہ بے انتہا منکسر المزاج اور صلح
کن لوگ تھے۔ لیکن اس ناصری کے ورود کے بعد ہر طرف ایک
شورش اور فساد برپا ہے ہر طرف آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا
ہے، ہر دم ایک شور و غل مچا رہتا ہے۔ اسکے باغ میں ہر وقت
بیماروں، اپاہجوں اور بے وطنوں کا ایک ہجوم رہتا ہے جو یہودیہ
کی پہاڑیوں سے ٹڈی دل کی طرح بر آمد ہوتے ہیں اور اس عجیب
و غریب شخص سے التجائیں کرتے ہیں جس کو وہ داؤد کا بیٹا اسرائیل
کا بادشاہ اور عالم کا مخلص کہتے ہیں۔ بعض اوقات تو ان لوگوں کی
تعداد اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ میرے باغ میں گھس آتے ہیں۔
تم دیکھتے ہو کہ یہ جھاڑی روندی ہوئی اور جابجا سے اکھڑی اور ٹوٹی
ہوئی ہے۔ بڑی خیریت یہ ہے کہ یہ ناصری صرف کبھی کبھار اس
طرف آنکلتا ہے لیکن یہ دلچسپ منظرات تمام وقتوں اور پریشانیوں کے

باوجود میرے لئے بڑے لطف کی چیز ہے"

(بائیں جانب سے پانچ یا چھ غریب آدمی داخل ہوتے ہیں)

کیلیوس

"یہ کون لوگ ہیں؟"

سیلانوس

"میں نے ابھی تم سے کہا تھا؟ یہ آدھے درجن روٹیوں کی بھیک مانگنے آئے ہیں"

ابیوس

"یہ لوگ بھی اسی مشہور گروہ کے ہیں"

سیلانوس

"سب کے سب نفرت انگیز اور مکروہ صورت ہیں کسی کا چہرہ پھوڑوں سے مسخ ہے کوئی ننگا ہے، کوئی بھوکا ہے"

ابیوس

"یہ لوگ بڑے بے حیا ہیں کہ اپنی بدصورتی اور اپنے ہراس کی

نمائش یوں کر رہے ہیں۔"

سیلانوس

"گھبراؤ نہیں۔ یہ لوگ اس دروازہ کے فرحناک منظر کی دلفریبیوں کو جس سے ہماری آنکھیں مسرور ہو رہی ہیں زیادہ دیر تک خراب نہیں کریں گے۔ میرے مالی نے ان کو دیکھ لیا ہے اور کدال لے کر ان کو نہایت بیدردی کے ساتھ ہنکار رہا ہے۔ دیکھتے ہو وہ ضد نہیں کرتے۔ چپ چاپ سر جھکائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ ہم لوگ ان بدبخت لوگوں، ان کی مصیبتوں اور ان کے سردار کی باتوں میں کافی وقت صرف کر چکے۔ اب آؤ کچھ دیر خود اپنی طرف متوجہ رہیں اور بہار کی اس خوشگوار سہ پہر کے سہانے سماں سے لطف اٹھائیں آج کی صحبت کے لطف میں کوئی کسر باقی نہ رہتی اگر لانجینوس ابیوس کی درخواست کو منظور کر لیتا اور تمھارے ساتھ یہاں چلا آتا۔"

ابیوس

اس نے خود جو فصاحت و بلاغت مجھے سکھائی ہے اسکی

سے ماگی کو میں نے اس سے پہلے کبھی اس شدت کے ساتھ محسوس نہیں
کیا تھا۔ میری تمام مدلل اور خوش اسلوب حجتوں کا جواب وہ یا تو ایک
غمگین سکوت سے دیتا تھا یا سر کی جنبش سے۔ اور شروع سے آخر
تک اسی بات پر اڑا رہا کہ وہ ایک چہل پہل کی انجمن کو اپنے منحوس
وجود سے افسردہ اور غمناک کرنا نہیں چاہتا۔"

کیلیوس

"اور اس کی بچی کو مرے ہوئے پورے تین ہفتے ہو گئے ہیں
کبھی یہ مان نہیں سکتا تھا کہ کسی صدمہ سے وہ اس قدر متاثر ہو سکتا!"

ابیوس

"خاصکر جبکہ یہ بچی اس قدر کم سن تھی جس سے اسکا باپ اس
کی کھلائی سے زیادہ واقف اور وابستہ نہیں ہو سکتا تھا۔"

سیلانوس

"ایک بات اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے جس سے
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصل علم جاننا نہیں ہے بلکہ جو کچھ انسان جانتا ہے"

اسکو ماننا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اب سے پندرہ برس پہلے جبکہ میرا کم عمر بچہ اسی بچی کی عمر کا جس کا وہ ماتم کر رہا ہے مر گیا تو ہز لاکھینوس مجھے صبر کی تلقین کر رہا تھا۔ اس نے مجھے ایک نہایت لمبا چوڑا خط لکھا تھا جس کی عبارت نہایت فصیح و بلیغ اور رنگین تھی۔ اس نے متعدد دیوروس، ہومانوس بانیطیوس کے حوالے دے دے کر یہ ثابت کیا تھا کہ رنج نہ صرف بے سود ہے بلکہ کفران ہے۔ آج صبح میں نے اس خط کو تلاش کر کے نکالا اور پھر پڑھا۔ اس کے چیدہ چیدہ ٹکڑے تو ایسے موثر اور دلآویز ہیں کہ مجھے وہ قریب قریب زبانی یاد ہیں۔ موت اور رنج کے مقابلہ میں انسان کی عقل و حکمت ان سے زیادہ وقیع اور بلند حوصلہ خیالات کا اظہار نہیں کر سکتی۔ کسی زمانہ میں اس خط سے میرے دل کو بہت زیادہ تقویت ہوئی تھی۔

مریم مجید لائی

"وہ الفاظ کیا تھے؟ ہر اس بات کا جاننا اچھا ہے جس سے غم ہلکا ہو سکے۔"

سیلانوس

"اُس کے الفاظ یہ تھے۔" تم تسلی اور ہمدردی کی توقع رکھتے ہو۔ تم پر صرف ملامتوں کی بوچھار کی جائے گی۔ تم ایک چند سال کے بچہ کی موت سے اس طرح بے قابو ہو رہے ہو۔ اگر تمہارا کوئی عزیز دوست مر جائے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ تمہارا کام یہ تھا کہ تم اپنے دل کو اس قابل بنا دیتے کہ اس کے مرنے سے تم کو جیسا ملال ہوتا اس سے کہیں زیادہ اس خیال سے خوشی ہوتی کہ وہ اتنے دنوں تک تمہارے پاس رہا لیکن اکثر لوگ گزشتہ بہرہ مندیوں اور خوشیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ یہ لوگ دوستی کو بھی اپنے دوستوں کے ساتھ دفن کر دیتے ہیں.....

اپیوس

" میں اس میں صاف اپنے محترم استاد کی بے مثل حکمت و دانش کا انداز پاتا ہوں اور اس کی تعظیم کرتا ہوں "

سیلانوس

اب جبکہ خود اسپر مصیبت پڑی ہے تو وہ اس حکمت و دانش

گو کیوں بھول گیا؟ لیکن میں بھی تو اس کو بالکل بھول گیا تھا۔ عین اسوقت جبکہ اس کی مجھ کو سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے "میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ ہم کو محبوب ہوتے ہیں ان کا بہت بڑا حصہ مرنے کے بعد بھی ہمارے پاس ہوتا ہے۔ جو وقت گزر جاتا ہے وہ ہماری ملکیت ہوتا ہے۔ اور مجھے سوا ماضی کے کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جسکو ہم زیادہ وثوق اور اعتماد کے ساتھ اپنی کہہ سکیں مستقبل کی خوش آئیند امیدیں ہم سے ان نعمتوں کا کفران کراتی ہیں جو ہمیں میسر ہو چکی ہیں۔ گویا جن نعمتوں کی ہم امید لگائے ہوئے ہیں ان کا کبھی ماضیات میں شمار نہیں ہوگا۔ موت نے تم سے ایک بیٹا چھین لیا ہے جو ابھی بالکل کم عمر تھا اور جس سے تم ابھی کوئی امید وابستہ نہیں کر سکتے تھے۔ صرف تمھارا تھوڑا سا وقت ضائع ہوا تھا۔ ایسے باپوں کی مثالیں موجود ہیں جنھوں نے اپنے بچوں کی موت پر ایک آنسو بھی نہیں گرایا۔ اور جوان کو دفن کر کے مجلس شوریٰ میں اپنے کام سرانجام دینے فوراً حاضر ہو گئے۔ یہ کوئی خلاف عقل بات نہ تھی

اس لئے کہ اول تو رنج سے مغلوب ہو جانا عبث ہے جبکہ رنج سے
ہمارا کوئی کام نہیں نکلتا۔ اور پھر ایک مصیبت کی شکایت کرنا بے
انصافی ہے جو ایک شخص پر پڑ چکی اور دوسروں پر ایک نہ ایک دن پڑنے
والی ہے۔ اس کے علاوہ یہ شکایت یوں بھی محض حماقت ہے جبکہ
مرنے والے اور ماتم کرنے والے کے درمیان اتنا کم فصل ہو۔ ذرا سوچو۔
تمام بنی نوع انسان ایک ہی منزل کی طرف جا رہے ہیں۔ درمیان میں
صرف تھوڑے بہت تفاوت ہیں۔ اگرچہ وہ بہت معلوم ہوتے ہیں جب
کو تم کھو چکے ہو۔ اس کو بس یہ سمجھو کہ تم سے آگے چلا گیا۔ لہذا جب ہم سب
کو ایک ہی راستہ جانا ہے تو تمھیں بتاؤ کہ جو شخص کسی قدر پہلے روانہ ہو گیا
اس کے لئے رونا کہاں کی دانائی ہے۔ کسی کے مر جانے پر ماتم کرنا ایک
طرح سے اس کے پیدا ہونے پر ماتم کرنا ہے۔ ہم سب کا مقدر ایک ہے۔
جو دنیا میں آیا اس کو یہاں سے جانا بھی ہے۔ یہ اور بات ہے کسی نے
تھوڑا قیام کیا کسی نے زیادہ مگر انجام سب کا ایک ہے۔ پہلے دن اور
آخری دن کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے وہ غیر متعین اور مختلف ہے اگر

زندگی کی بدنصیبی پر غور کرو تو ایک بچہ کی زندگی بھی نہایت طویل ہے اور اگر محض مدت پر غور کیا جائے تو بڑھے سے بڑھے آدمی کی زندگی بھی بہت کم ہے۔"

مریم مجدلانی

"میری تو اس سے تسکین ہو جاتی"

سیلانوس

"تسکین کے معنے غم کا مٹ جانا نہیں ہے تسکین نام ہے غم پر قابو پانے کا۔"

عین اسی وقت تمام سڑکوں راستوں اور ان
مقاموں سے جو بالاخانہ سے نظر آتے ہیں ایک
شور سنائی دیتا ہے جو پہلے مدھم اور بے تک
معلوم ہوتا ہے لیکن جو بتدریج زیادہ واضح اور
صاف ہوتا جاتا ہے۔ بھیڑ کے اکٹھا ہونے
اور دوا دوش کا ہنگامہ، پتھروں کے گرنے کی

آواز، لڑکوں کا شور وغل، کتوں کا بھونکنا غرضکہ ہر آواز
زیادہ واضح اور زیادہ صاف معلوم ہوتی ہے - ادھر آؤ!
ادھر! - جلد آؤ! جلد اترو! داہنی طرف! داہنی طرف!
وہ یہ ہے! ہم نے ابھی اسکو دیکھا ہے! وہ گھر سے
نکل رہا ہے! شمعون کے باغ کی طرف چلو! اپاہجوں
کو اس طرف لے چلو! اندھوں کو وہاں لے جاؤ! جلدی
کرو! جلدی کرو! اس طرف سے! لوگ شور کر رہے
ہیں کہ وہ کچھ بولنے جا رہا ہے" وغیرہ وغیرہ -

ابیوس

"یہ کیا ہے؟ کیا ہونے والا ہے؟"

ویروس

"ہر طرف لوگ دوڑ رہے ہیں"

کیلیوس

"تمام راستے آدمیوں سے بھرے ہوئے ہیں - لوگ پاگلوں کی طرح

ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں!"

ابیوس

"معلوم ہوتا ہے لوگ پتھروں سے نکل رہے ہیں!"

کیلیوس

"لیکن یہ ہو کیا رہا ہے؟ ..... یہ لوگ ان زیتون کے درختوں
کے پیچھے غائب ہو جاتے ہیں۔"

ویروس

"یہ دیکھو دو مریض اپنی چارپائیوں پہ آ رہے ہیں۔"

کیلیوس

"ایک اندھا آدمی زمیں بوس ہو رہا ہے۔"

ابیوس

"ان لوگوں کو ہوا کیا ہے؟ پاگل تو نہیں ہو گئے ہیں۔"

ویروس

"یہ عجیب الخلقت لوگ جو چٹانوں کے درمیان اچھل کود رہے ہیں

کون ہیں؟"

سیلانوس

ان لوگوں پر بھوت سوار ہیں اور وہ قبروں سے نکلے ہیں"

ابیوس

"لیکن آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟"

سیلانوس

"ان لوگوں نے ناصری کو دیکھ لیا ہے"

مریم مجدلانی

ناصری؟ ---- وہ کہاں ہے؟ ---

سیلانوس

غالباً ابھی شمعون کے مکان سے نکلا ہے ....
لوگ اس کے تمام حرکات وسکنات کو دیکھتے رہتے ہیں - جوں ہی
لوگ اس کو دیکھ پاتے ہیں مریضوں کو اسکے پاس لے آتے ہیں اور
ارادتمند دوڑ کر پہونچ جاتے ہیں - وہ انھیں باغوں میں کہیں چل پھر رہا ہوگا

...... (کان لگاکر سنتے ہوئے) ہاں! ہاں! تم بھیڑ کو شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھاتے سن رہے ہو؟ بالکل میرے سرخس کی جھاڑیوں سے قریب۔"

اپیوس

"آؤ چل کر دیکھیں۔"

سیلانوس

میں اس کی صلاح نہیں دونگا۔ اول تو یہ لوگ زیادہ تر غریب اور فلاکت زدہ ہیں اور اس قدر گندے اور خراب ہیں کہ ان کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ دوسرے تم یہودیوں کے مذہبی جنون کو جانتے ہو۔ غلو اور وجد کی حالت میں مسکین سے مسکین خطرناک ہو جاتا ہے۔ رومی عبا اور اسلحہ کی صورت حیرت انگیز طور پر ان کو غضبناک کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم جہاں ہیں وہیں سے جو کچھ ہو رہا ہے اسکو اچھی طرح سن سکتے ہیں۔ سنو! شور قریب آتا جاتا ہے اور بڑھ رہا ہے۔"

باغ کے اس سرے پر جھاڑی کے پیچھے شور بلند ہو رہا ہے جو ہر لحظہ قریب آتا جاتا ہے۔

"او صنا! او صنا! .... ابن آدم! خداوندا! خداوندا! رحم کر! — خداوند ابن داؤد اس روگی کو چنگا کر دے — آقا! آقا! خداوندا! عیسیٰ ناصری مجھ پر رحم کر! خاموش! خاموش! وہ کچھ کہنے جا رہا ہے"

اس پر ساری چیخ پکار یکایک فرو ہو جاتی ہے۔ سارے جوار میں ایک عجیب و غریب سکوت اپنی فوق الفطرت تاثیر کے ساتھ مسلط ہو جاتی ہے جس میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چڑیاں، درختوں کے پتے، اور ہوا تک شریک ہیں۔ اور اس سکوت میں جو کہ بالاخانہ کے لوگوں کو بھی متاثر کئے ہوئے ہے ایک پراسرار آواز بلند ہوتی ہے جو زمان و مکان پر قادر معلوم ہوتی ہے جو مدھم ہے مگر ہر چیز پر حاوی ہے جو جوش، تجلی اور محبت میں سرشار ہے جو دور ہے مگر قریب بھی ہے۔ جو ہر شخص کی روح میں موجود ہے۔"

آواز

مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انھیں کی ہے! ...... مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسکین پائینگے ...... مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے!......"

ابیوس

"وہ یہ کیا بک رہا ہے؟"

سیلانوس

"سنو! بڑی انوکھی بات ہے......"

آواز

مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے پیاسے ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائیگا"

مریم مجدلانی

"میں دیکھنا چاہتی ہوں"

وہ اٹھتی ہے اور اس صورتحال سے مسحور ہوکر بالاخانہ کے

زینے طے کر کے باغ کے اس کنارہ تک پہونچنے کی غرض

سے جانے کا ارادہ ظاہر کرتی ہے۔

سیلانوس

(دبی ہوئی آواز میں اسکو روکتے ہوئے) وہاں مت جاؤ۔"

آواز

"مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔"

مریم مجدلانی

میں جاؤں گی! ----۔

دیروس

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

مریم مجدلانی

(غضبناک اور حاکمانہ لہجہ میں) نہیں! کوئی نہیں! مجھے اکیلا چھوڑ دو!...

وہ نیچے اتر کر جھاڑی کی طرف مبہوت

چلی جا رہی ہے

آواز

"مبارک ہیں وہ جو صلح کار ہیں کیونکہ وہ خدا کی اولاد کہلائیں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ آسمان
کی بادشاہت انھیں کی ہے۔"

ویروس

"وہ کہاں چلی جارہی ہے؟"

ابیوس

وہ یہ کیا کر رہی ہے؟ ..... وہ پاگل ہوگئی ہے۔ وہ تو جھاڑی
کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہے ......"

آواز

مبارک ہو تم جبکہ لوگ تم پر لعن طعن کریں اور تم کو ستائیں شادمانی
کرو اور خوشیاں مناؤ کیونکہ آسمان پر تمھارا اجر بڑا ہے۔"

ویروس

اس نے باغ کا پھاٹک کھول دیا۔ اب وہ اس پڑوسی کے کنج

میں ہے۔

سیلانوس

عورتوں پر بعض ایسے خیالات مسلط ہو جاتے ہیں کہ ارباب عقل و دانش ان کو نہیں سمجھ سکتے ......"

ویروس

میں جا کر اس سے مل جاؤں اور اگر مجھ کو ان لوگوں کے مقابلہ میں اس کی محافظت کرنا پڑی ......"

سیلانوس

"اس قسم کی کوئی حرکت نہ کرو۔ وہ اس منادی کے سننے میں مصروف ہیں اور اس کو کوئی نہیں دیکھے گا

برخلاف اس کے تمہارے اسلحہ کی صورت اور ان کی جھنکار۔ مگر سنو سنو! وہ کیا کہہ رہا ہے کیسی عجیب و غریب بات ہے۔

آواز

لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔

جو لوگ تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت مانگو۔ جو تم سے کینہ رکھیں ان کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور جو تم کو دکھ پہونچائیں اور ستائیں ان کیلئے دعائے خیر کرو۔"

اتنے میں ان لوگوں میں جو جھاڑی کے پیچھے نظروں سے اوجھل ہیں ایک غل شروع ہوتا ہے اور آناً فاناً بڑھ جاتا ہے۔ بعض الفاظ صاف سنائی دیتے ہیں۔

"وہی رومی عورت ہے! وہی رومی عورت!

زانیہ! چھی! چھی! چھی! مجدلانی! ...... بیسوا!

..... نکال باہر کرو نکال باہر کرو!"

فوراً یہ شور ایک سخت اور خوفناک ملامت کے غل میں دب جاتا ہے اور جس کے صرف چند الفاظ مشکل سے سنائی دیتے ہیں۔ "چھی! چھی! سنگسار کرو سنگسار! مار ڈالو! مار ڈالو! سنگسار کردو" وغیرہ وغیرہ۔ اسی کے ساتھ ہر طرف دوا دوش کا شور سنائی دیتا ہے دوڑتے ہوئے پیر۔

چھریوں، ڈھالوں اور ٹوٹتی ہوئی ٹہنیوں کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔

سیلانوس

"ان لوگوں نے اس کو دیکھ لیا۔۔۔"

ویروس

"لیکن ہو کیا رہا ہے۔ کیا یہ لوگ اسی پر حملہ کر رہے ہیں؟"

سیلانوس

"میں جس سے ڈر رہا تھا وہی ہوا۔ ہم کو ہوشیار رہنا چاہئے۔"

ویروس

(جھپٹ کر باغ کے کنارہ تک جاتا ہے) ادھر آؤ میرے ساتھ ساتھ! ابیوس، کیلیوس! اپنی اپنی تلواریں۔۔۔۔"

عین اس وقت جبکہ وہ دوڑ کر باغ کے اس کنارہ پر پہونچتا ہے سارا مجمع چلاتا اور غل مچاتا ہوا اور مریم مجدلانی کا تعاقب کرتا ہوا اس کی جھاڑی کو جگہ جگہ سے توڑ کر اندر گھس آتا ہے۔ مریم مجدلانی آگے سے فصیل توڑ کر بالاخانہ تک پہونچنے کی کوشش کرتی ہے۔ ویروس اور

اسکے دو رفیق لپک کر اس کی مدد کو پہونچ جاتے ہیں اور حملہ آور مجمع سے اس کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پتھروں کی بوچھار ہونے لگتی ہے۔ ویرڈس سب کے مقابلہ میں کھڑا ہوکر اپنی ننگی تلوار گھومانے لگتا ہے۔ جدال و قتال شروع ہونیوالا ہی ہے؛ ٹہنیاں ٹوٹ رہی ہیں، ایک مورت ٹوٹ کر گرگئی ہے۔ اتنے میں قریب کے زیتون کے درختوں میں سے اسی صوت سرمدی کی بلند منادی سنائی دیتی ہے۔ سب ٹھہر جاتے ہیں جیسے وہ مدہوش کردئے گئے ہوں۔ ہر شخص ایک حکم کا اعادہ کررہا ہے۔ خاموش! خاموش! سنو! سنو! ..... وہ کچھ کہہ رہا ہے! وہ کچھ بولنے جارہا ہے! خداوند نے کچھ اشارہ کیا ہے! سنو! سنو! ..... جب اس طرح یکایک ہر طرف ایک کامل سکوت چھا گیا تو وہی سرمدی آواز بلند ہوتی ہے جو نہایت پرسکون، متبرک، بلیغ اور ناقابل تردید ہے

آواز

"تم میں سے جو بے گناہ ہو وہ اس عورت پر پہلا پتھر پھینکے۔"

پتھروں کے زمین پر گرنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سارا مجمع ششدر رہ جاتا ہے اور ایک ایک کر کے سب نادم اور خاموش جھاڑی سے باہر نکل آتے ہیں۔ ویرونس مریم مجدلانی کو سنبھالنے کے لئے آگے بڑھتا ہے جواب ٹھہر گئی ہے اور روش کے بیچ میں تنی ہوئی بے حس و حرکت کھڑی ہے۔ وہ ایک درشتی اور خشمناکی کے ساتھ ویرونس کے دست اعانت کو قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور اجنبیوں میں گھری ہوئی کیسی اپنے سامنے حیرت سے گھور رہی ہے۔ لوگ اس کو تک رہے ہیں اور ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ آہستہ آہستہ بالاخانہ کے زینوں پر چڑھنے لگتی ہے۔

(پردہ)

دوسری تمثیل

بیت عنیا میں مریم مجدلانی کا محل - ایک کمرہ - اس کی پشت پر دوسرا کمرہ اور ایک وسیع دیوان خانہ جس میں سنگ مرمر کے ستون ہیں -

پہلا منظر

مریم مجدلانی   لیوکیوس ویروس

لیوکیوس ویروس داخل ہوتا ہے - مریم مجدلانی دوڑ کر اپنے کو اس کی آغوش میں ڈال دیتی ہے -

مریم مجدلانی

آخر کار تم آگئے میرے ویروس میں تین دن سے تمھارا انتظار کر رہی ہوں تین دن تک تمھارا نام لے لے کر پکارتی رہی ہوں - لوگ میرے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہیں جبکہ خود میرے لئے اس کی فتح بھی تاسف اور تنفر کا سبب ہوتی ہے اور میں اپنے دل سے سوال کرتی

ہوں کہ جہاں تک اس مسرت کا تعلق ہے جس کی ہر عورت اپنی زندگی میں توقع کر سکتی ہے۔ کیا یہ حسن درحقیقت مجبور اور بے بس ہے

ڈیروس

"مجدلانی! میں دعویٰ اور اعتماد کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جس مسرت و شادمانی کی تم مستحق ہو میں تم کو دے سکوں گا یا نہیں لیکن اس کو مان لو کہ تمھارے حسن نے اس سے زیادہ زبردست اور مکمل فتح کبھی نہیں حاصل کی ہے۔"

مریم مجدلانی

اب مجھے اسکے فتوحات کی کیا پروا؟ مفتوح تو دراصل میں ہوں، پہلے ہی سے مفتوح اور بالکل شکستہ و پامال اور مجھ میں کبھی اس قدر تاب نہیں ہوئی کہ اس شکست کا اپنے دل میں اعتراف کرتی اور میں اس مجبوری و بیچارگی پر اپنی اس بیگانہ دشی اور بے اعتنائی کا پردہ بھی نہ ڈال سکی جس کو میں نے اس بے حمیتی کے ساتھ حاصل کیا ہے اور نہ اسکو اس غرور میں چھپا سکی جو میری بے حیائی کا ایک شرمناک تاج ہے

لیکن اتنی دیر تک مجھے انتظار اور تذبذب میں کیوں رکھو؟ .... میں سمجھنے لگی تھی کہ ہر چیز میرا ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں نے سب کچھ کھو دیا ہے، محض ان خطرناک الفاظ کی بدولت جو میری زبان سے ہمارے مہربان میزبان سیلانوس کے مکان پر نکل گئے تھے وہ الفاظ جن کے اندر کوئی اصلیت نہیں تھی۔ جو بہ نسبت اور جھوٹی باتوں کے زیادہ جھوٹے تھے، اس لئے کہ میں پاگل تھی، اس لئے کہ میں کچھ جانتی نہ تھی، اس لئے کہ میں نے ایک ناممکن مسرت کی تمنا نہیں کی۔"

ویروس

"مجدلانی! تم کو خوب معلوم ہے کہ میں نے تم کو کبھی وہ عورت نہیں سمجھا جو تم اپنے کو ثابت کرتی رہی ہو .... اور نہ اب مجھے اس مسرت پر اعتماد ہے جو ہم سے اس قدر نزدیک معلوم ہوتی ہے۔ میں متحیر ہوں۔ مجھے شبہہ ہے۔ میں اندھیرے میں ٹٹول رہا ہوں۔ میں اب اس آواز کو پہچانتا بھی نہیں، جس نے مجھے اتنی بار اور اس درشتی کے ساتھ "دور باش" کہا ہے۔"

مریم مجدلانی

(دیروس کی آغوش میں) اب یہ وہی آواز نہیں ہے اور نہ اب یہ وہی ہستی ہے۔"

دیروس

"تاہم یہ تم ہی ہو جس کو میں اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہوں۔ یہ تم ہی ہو اور یہ تمہارا ہی ایک ایک عضو ہے جس کی میں اتنی مدت سے خوشامدیں کرتا رہا ہوں میں اب بھی اپنے دل سے سوال کر رہا ہوں کہ یہ سب حقیقت ہے یا محض خواب؟ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم اس آنیوالی مسرت کے ساتھ صرف کھیل تو نہیں رہی ہو جس کا تم کو پورا یقین ہے اور جو پھر بعد کو تمہارے جی سے اتنی جلد دور ہو جائے گی۔ اس لئے کہ حسن جب اپنی قوت کا امتحان کرتا ہے تو نہ جانے کتنی چیزوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ مگر نہیں! جب میں سوال کرتا ہوں، جب میں تمہاری آنکھوں کو خود اپنی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا دیکھتا ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ سب حقیقت ہے اور ہمیشہ سے حقیقت ہے۔

مریم مجدلانی

ہاں! ہاں! حقیقت ہے اور ہمیشہ سے حقیقت رہی ہے۔
مجھے معلوم نہیں تھا، میں عبث اپنے دل کا جائزہ لیتی رہی۔ اور اس دور اندوہ وحرماں سے پہلے خود مجھے اپنے احساسات کا صحیح علم نہ تھا میں اس حقیقت سے انکار کر رہی تھی کہ تم میری طرف آ رہے ہو۔ اور سب کچھ تمھارے آنے پر منحصر ہے۔ اور مجھے اس سے پہلے یہ سب کچھ معلوم ہونا چاہئے تھا۔ آہ! ویروس! تم کو کچھ یاد ہے کہ انطاکیہ میں میں کس طرح تم سے کتراتی اور پہلو بچاتی رہی؟ ---- میں سب سے جی کھول کر ملتی تھی، سب کا خیر مقدم کرتی تھی۔ سوا تمھارے جو سب سے زیادہ سچا سب سے زیادہ پاک باطن اور سب سے زیادہ حسین تھا۔ اور جس سے میں بیگانگی برت رہی تھی جس کو میں ہیچ سمجھ رہی تھی۔ جس کو میں مٹا رہی تھی جوں ہی تم سامنے آتے تھے میں کترا کے ایک بزدل اور اندیشناک جانور کی طرح اپنی ماند میں پناہ لیتی تھی لیکن اس دن سیلانوس کے مکان پہ مجھے احساس ہوا کہ وہ تمام گناہ تمام ظلم اور تمام اندوہناکی جو میرے دل

پر مسلط ہے میرے منہ تک آ رہی ہے اور اظہار کے لئے بیتاب ہے۔
آج میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ میں اب اگلی سی نہیں ہوں۔ میں اب اپنے کو پہچانتی بھی نہیں۔ اس لئے کہ میں اب میں ہوں جتنی زحمتیں اور رکاوٹیں تھیں وہ میری روح کے اندر فنا ہو کر رہ گئی ہیں سمجھے اب اپنے کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ مجھے کبھی گمان بھی نہیں تھا کہ مسرت ایسی انوکھی چیز ہے۔ اس سے پہلے میں بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی نہیں روئی ہوں اور آج جبکہ عیش و انبساط کی گھڑی میرا انتظار کر رہی ہے میں سسک رہی ہوں۔ میں بے انتہا مسرور ہوں۔ میرا دل ہلکا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس پر بھی میں شکستہ اور رنجور ہو رہی ہوں گویا وہ تمام آفتیں جو آسمان پر منڈلاتی رہتی ہیں مجھ پر ٹوٹ پڑی ہیں (ویروس کو اپنے آغوش میں کھینچ لیتی ہے) ویروس! ویروس! میری مدد کرو، میری مدد کرو۔ مجھے سنبھال لو۔ تم کو کوئی مصیبت دھمکا نہیں سکتی تم کو کوئی ڈر نہیں ہے۔"

ویروس

لیکن اس عرصہ میں ہوا کیا ہے؟ کیا میری غیبت میں کسی کی اتنی جراءت ہوئی ہے کہ ۔۔۔۔ ؟"

مریم مجدلانی

نہیں! نہیں! کسی نے کوئی جرارت نہیں کی یہ سب کچھ نہیں ہے۔ مجھے خود اس خطرہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں جس سے میں گھری ہوئی ہوں۔ لیکن سوا تمھاری آغوش کے مجھے کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ تم کو کھو کر اب میں خود اپنے کو کھو دوں گی۔ مجھے اب اپنے ساتھ لے چلو۔ مجھے اب اپنے دل کے ہمراہ لے چلو جس کی دھڑکن میں اس وقت سن رہی ہوں۔ مجھے اس مقام سے اور ان افکار و آلام سے کہیں دور لے چلو۔ صرف تم مجھ کو بچا سکتے ہو۔ اور جو زندگی تم مجھکو بخشوگے اس کے علاوہ میں کوئی اور زندگی نہیں رکھتی۔ لیکن تم نے اب تک مجھ کو یوں آنسو بہانے کے لئے چھوڑ کیوں دیا تھا؟ تم ان تین دنوں سے پہلے کیوں نہیں آئے؟ تم نے بلا کسی غمخواری اور بلا کسی

امید افزائی کے اتنے دنوں تک مجھے چھوڑ کیوں رکھا۔

ویروس

مجدلانی! تم بھول رہی ہو۔ یا پھر تمھارے نوکروں نے تم کو واقعہ سے خبردار نہیں کیا۔ جس دن ہم لوگ سیلانوس کے مکان پر ملے تھے اس کے دوسرے ہی دن میں بیت عنیا آیا تھا۔ تم کو یہ خبر دینے کہ ناظم کے حکم سے مجھکو اچانک ایک دستہ فوج لے کر ایک تازہ بلوہ فرو کرنے جانا پڑ گیا۔ یہ بلوہ پریکو کے قریب ہوا تھا۔ جو غلام تمھارے دروازہ پر دربانی کرتے ہیں انھوں نے مجھے تمھارے پاس جانے کی اجازت نہیں دی اور کچھ اس روکھائی کے ساتھ مجھکو جواب دیا کہ میں زیادہ اصرار بھی نہ کر سکا۔ میں سمجھ گیا کہ ان کو ایسا ہی سخت اور قطعی حکم ملا ہوگا جس کی وہ تعمیل کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی مخالفت کی کوشش نہیں کی۔"

مریم مجدلانی

ٹھیک ہے۔ میں بھول گئی تھی۔ میں بالکل پاگل اور خستہ و درماندہ ہو رہی تھی اور اس قابل نہیں تھی کہ کسی سے مل سکوں یا کچھ کہہ

سن سکوں - میں اس وقت تک بستر سے اٹھی بھی نہیں تھی - مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی تک اسی شمعون کے باغ میں ہوں اور اسی خوفناک زغہ میں پڑی اپنے کو بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہوں - اس دن میں نے اسکو کتنا پکارا جس نے میری جان بچائی تھی مگر سب بے سود - اس نے بھی مجھ کو چھوڑ دیا میں نے اس کی تلاش میں آدمی دوڑائے مگر کچھ حاصل نہیں ہوا - مجھکو کوئی یہ پتہ نہ دے سکا - وہ کہاں جا کر چھپ رہا کیا تم نے بھی اس کے بعد اس کو کہیں نہیں دیکھا؟ کیا تم بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے؟"

ویروس

"کون؟"

مریم مجدلانی

"وہی ناصری ...."

ویروس

"اس بدبخت کا ذکر جانے دو - اسکی زندگی کی گھڑیاں گنی ہوئی ہیں"

مریم مجدلانی

"اس کی زندگی کی گھڑیاں گنی ہوئی ہیں؟ ۔۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہے؟"

ویروس

کچھ نہیں! اس وقت ہم کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اور ابھی ہم کو کسی ایسی بات کا ہوش نہیں ہوگا جس کا تعلق ہماری محبت سے نہیں ہے۔ کیسی حیرت کی بات ہے کہ دو چاہنے والوں کے خیالات وجذبات آپس میں ملتے جلتے رہتے ہیں۔ باوجود اس فاصلہ اور ان تمام خشونت آمیز اور فساد انگیز باتوں کے جو کہ درمیان میں حائل ہوئی ہیں کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ اس دن جب میں سیلانوس کی دعوت میں تم سے رخصت ہوا تو باوجود اس کے کہ تمھاری زبان سے نہایت مایوس کن اور حوصلہ شکن الفاظ سن چکا تھا میں اپنی آئندہ مسرت کو اپنی تمام قوت اور رعنائی کے ساتھ پھولتے اور شگفتہ ہوتے محسوس کر رہا تھا۔ تم کہتی ہو کہ مجھ کو پکارتی رہو۔ میں بھی اس عرصہ میں اپنے دل کی تمام عمیق اور پر اسرار آوازوں سے تم کو پکارتا رہا ہوں میں تم سے

دور پڑ گیا تھا۔ صرف ایک ایسے فرض کو انجام دینے کے لئے جو کسی طرح ایک سپاہی کے شایان شان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ کیلیوکی یہ مہم جس پر میں امید کرتا ہوں کہ اب پھر کبھی نہ بھیجا جاؤنگا بڑی مضحکہ انگیز اور رائگاں ثابت ہوئی۔ میں غصہ میں خون کے گھونٹ پی کران گھڑیوں کو گن رہا تھا جو ہماری نئی زندگی میں کم کردی گئی تھیں۔ وہ نئی زندگی جو ابھی سے ایک ایسی روح میں شروع ہوگئی جس نے کبھی خوف وہراس کے اسباب سے کوئی اثر نہیں قبول کیا۔

مریم مجدلانی

یہ زندگی دراصل اس وقت تک شروع نہ ہوگی جب تک کہ ہم اس ملک کو چھوڑ نہ دیں جہاں میرا دم گھٹا جارہا ہے جہاں ہر چیز بتدریج تاریک ہوتی جارہی ہے اور ہماری آنے والی خوشی کے راستے میں حائل ہے جہاں اب میں جی نہیں سکتی۔ ویروس میں تم سے منت کرتی ہوں اگر تم بھی مجھکو اتنا ہی چاہتے ہو جتنا کہ میں تم کو چاہتی ہوں تو پھر دیر نہ کرو۔ میرے ساتھ ہر چیز کو چھوڑ کر بھاگ چلو۔ اب زیادہ وقت ضائع

کرنا نہیں چاہئے۔

ویروس

تم ٹھیک کہتی ہو جس لمحۂ عیش و مسرت کا اتنی مدت سے اتنے ارمانوں کے ساتھ انتظار کیا جارہا ہو اسکی ابتدا ان بھیانک چٹانوں میں نہیں ہونا چاہئے جہاں کی ہوا ہر وقت موت اور جنون کی مہک سے بسی رہتی ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پہلے پہل ہمارے جذبات میں اختلاط و اتحاد اسی جگہ پیدا ہوا۔ قبل اسکے کہ ہم ان کو الفاظ کا جامہ پہنائیں۔ تمھاری طرح میں نے بھی عزم کر لیا ہے کہ اس منحوس و ملعون ملک کو چھوڑ دونگا جہاں فرماں برداری اور متابعت سے بیجا فائدہ اٹھایا جاتا ہے، میں ناظم کا تابع ہوں میں کچھ بیہودی، کاہنوں کی گندی اور زہریلی خدمتیں انجام دینے کے لئے مامور نہیں ہوں۔ اور نہ اس شور مچانے والی دغاباز قوم کی غلامی کے لئے ہوں جس کو ہماری فوجوں نے فتح کر لیا ہے۔ میں اس مخلوط اور دوطرفہ زندگی سے عاجز ہو گیا ہوں۔ آج رات سے پہلے ہی میں ایک تازہ حکم سے بچ

نکلنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈھ لوں گا جس کی آج ہی مجھکو تعمیل کرنا تھی۔ یہ ایسا حکم ہے جس کی اصلیت سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ اگر میرا یہ بہانہ لوگوں کو معقول اور قابل سماعت نہیں معلوم ہوتا تو کاکُفاس اور اینّاس جائیں اور قیصر سے میری شکایت کریں۔ ہماری اس محبت کے سامنے کسی چیز کی اہمیت باقی نہیں رہتی اور جو ذلیل کام انجام دینے کے لئے مجھکو مامور کیا گیا تھا وہ اس لئے اور بھی ذلیل اور ناپاک ہے کہ اس کو گویا تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی انجام دینا تھا

مریم مجدلانی

"میری آنکھوں کے سامنے؟ تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟"۔

ویروس

"تمھاری دلچسپی کی کوئی بات نہیں ہے۔ آؤ اس وقت ہم صرف اپنی خوش نصیبی کی بات کریں"

مریم مجدلانی

"میرا دل کہہ رہا ہے کہ اسپر کوئی نہ کوئی آفت آنیوالی ہے ....."

ویروس

"تمہاری مراد کس سے ہے؟"

مریم مجدلانی

"یہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے جو کچھ کیا ہے اسکے بعد تم اسکے
بدترین دشمنوں کے آلہ کار بنو۔ تم میری زندگی اور اس خوش نصیبی کے
لئے اسکے مرہون ہو۔ لوگ اسکے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تم کو کیا احکام
ملے ہیں؟"

ویروس

"مجھے حکم ملا ہے کہ آج شام سے پہلے اسکو گرفتار کر لوں اور اسکے
ساتھ اسکے گروہ کے خاص نمائندوں کو بھی ایسے مریضوں اور خانہ بدوشوں
کے خلاف اس قسم کا فوجی حکم فن سپہگری کی توہین ہے۔ اس سے
پہلے لشکر سے کبھی اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن یہ پورا ہونے
نہیں پائے گا۔ اب اس ذکر کو جانے دو۔"

مریم مجدلانی

لیکن اسکو گرفتار کیوں کرو؟ اس نے کیا کیا ہے؟ اسپر الزام کیا
لگایا جارہا ہے؟ وہ بے گناہ ہے ۔ مجھے خوب معلوم ہے ۔ اسکے علاوہ
بس ایک بار دیکھ لو تو سمجھ جاؤ ..... وہ ایک ایسی برکت اپنے ساتھ
لاتا ہے جس کا کوئی تجربہ پہلے نہیں تھا ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس
کے قریب آجاتے ہیں وہ اس خیر و برکت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں
جس طرح بچے سو کر اٹھنے کے بعد تر و تازہ اور شگفتہ و بشاش ہو جاتے
ہیں میں خود جس نے زیتون کے درختوں میں اس کی صرف ایک جھلک
دیکھی ہے محسوس کرتی ہوں کہ میری روح کی گہرائیوں میں مسرت کی ایک
لہر ایک موج نور کی طرح اٹھ رہی ہے اور میرے تمام خیالات و جذبات
پر چھا رہی ہے ..... اس نے صرف ایک لمحہ کے لئے میری آنکھوں میں
آنکھیں ڈالکر دیکھا تھا اور یہ نگاہ میری تمام عمر کیلئے کافی ہوگی ۔ مجھے یقین
ہے کہ اس نے مجھکو پہچان لیا ۔ باوجود اس کے کہ اس نے مجھے کبھی دیکھا
نہیں تھا ۔ اور مجھکو یہ بھی یقین ہے کہ وہ مجھے پھر دیکھنا چاہتا تھا ۔

اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے بڑی سنجیدگی اور غور کے ساتھ بغیر کسی تذبذب کے مجھکو ہمیشہ کیلئے انتخاب کر لیا ہے۔"

ویروس

اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم اسی کا ذکر کر رہی ہو؟ اس کے بعد کیا ہوا؟ ... کیا تم اس سے پھر ملی ہو؟ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ عورتوں کو ورغلانے میں بڑا ملکہ رکھتا تھا اور اس معاملہ میں ہر بات کے لئے وہ تیار رہتا ہے لیکن میں کبھی یہ مان نہیں سکتا تھا کہ اس حد تک بھی وہ جرأت کر سکتا ہے۔"

مریم مجدلانی

"اس نے کوئی جرأت نہیں کی ہے۔ میں اس سے پھر نہیں ملی ہوں۔ میں اسکو پھر کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔ اس لئے کہ ہم لوگ اب ہر چیز کو چھوڑ کر جا رہے ہیں تاکہ اب ہم دونوں سب سے الگ زندگی بسر کر سکیں۔"

ویروس

(اپنی آغوش کو اور تنگ کرتے ہوئے) مجدلانی! کسی عیش و مسرت کی سرزمین میں ہم دونوں ایک جان اور دو قالب بن کر رہیں گے جہاں کی ہر چیز مسرت میں اضافہ کریگی جو چاہنے والوں پہ مسکراتی رہے گی اور حسن کو برکت دیگی"

مریم مجدلانی

(ویروس کی آغوش میں پھوٹ پھوٹ کر سسکیاں لیتے ہوئے)

میں تم کو چاہتی ہوں۔ میں جانتی ہوں"

ویروس

"آہ! میں ان آنسوؤں کو جانتا ہوں جو ایک مسرت کی وجہ سے دو دلوں میں ایک ہی وقت میں اُمڈ رہے ہیں لیکن یہاں اس دیوان خانہ میں ستونوں کے درمیان حسین روم کے سب سے زیادہ انمول جواہرات آرہے ہیں جن کو ہم بہت جلد اپنی محبت کی خبر سے حیرت میں ڈال دیں گے میرا خیال غلط نہیں ہے۔ ہمارا نیک بخت سیلانوس

وفادار اور جاں نثار ابیوس کے ساتھ آرہا ہے۔ غیر فانی دیوتاؤں کی رہنمائی میں وہ سنگ مرمر کے زینوں سے اتر رہے ہیں تاکہ وہ اپنی موجودگی سے اس خوشی کی پہلی مسکراہٹ کو جو انکی آنکھوں کے سامنے ظہور میں آئی ہے مقدس اور برگزیدہ کردیں ...."

دوسرا منظر

وہی لوگ - سیلانوس - ابیوس

سیلانوس

"یہ کہا گیا تھا۔ اور لکھا ہوا تھا کہ آج کے مبارک دن مجھے عجیب و غریب چیزیں دیکھنا نصیب ہونگی - ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ دو ایسے چاہنے والے ہنسی خوشی ایک دوسرے سے مل جائیں گے جو محبت کی رسم قدیم کے مطابق ایک دوسرے سے بھاگتے رہے ہیں..."

ابیوس

مترادورس، حریانوس اور زینو کی قسم ان دو چاہنے والوں کی خوش نصیبی

سے جس کا ہم عرصہ سے انتظار کر رہے تھے اور جس نے اب ان کے تمام
جھگڑوں کا خاتمہ کر دیا ہے ہمارے پیش نظر اس وقت زیادہ اہم امور ہیں
ان لوگوں کو تمام واقعات سے خبردار کر دیجئے اپنی پوری طاقت اور اپنے
پورے گلے سے چلا کر ان کو آگاہ کر دیجئے۔ موت کا اب کوئی وجود نہیں
رہا۔ قبریں کھل جائیں گی اور روحیں سامنے آجائیں گی، دیوتاؤں کے
چھکے چھوٹ گئے ہیں زندگی کے تمام قوانین الٹ پلٹ کر دھر دیئے
گئے ہیں ابھی ہم نے ایک عجیب و غریب معجزہ دیکھا ہے جس کو بیان
نہیں کیا جا سکتا جس کی مثال نہیں ہے کبھی سننے میں نہیں آیا ہے
جو اس وقت سے جبکہ دنیا میں روشنی پہلے پہل وجود میں آئی آج تک
کسی کے دیکھنے میں نہیں آیا اور نہ اس وقت تک دیکھنے میں آئے گا
جب تک کہ سارے دیوتا مر نہ جائیں "

سیلانوس

"ابیوس! یہ واقعہ جتنا ہی زیادہ تم کو غیر معمولی اور نادر الوجود معلوم ہو
اتنا ہی زیادہ تم کو مطمئن رہنا چاہئے اس خیال سے کہ جو بات پھر کسی کے

دیکھنے سننے میں نہیں آئے گی اس سے نہ کائنات کے اصول کی بنیاد ہل سکتی ہے اور نہ دیوتاؤں کی استقامت متزلزل ہو سکتی ہے۔"

ویروس

"مگر آخر ہوا کیا؟ انیوس آج غیر معمولی ہیجان کا شکار ہو رہا ہے اور میرے لائق استاد! آپ بھی باوجود اپنے مطمئن اور پرسکون دماغ کے۔"

انیوس

"میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا۔ اس نے ایک مُردے کو پھر سے زندہ کر دیا۔"

مریم مجدلانی

"کس نے؟"

سیلانوس

"اسی ناصری نے جس کے واپس آنے کی خبر میں تم کو دینے آیا ہوں جیسا کہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔"

مریم مجدلانی

وہ واپس آگیا؟ کب؟ کہاں ہے؟ .... تم نے اسکو دیکھا ہے؟....؟

سیلانوس

"میں ترتیب کے ساتھ تمھارے سوالوں کا جواب دیتا ہوں ۔
وہ آج صبح پھر دکھائی دیا ہے ۔ میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
اس وقت وہ میرے پڑوسی شمعون جذامی کے ساتھ ہے ۔ مجھے تعجب ہے
کہ جو ہلچل اس وقت دو تین گھنٹہ سے تمام ملک میں مچی ہوئی ہے ابھی
یہاں تک نہیں پہونچی ہے ۔ یہ سچ ہے کہ تمھارا مکان ایک اونچی پہاڑی
کے آڑ میں ہے اور اس کے اور اس جگہ کے درمیان جہاں وہ قبر ہے زیتون
کے جنگل حائل ہیں "

مریم مجدلانی

میں نے کچھ نہیں سنا ہے اور نہ مجھے کچھ معلوم ہے ۔ باوجود اس کے
کہ میں نے تاکید کر رکھی تھی مجھے کسی نے کچھ نہیں بتایا ہے ۔ مگر آخر ہوا کیا؟ ....
ایشوس تو طیبوت کی طرح پیلا پڑ گیا ہے معاملہ کیا ہے؟ اس نے کیا کہا؟

اس نے کیا کیا؟"

ابیوس

اس نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے کسی انسان یا کسی دیوتا نے نہیں کیا۔ اگر دس ہزار آدمی بھی دیوتاؤں کی قسم کھا کر اس واقعہ کو مجھ سے بیان کرتے تو میں یقین نہ کرتا۔ جب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو اب میں اس کو اسی طرح ماننے پر مجبور ہوں جس طرح کہ اپنے وجود کو۔ میں نے اسکو اسی طرح دیکھا ہے جس طرح کہ تم کو دیکھ رہا ہوں اور گویا اسی طرح چھوا ہے جس طرح کہ اس گلدان کو چھو رہا ہوں۔ اس نے بس اتنا کہا "اٹھو! نکل آؤ اور چلو" اور مردہ نکل آیا اور ہمارے درمیان چلنے پھرنے لگا"

ویروس

"شاید وہ محض دیکھنے میں مردہ تھا۔ جسکے اندر زندگی اور صحت کے کوئی امید افزا آثار نظر نہیں آتے تھے"

سیلانوس

نہیں! مجھے پورا یقین ہے کہ وہ واقعی مردہ تھا

ابیوس

وہ واقعی مردہ تھا۔ ایک ہیبت ناک مردہ....
اگر ایسا نہیں تھا تو اب میرے حواس کبھی مجھکو یہ یقین نہیں دلا سکتے
کہ سورج آسمان میں چمکتا ہے یا انسان کے جسم کے لیئے انحطاط و فساد
لازم ہے۔ وہ چار دن تک قبر میں پڑا رہ چکا تھا...۔"

میرم مجدلانی

لیکن کس نے؟ کیسے؟ کہاں ... اور ناصری نے؟ میں سب
کچھ جاننا چاہتی ہوں، اس کی جگہ سیلانوس! تم بیان کرو۔ وہ ابھی اپنے
حواس پر قابو نہیں پا سکا ....."

سیلانوس

مختصر روداد یہ ہے۔ لیکن پہلے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھ کو

اتنی حیرت نہیں ہے جتنی اَبیوس کو ہے کسی کا دوبارہ زندہ ہوجانا اسی قدر حیرت کی بات ہے جس قدر کہ ایک بچہ کا دنیا میں آنا۔ یا ایک بڈھے کا اس دنیا کو چھوڑ دینا (مجدلانی بے صبری کا اظہار کرتی ہے) میں تمھاری بے صبری کو سمجھتا ہوں۔ اس دن میں نے تم سے اپنے پڑوسی شمعون کا ذکر کیا تھا۔ وہ اس چھوٹے سے مکان میں رہتا ہے جو میری زمین سے ملا ہوا ہے اسکے ساتھ اسکی بیوی اسکی سالی اور اسکا سالا لعزر رہتا ہے۔ اس لعزر کو میں نے صرف دو تین بار دیکھا ہے اسلئے کہ وہ اکثر گھر سے باہر رہتا تھا۔ چند ہفتوں سے وہ بیمار تھا اور چار دن ہوئے کہ وہ مر گیا۔

ابیوس

"چار دن! سنا! یہ ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار کرنیکی جرأت نہیں کر سکتا۔"

سیلانوس

اور ابیوس! نہ کوئی انکار کرنے کی نیت رکھتا ہے یہ ایک چھوٹا سا گھرانہ تھا جس میں سب لوگ بڑے اتفاق یکجہتی اور خلوص کے ساتھ رہتے سہتے تھے لعزر کی موت کا سب کو بڑا غم ہوا۔ میں اپنے کوٹھے سے عورتوں کے بین کی آواز سن سکتا تھا۔ یہودیوں کی رسم کی مطابق

لعزر مرنے کے بعد پہلی رات کو دفن کیا گیا۔ اس کو لوگوں نے اس نئی قبر میں رکھا جو سامنے والی پہاڑی کے اس طرف چٹانوں میں کھودی گئی تھی اور انھوں نے قبر کے منہ کو ایک بھاری پتھر سے ڈھک دیا تھا۔ آج صبح یہ افواہ پھیل گئی کہ ناصری پھر آیا ہے۔ اور وہ مرنے والے کو پھر زندہ کرنے جارہا ہے جو کہ اس کا بڑا دوست تھا۔ ابنوس جو میرے مکان پر موجود تھا مجھ سے اصرار کرنے لگا کہ اتر کر چلیں اور دیکھیں اور ہم دونوں مجمع کے ساتھ قبروں کی وادی میں گئے۔

میرھم مجدلانی

میں جانتی تھی کہ وہ آج واپس آئے گا۔ لیکن تم نے مجھکو فوراً کیوں نہیں خبر کی جیسا کہ تم نے وعدہ کیا تھا۔"

سیلانوس

مجھے خیال ہوا کہ یہ منظر ایسا نہیں تھا جسکو ایک عورت اپنے انتہائے حسن و جمال میں دیکھنا گوارا کرے۔ اسکے علاوہ اندیشہ تھا کہ اس جوشیلے مجمع میں تمھارے آنے سے کہیں پھر وہی شورش

چھپ جائے، کیونکہ ایک کثیر مجمع تھا جو چپ چاپ مگر شہد کی مکھیوں کے ایک دل کی طرح بھنبھناتا ہوا ناصری کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آگے آگے لعزر کی دونوں بہنیں تھیں۔ میں اور ایپوس دونوں ایک پتھر کی چٹان پر چڑھ گئے جو جھاڑیوں کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اور جہاں سے ہم بغیر یہودیوں کو چوکنا کئے ہوئے سب کچھ دیکھ اور سن سکتے تھے انھوں نے ناصری کو قبر دکھا دی وہ وہاں رکا اور سر جھکا کر بیٹھ گیا۔"

ایپوس

"وہ رو رہا تھا لوگ بھیڑ میں آہستہ آہستہ کہہ رہے تھے "دیکھو! وہ اس کو کس قدر چاہتا تھا" لیکن کوئی جانے کی ہمت نہ کرتا تھا۔ وہ اس سے دور دور اس کے گرد حلقہ باندھے کھڑے تھے جیسے کسی ڈراؤنی چیز کے گرد......"

سیلاپوس

ناصری نے پھر کہا تم لوگ اس پتھر کو ہٹا دو" اور دو آدمی قبر کی طرف بڑھے

ابیوس

آپ اس کو بھول گئے کہ اس وقت مرنے والے کی ایک بہن نے دہشت زدہ ہو کر زار و قطار روتی ہوئی ناصری کا بازو پکڑ لیا اور کہنے لگی "خداوندا! وہ سڑ گیا ہے اور اس میں عفونت پیدا ہو چکی ہے اسلئے کہ اسکو مرے ہوئے چار دن ہو گئے۔" ناصری نے جواب دیا — میں اس کا ایک لفظ بھی نہیں بھولا ہوں — کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ اگر تجھکو ایمان لاتا ہے تو خدا کا جلال دیکھ؟ تم لوگ پتھر ہٹا دو۔"

مریم مجدلانی

"یہ لعزر کی بہن کون ہے؟ کیا وہ شمعون کی بیوی ہے؟"

سیلانوس

"نہیں یہ دوسری بہن ہے۔ اس کا نام مریم ہے۔ اور جب تک ناصری بیت عنیا میں رہتا ہے وہ ایک گھڑی بھی اسکو نہیں چھوڑتی"

مریم مجدلانی

"وہ جوان ہے؟"

سیلانوس

"شمعون کی بیوی سے چھوٹی ہے"

مریم مجدلانی

"تم نے اسکو دیکھا ہے؟ تم اسکو جانتے ہو؟"

سیلانوس

"میں اس سے کئی مرتبہ مل چکا ہوں اور باتیں کر چکا ہوں۔ لیکن اس پتھر کی بات رہی جاتی ہے۔ وہ پتھر بہت بھاری اور چپٹا تھا اور غار کی دیواروں میں جکڑا ہوا تھا۔ دو آدمی اسکے نیچے لٹھے لگا لگا کر اس کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگے۔ پہلے وہ اپنی جگہ اٹل تھا مگر آخر کار وہ پورا پتھر گر پڑا۔"

ایپوس

"ہم لوگ بالکل قریب ہی تھے اور غار کے کنارے جھکے ہوئے اندر کی طرف جھانک رہے تھے۔ ان تمام دیوتاؤں کی قسم ہے جو آسمان سے دنیا اور انسان پر حکومت کرتے ہیں۔ اس وقت میں محسوس کر رہا تھا

کہ اس مردہ آدمی کی مہیب سانس میرے چہرے سے لگ کر گزر رہی ہے"

مریم مجدلانی

"تم نے اس مردہ شخص کو دیکھا؟"

ابیوس

اسی طرح جس طرح اس وقت میں تم کو دیکھ رہا ہوں

ویروس

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم لوگ سنجیدگی کے ساتھ ان باتوں میں کیسے دلچسپی لے سکتے ہو جو دیوانوں کی بے تکی دنیا میں واقع ہوتی ہیں جہاں جادو، نظر بندی اور جھوٹ کے سوا کسی چیز کا وجود نہیں۔

ابیوس

تحت الثریٰ اور فرسیفونی کی قسم جو کچھ میرے حواس نے محسوس کیا وہ کوئی دھوکا نہیں تھا۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں۔ لاش اس جگمگاتی روشنی میں صاف نظر آ رہی تھی تمام غار پر محیط تھی۔ غار میں لاش ایک سخت اور ٹھوس مورت کی طرح پڑی ہوئی تھی جس کی صورت بگڑ گئی ہو اور کفن

میں اچھی طرح لپٹی ہوئی تھی۔ چہرہ پر ایک رومال پڑا ہوا تھا سارا مجمع ایک قوس کی شکل میں قطار باندھے کھڑا تھا رہ رہ کر آگے کی طرف بڑھتا تھا اور پھر پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ لوگ آگے کی طرف جھکتے تھے ہزاروں گردنیں آگے بڑھتی تھیں مگر کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ قریب آئے ناصری تنہا سب سے آگے کھڑا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ چند کلمے اپنی زبان سے کہے جن کو میں سمجھ نہ سکا۔ اور پھر لاش کو مخاطب کر کے ایسی آواز میں جس کی گہری قوت کو میں کبھی بھول نہیں سکتا کہا

"لعزر! نکل آؤ!"

مریم مجدلانی

"کیا وہ نکل آیا"

ابیوس

ہم صرف ہوا کی سرسراہٹ جو لوگوں کے کپڑوں سے پیدا ہو رہی تھی اور ان عورتوں کی بھنبھناہٹ جو قبر میں بکھر گئی تھیں سن سکتے تھے ہر شخص کی نگاہیں اس طرح لاش پر جمی ہوئی تھیں کہ گویا میں ان کی غیر متزلزل

کرنیں دیکھ رہا تھا جس طرح اندھیرے کمرے میں سورج کی کرنیں دکھائی دیتی ہیں۔ یکایک سب کچھ واضح ہوگیا۔ کتنی دہشت انگیز اور گھناؤنی انسانیت سے بلا تر بات تھی۔ مردہ تعمیل حکم کے لئے پہلے تو آہستہ سے دہرا ہوگیا۔ پھر ان پٹیوں کو کھول کر جو اسکی ٹانگوں سے بندھی ہوئی تھیں مجسم کی مورت کی طرح سر سے پاؤں تک سفید کھڑا ہوگیا اسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور منہ ڈھکا ہوا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم کرکے جو بہت غیر مانوس معلوم ہوتے تھے، اسی روشنی کی مدد سے وہ قبر سے باہر نکل آیا۔ دہشت زدہ مجمع بغیر اسپر سے نظر ہٹائے ہوئے الٹے پاؤں بھاگنے لگا ناصری نے کہا: "اسکو اک دم کھول دو اور چلنے دو" دونوں بہنیں بھیڑ سے نکل آئیں اور دوڑ کر اپنے بھائی سے لپٹ گئیں۔"

مریم مجدلانی

"اور وہ؟"

ابیوس

"وہ لڑکھڑا رہا تھا اور قدم قدم پر ٹھوکر کھا رہا تھا؟ ..."

مریم مجدلانی

"لیکن ناصری؟ ---- "

ابیوس

"وہ پھر بغیر کچھ کہے سنے وہاں سے چلا گیا اور شمعون کے مکان میں داخل ہوگیا۔"

ویروس

"اور وہ مردہ؟ وہ کیسے گیا؟"

ابیوس

"دونوں بہنیں دہشت زدہ تھیں۔ انھوں نے اندھوں کی طرح اضطراری طور سے ٹٹول کر رومال اور کفن کو کھول دیا اس کے بعد اس کو سنبھال کر اور سہارا دے کر اسی گھر میں لے گئیں۔ بھیڑ صرف اپنی آنکھوں سے ان کے ساتھ جا سکی۔ کسی کی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا۔ وہ دو بہنیں بھی اس مرے ہوئے آدمی سے کچھ نہ بولیں۔"

مریم مجدلانی

"اور ناصری؟ اسکو پھر کہیں دیکھا گیا یا نہیں؟"

سیلانوس

"وہ شمعون کے گھر سے باہر نہیں نکلا ہے - سارا مجمع باغ میں اور سڑک کے کنارے اس کا انتظار کر رہا ہے - تھوڑی دیر کے سکتے کے بعد رد عمل شروع ہوا اور سب لوگوں میں دوا دوش ہونے لگی"

ابیوس

اور یہ بھی اصل معجزہ سے کچھ کم عجیب و غریب نہیں تھا پہلے تو سارے مجمع میں ہر طرف کانا پھوسی شروع ہوئی جس سے ایک غیر واضح اور خاموش شادمانی کا اظہار ہوتا تھا پھر جیسے یکایک آسمان کے تلے کسی نئی حقیقت کا انکشاف ہوا ہو سب کے سب خوشیاں منانے لگے - کانا پھوسی نے شور و غل کی صورت اختیار کرلی جس میں ایک دوسر کی بات سمجھائی نہیں دیتی تھی - عورتیں بچے اور خاصکر بڈھے پاگلوں کی طرح شور مچا رہے تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس موت کو اپنے

باتوں سے بچل رہے ہیں جس کو کسی دیوتا نے ابتدائے آفرینش سے لیکر اسوقت تک پہلی مرتبہ شکست دے کر گرا دیا ہے۔ ابتک قبرستان اور اسکے نواح میں ایک مبہم شور پھیلا ہوا ہے اور ہرقولیس کی قسم اگرچہ ہم لوگ صاف بچکر نکل آئے ہیں میں اپنے بدترین دشمن کو بھی یہ صلاح نہیں دونگا کہ وہ اسوقت وہاں جاکر رومی عبا اور اسلحہ کو خطرہ میں ڈالے"

ویروس

"تیس؟"

ابیوس

"اور کیا چاہتے ہو؟"

ویروس

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس سے ثابت کیا ہوتا ہے؟"

ابیوس

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ انسان جس نے اس موت کو فتح کیا جو اب تک دنیا کو فتح کئے ہوئے تھی ہم سے اور ہمارے دیوتاؤں

سے زیادہ قوی اور توانا ہے۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس کو دل سے سنیں اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنائیں۔

سیلانوس

ابیوس! میں اپنی زندگی کو ضرور اس کے مطابق بنالوں اگر مجھے یقین ہو جائے کہ وہ جو کچھ تعلیم دیتا ہے وہ جو کچھ کہ اس سے پہلے ہی میں سیکھ چکا ہوں اس سے بہتر ہے۔ وہ قبر کی تہ سے مردہ کو پھر سے جلا کر نکال لایا۔ اس سے یہ تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہمارے قدیم حکما سے قوت میں بڑا ہے۔ لیکن یہ کہیں سے نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ان سے حکمت اور معرفت میں بھی سبقت لے گیا ہے۔ ابھی ہم کو خاموشی اور سکون کے ساتھ ہر بات کا انتظار کرنا چاہئے۔ ایک بچہ کے لئے بھی انسان کے قول و فعل میں اس عنصر کو دیکھ لینا مشکل نہیں ہے جو حسن و خیر کو بڑھاتا یا گھٹاتا ہے۔ اگر وہ مجھے قائل کر دے کہ میری اب تک کی زندگی سراسر غلط اور نادرست تھی تو میں اپنے کو درست کرلونگا اس لئے کہ میرا کام ہی حق کی تلاش کرنا ہے۔ لیکن اگر اس وادی خموشاں کے بام

مُردے نکل کر اس کی تائید کریں اور کسی ایسی حقیقت کی شہادت دیں
جو اس حقیقت سے فروتر ہو جس کو میں پہلے سے جانتا ہوں تو بھی ان
کی باتوں کا یقین نہیں کروں گا۔ مُردے چاہے سوتے رہیں چاہے جاگ
اٹھیں میری نظر میں ان کی کوئی وقعت نہیں اگر وہ مجھے یہ نہیں بتا سکتے
کہ اپنی زندگی کو اس سے بہتر کس طرح بنایا جائے .....“

مریم مجدلانی

”سنو!“

ویروس

”یہ کیا ہے؟“

ابیوس

”میں پتھروں کے ڈھلکنے کی آواز سُن رہا ہوں۔“

ویروس

”یہ تو کسی مجمع کا شور معلوم ہوتا ہے“

مریم مجدلانی

"وہ آرہا ہے!"

ابیوس

(کمرہ کے پہلے ستونوں کے قریب جاکر) "یہاں سے دیوار پر سے جھک کر ہم سامنے والے احاطہ کا منظر دیکھ سکتے ہیں میں ان کو دیکھ رہا ہوں ..."

مریم مجدلانی

(پیلی پڑ جاتی ہے اور اسکے قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ وہ چند قدم آگے بڑھتی ہے اور گھور کر منظر کی طرف دیکھتی ہے) "ہاں!---"

ابیوس

"وہ گرد میں اٹے ہوئے ہیں۔ پھاٹک کی طرف دو تین ہزار کا مجمع اکٹھا ہو رہا ہے میرا خیال ہے یہ سب وہی لوگ ہیں جو قبرستان میں تھے۔"

ویروس

"وہ یہ جرات نہیں کر سکتے"

مریم مجدلانی

"ویروس!"

ویروس

"مجدلانی! ڈرنے کی کوئی بات نہیں - اس مرتبہ تمھیں تنہا بچاؤں گا"

ایبوس

وہ کسی قدر فاصلہ پر ایک شخص کے پیچھے آرہے ہیں جو سر سے پاؤں تک سفید لباس پہنے ہوئے ہے اور احاطہ میں داخل ہو رہا ہے -

ویروس

"لیکن احاطہ کا پہرہ دار کیا کرتا ہے؟ کیا وہ اس کو روکے گا نہیں؟"

ایبوس

ہاں ..... وہ اب آگے بڑھا - وہ کر کیا رہا ہے؟ معلوم ہوتا ہے

اسپر ہیبت طاری ہے۔ دیکھو وہ یکایک رُک گیا اور بغیر کچھ کہے ہوئے اس شخص کو راستہ دیدیا۔"

ویروس

"اور اسکے پیچھے سارا مجمع آرہا ہے اب وہ دوسرے احاطہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان یہودیوں کی گستاخی حد سے بڑھ گئی ہے روم میں "ساطر نیلیہ" کے موقع پر بھی ہم اس طرح بھیڑ کو گھس آنے کی اجازت نہیں دیتے سب غلام کیا کر رہے ہیں؟"

مریم مجدلانی

"یہ وہی ہے؟"

سیلانوس

"کون؟"

مریم مجدلانی

"ناصری!"

سیلانوس

"میرا خیال ہے کہ وہ نہیں ہے۔ یہ اس کی چال نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ......"

ابیوس

"وہ دیکھو! وہ وہاں صنوبر کے درختوں کے سایہ میں ہے ....."

سیلانوس

وہ سیدھے ہماری طرف آ رہا ہے"

دیروس

"وہ نزدیک سے نزدیک راستہ سے آ رہا ہے"

وہ ان زینوں پر چڑھ رہا ہے جو دیوار کے کنج میں ہیں۔ وہ بالکل بے تکلف معلوم ہوتا ہے۔ خیر سب غلام دوڑ پڑے تاکہ اسکو دیوان خانہ میں آنے سے باز رکھیں"

مموسم مجدلانی

"چپ! چپ میں تم سے التجا کرتی ہوں۔"

ویروس

"کیا بات ہے؟"

اپیوس

"وہ قریب آرہا ہے، کس قدر پیلا ہو رہا ہے..."

سیلانوس

"میرا خیال ہے کہ یہ...."

مریم مجدلانی

"کون ہے؟"

سیلانوس

"یہ وہ دوسرا شخص ہے جس کو وہ...."

مریم مجدلانی

"لعزر؟"

سیلانوس

"ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔"

ویرودس

اس کو ہم سے کیا کام ہے؟ .... مُردوں کی روحیں دن دوپہر اس طرح چلا پھرا نہیں کرتیں۔ کس قدر ہیبتناک صورت ہے؟"

مریم مجدلانی

"چپ! چپ!"

سیلانوس

"وہ یہ پہونچا!"

تیسرا منظر

وہی لوگ لعزر۔ دیوان خانہ کی پشت پر غلام کچھ اور فاصلہ پر یہودیوں کی بھیڑ جو اچھی طرح دکھائی نہیں دیتی مگر جس کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک محیط خاموشی۔ لعزر دیوان خانہ کے اس سرے سے اس طرف آ رہا ہے۔ وہ نہ داہنی طرف دیکھتا ہے نہ بائیں طرف غلام جو دوڑ کر آخری ستونوں کے درمیان آ گئے ہیں اس طرح حلقہ باندھ لیتے ہیں گویا اس کا راستہ روک رہے ہیں۔ لیکن جب قبر سے

اٹھا ہوا آدمی جس کو ان لوگوں کی موجودگی کا کوئی احساس نہیں
معلوم ہوتا قریب آتا ہے تو یہ سب ایک ایک کر کے پیچھے ہٹ جاتے
ہیں۔ لعزر ڈیوڑھی کی پشت کی طرف سے داخل ہوتا ہے اور دہلیز
پر رک جاتا ہے جو تین زینے اونچی ہے۔ مریم مجدلانی پیچھے کی طرف
ہٹتی ہے اور آگے کے ایک ستون سے لپٹ کر بے حس و حرکت
کھڑی ہو جاتی ہے۔ لیکن ویروس اپنی تلوار کو قبضہ کی طرف پکڑے
ہوئے لعزر کی طرف بڑھتا ہے اور اس چھائے ہوئے سکوت
کو دور کرتا ہے :۔

ویروس

(تحکم کے لہجہ میں) "تم کون ہو؟ ... (لعزر کوئی جواب نہیں دیتا)
تم جواب نہیں دیتے؟ ... ٹھیک ہے جس بات کا اقبال کرنے کی
ہمت نہ پڑے اس پر سکوت کا پردہ ڈالے رہنا بہت آسان ہے۔ لیکن
اگر تم کو کچھ کہنا نہیں ہے تو تمہارا یہاں کوئی کام نہیں۔ خیریت یہ ہے کہ
تم پر مجھ کو غصہ سے زیادہ ترس آ رہا ہے۔ چلے جاؤ!"

سکوت از سرِ نو چھا جاتا ہے جواب پہلے سے زیادہ گہرا ہے

لعزر

(مریم مجدلانی سے، اسی آواز میں جس نے ابھی انسانی لہجہ نہیں اختیار کیا ہے) "چلو! خداوند تم کو بلاتے ہیں۔"

مجدلانی ستون سے الگ ہو جاتی ہے جس کا سہارا لئے ہوئے تھی اور لعزر کی طرف تین چار قدم جاتی ہے جیسے خواب میں چل رہی ہو۔

ویروس

(راستہ روک کر) "تم کہاں جا رہی ہو؟"

مریم مجدلانی

(بڑی مشکل سے اپنے حواس درست کر کے دبی ہوئی کپکپاتی آواز میں جس کو وہ سخت اور قوی بنانے کی بیکار کوشش کرتی ہے) جہاں کہیں وہ کہے ....."

ویروس

"نہیں! جب تک میں یہاں ہوں اس وقت تک یہ نہیں ہو سکتا!

مریم مجدلانی

(بے اختیار اور دیوانہ وار اپنے کو ویردس کی آغوش میں ڈال کر) ویردس

ویردس

(اسکو بھرپور لپٹا کر) ڈرو نہیں مجدلانی جب تک تم اس آغوش میں ہو تم کو کوئی خطرہ چھو نہیں سکتا۔ اس ملک کا جنون یہاں کی وباؤں سے زیادہ متعدی اور یہاں کی کوڑھ سے زیادہ ہٹیلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دوسروں کی طرح ایک رومی کے ہوش و حواس محض اس گندی سانس پر پراگندہ نہیں ہو جاتے جو ایک قبر سے نکلی ہو۔ اب ہم اس معاملہ کا خاتمہ ہی کر دیں (لعزر سے) میں تم کو اپنی تلوار سے چھونا بھی نہیں گوارا کروں گا۔ یہ تلوار لاشوں سے متنفر ہے۔ ہاں اس وقت بھی جبکہ وہ چلنے لگیں اور وہ تجارت شروع کر دیں جو تم کر رہے ہو۔ یہ تو ان غلاموں کا کام ہے کہ تم کو پھر تمھاری قبر کا راستہ دکھا دیں۔ غلامو سب کہاں ہیں؟ ... لیکن جانے سے پہلے ادھر دیکھ لو اور جا کر اپنے خدا سے کہہ دو کہ جس عورت کی اس کو ہوس ہے دیوتاؤں کی قسم اس پہ ۔۔

ذوق کی کمی ہے نہ جرأت کی۔ وہ اس آغوش میں پناہ لے چکی ہے یہ آغوش اس کو آخر تک اس کے وحشیانہ جادو اور طفلانہ منتروں سے محفوظ رکھے گی۔ اس کے علاوہ اس سے یہ بھی کہہ دینا جو اب میں کہنے جا رہا ہوں وہ شاید سمجھ جائے گا اس کی زندگی جواب اس واقعہ کے بعد زیادہ دنوں تک نہیں رہ سکتی ہے ایک قلم انھیں ہاتھوں میں ہے جو اس وقت تم کو یہاں سے نکال رہے ہیں۔ مجھے جو کہنا تھا کہدیا۔ بس جاؤ وہ تمھارے ساتھ نہیں جائیگی۔

میرم مجدلانی

(تڑپ کر اپنے کو ویروس کی آغوش سے جدا کر لیتی ہے اور اس کوشش میں اسکے بال کھل کر اسکے شانوں پر بکھر جاتے ہیں) "ہاں!"

ویروس

(اس کو زبردستی روک کر) اسکے کیا معنی ہیں؟ ۔ تو تم چاہتی ہو؟ ..... (مجدلانی سر کی جنبش سے اقرار کرتی ہے) اب میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ..... تم اس ..... لی ہوئی تھیں ..... اور اس بے صبری اور

بیتابی کے ساتھ تم اسی کا انتظار کر رہی تھیں جو مجھے اس قدر دلکش نظر آ رہی تھی۔ کون یقین کر سکتا ہے کہ یہودیہ کی سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ دولتمند اور سب سے زیادہ مغرور عورت بغیر پہلے سے طے کئے ہوئے اس کریہ المنظر اور نفرت انگیز قاصد کے صرف ایک اشارہ کو اس طرح مان لے گی جو ایک ایسے شخص کا بھیجا ہوا ہے جس کو اس نے صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے۔ بس! بہت ہو چکا ..... میں نے دیکھ لیا۔ میں سمجھ گیا۔ جاؤ تم اس کو چاہتی ہو! .....

مریم مجدلانی

"نہیں نہیں! میں تم کو چاہتی ہوں لیکن وہ! ....."

ویروس

"ہاں لیکن وہ؟ ....."

مریم مجدلانی

(ویروس کے قدموں پر گر کر سسکتے ہوئے) اس کے ساتھ "بالکل دوسری بات ہے"

ویروس

سب ٹھیک ہے اٹھو میں تم کو زبردستی روکنا نہیں چاہتا
لیکن میں یقین نہیں کرسکتا تھا کہ تم اس نوبت کو پہونچ گئی ہو۔ میں
تمہارے یہودی جال میں آگیا۔ تم اس مجمع کو وہاں برساتی کے نیچے
کھڑی دیکھ رہی ہو جو اپنے قیدیوں کی نگرانی کررہے ہیں؟ میں رومی
مملوکات کو ناپاک نہ ہونے دونگا۔ مجھے تم سے کوئی کینہ نہیں ہے
محبت ایسا آناً فاناً میرے اندر مردہ نہیں ہوسکتی۔ میرے اندر عورت
سے زیادہ عزم و استقلال ہے۔ میں تمہاری نگرانی کرتا رہوں گا۔ میں
خوب جانتا ہوں کہ ابھی اسکا خاتمہ کرکے میں اس عورت کو بچا سکتا ہوں
جس کو وہ مٹانا چاہتا ہے۔ اسکو گمان بھی نہیں کہ اس کی زندگی میرے
اختیار میں ہے کیونکہ اب تک میں ترس یا بے پروائی کے سبب سے
ان خطروں کو روکے رہا ہوں جو اسکے سر پر منڈلا رہے ہیں لیکن
اب چونکہ خود اس نے ابتدا کی ہے اور میرے عیش میں رخنہ ڈالا
ہے میں ان خطروں میں اپنی مایوس اور ناکام محبت کا زور بھی صرف

کردونگا - اب جاؤ اور اپنے قبر سے اٹھے ہوئے رہبر کے ساتھ اپنی راہ لو - زیادہ عرصہ نہیں گزرنے پائے گا کہ ہم پھر ملیں گے ۔"

لعزر دھیرے دھیرے دیوان خانہ سے باہر نکل جاتا ہے - مجدلانی بغیر کچھ کہے ہوئے، بغیر کوئی اشارہ کئے ہوئے بغیر ادھر ادھر نظر ڈالے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔ تمام حاضرین پر گہرا سکوت طاری ہے -

ابیوس

(بڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد) "آج ہم نے ایک سے زیادہ ایسی باتیں دیکھی ہیں جو اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئی تھیں"

سیلانوس

"سچ ہے ابیوس! اور یہ بھی اسی قدر حیرت انگیز واقعہ ہے جس قدر کہ مردے کا جی اٹھنا ...."

(پردہ)

تیسری تمثیل

یوسف آرمی کا مکان - کھانے کا کمرہ جس میں آخری طعام ہوا - پشت پر کھڑکیاں - داہنے اور بائیں دروازے - بھدی رومی عمارت - چراغ روشن ہیں - چھبیس اپریل کی رات کا آخری حصہ

پہلا منظر

نیقودیموس - لاوی عامی - شمعون جذامی - لعزر جو مُردہ سے زندہ ہو گیا - کلیوفاس - دکنیوس - وہ شخص جو اندھا پیدا ہوا تھا - بارتیمیوس - یریکو کا اندھا - جراسہ کا مجنوط الشیطان - بیت صیدا کا نامرد - وہ جس جس نے علیندھر سے شفا پائی - وہ شخص جس کا ہاتھ سوکھ گیا تھا شمعون پطرس کی ساس - مریم کلیوفاس - سلمیٰ زبدی کی بیوی - سوسن - کئی گمنام مرد اور عورتیں جو معجزے سے

چنگی ہوئیں۔ چند کبڑے، اپاہج، اندھے، کوڑھی اور مفلوج ہو چنگے ہونے کے منتظر ہیں۔ چند بھکاری۔ دو تین بیسوائیں۔ یہ سب لوگ یسوع کی گرفتاری اور طرح طرح کی بری افواہوں سے جو پھیل رہی ہیں دہشت زدہ ہیں۔ یہ سب کمرہ کی پشت پر جمع ہیں اور آپس میں کچھ کانا پھوسیاں کر رہی ہیں۔ مارتھا لعزر کی بہن داخل ہوتی ہے۔

مارتھا

(دہشت زدہ اور سراسیمہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے)

"میں نے اس کو دیکھا ہے"

ایک ہلچل۔ سب دیوانہ وار مارتھا کو گھیر لیتے ہیں۔

نیقودیموس

"وہ کہاں ہے؟"

مریم کلیوفاس

"کیا اس نے سزا بھگت لی؟"

سلمٰی

"وہ کہتا کیا ہے؟"

مارشہ

"تیری بہن کہاں ہے؟"

مریم کلیوفاس

وہ اپنی ماں کے پاس ہے۔ ہمارے میزبان کے کمرے میں
اس کی ماں مارے صدمہ کے چور ہو گئی ہے ......"

مارشہ

دا ایک ٹکڑی کے پاس جا کر نہیں سڑک بالکل خالی ہے۔
میں نے دور تک چکر لگایا..."

نیقودیموس

"تم نے اس کو کہاں دیکھا تھا؟ ....."

مارتھہ

وہ اناس کے محل سے نکل رہا تھا۔۔۔ میں قصر کا ئفا تک اس کے پیچھے پیچھے گئی۔۔۔۔ معلوم ہوتا ہے وہ لوگ ہماری تلاش میں ہیں۔۔۔۔ لعزر سے جو مر دے سے زندہ ہوا ہے ان کو خاص عداوت ہے۔۔۔۔ وہ کہاں ہے؟۔۔۔"

نیقودیموس

(اندھیرے میں لعزر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) "یہ ہے ہم لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔۔"

مارتھہ

وہ لوگ اس فکر میں ہیں کہ ان سب کو گرفتار کر لیا جائے جو لوگ اس کے ساتھ گئے تھے قانون کے مطابق ان لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب کو سنگسار کریں۔۔۔۔ وہ ان کو سزا دیں گے جو جلیل سے آئے ہیں۔۔۔۔"

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) نہیں! میں نہیں ہوں۔"

دوسرا

"اور نہ میں ہوں۔ میں "بیت عنیا" کا رہنے والا ہوں۔"

باتمیوس

"اور میں یریکو سے آیا ہوں"

وہی شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) ہم سب کا ایک جا پایا جانا ٹھیک نہیں ہے۔"

نیقودیموس

"پھر ہم کہاں جائیں۔"

وہی شخص

جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم ہر جگہ یہاں سے محفوظ رہیں گے۔

دوسرا

وہ لوگ ہم کو نہیں جانتے مجھ کو اس کے ساتھ کسی نے کبھی نہیں دیکھا ہے

ایک عورت

"اور نہ مجھکو کسی نے اس کے ساتھ کبھی دیکھا ہے۔ اس نے مجھکو صرف چنگا کیا ہے۔ میں جھک کر دوہری ہو گئی تھی اس نے مجھکو سیدھا کر دیا ۔۔۔۔۔۔"

ایک مرد

"میں نے اس کو صرف ایک بار دیکھا ہے اور وہ اس وقت جبکہ اس نے مجھ سے کہا "اٹھ! اور اپنی چارپائی اٹھا کر اپنے گھر جا!" میں وہی شخص ہوں جس کو لوگوں نے ایک چارپائی پر لٹا کر چھت سے نیچے گرا دیا تھا۔ اب میں اور لوگوں کی طرح چل پھر رہا ہوں" (دروازہ کی طرف رخ کر رہا ہے اور باہر نکل جاتا ہے اسکے پیچھے پیچھے وہ سب چلے جاتے ہیں جو مجمع سے چنگے ہوئے ہیں اور جو اس سے پہلے بول چکے تھے)

ایک مریض

یہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔ ہم کو بھی کوئی نہیں جانتا ۔۔۔۔۔

میں یہاں اپنی بخشش سے صحت پانے آیا تھا۔ مجھے اس کا موقع
نہیں ملا کہ اس کو چھو سکوں۔" وہ بھی دروازہ کی طرف جاتا ہے)

مارتھا

"تم کو شرم نہیں آتی۔"

مریض

(چوکھٹ پر ٹھٹھکتے ہوئے) شرم کس بات کی؟ ..... اس سے
فائدہ کیا کہ جن لوگوں کو اس نے چنگا کیا ہے وہ خواہ مخواہ اسکے چلتے
اپنی جان دیں؟ (چلا جاتا ہے)

دوسرا شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) وہ ہمارے لیے کچھ نہیں کر سکتا
اور ہم اسکے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔"

ایک کبڑا

ہاں وہ ہم کو بچاتا کیوں نہیں؟ ..... وہ ہر وقت اپنے باپ
اور فرشتوں کے نام تسبیح پڑھا کرتا ہے۔ اسکے وہ فرشتے اب کہاں گئے؟

نیقودیمس

"یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ اس کی گھڑی آئی نہیں ہے"

کبڑا

اس کی گھڑی کب آئے گی ..... جب وقت نکل جائیگا؟
مجھے انتظار کرنے کی فرصت نہیں ہے ......" (چلا جاتا ہے)

نیقودیموس

جن لوگوں کو اس سے محبت نہیں ہے وہ سب چلے جائیں
...... ابن آدم اس وقت آموجود ہوگا جس کی تم کو توقع بھی نہ ہوگی۔

کلیوفاس

"اس کی بادشاہت اس کی دنیا نہیں ہے"

ایک اندھا

"اسکی بادشاہت کھو چکی ......"

نیقودیموس

اس نے کہا تھا کیا پانچ پیسے یا دو پیسے پر نہیں بکتیں اور ان

سے ایک بھی خدا کے سامنے بھلائی نہیں جاتی۔۔۔"

کلیوفاس

اس نے کہا تھا فکرمند اور اندیشہ ناک نہ رہو۔۔۔"

نیقودیموس

اس نے کہا تھا اگر کوئی شخص میری باتوں کو یاد رکھے تو وہ موت کا منہ نہیں دیکھے گا"

اندھا

لیکن اس نے یہ بھی کہا تھا مردوں کو اپنے مُردے گاڑنے دو" (وہ راستہ ٹٹولتا ہوا دروازے کی طرف جاتا ہے اور پھر باہر نکل جاتا ہے)

ایک لنگڑا

میں بھی جاتا ہوں ڈر کے مارے نہیں بلکہ اس لیے کہ جلوس اور اس کا پتہ لگاؤں

دوسرا

میں بھی چلتا ہوں (چلے جاتے ہیں)

ایک کوڑھی

"ہم سے کس نے کہا تھا کہ ہم یہاں ٹھہریں اور اسکا انتظار کریں"

نیقودیموس

"شمعون پطرس نے"

کوڑھی

"شمعون پطرس ہے کہاں؟ ---- اسکی تو صورت بھی مشکل سے نظر آتی ہے"

مارتھا

وہ کاہن اعلیٰ کے مکان میں آتش دان کے پاس تھا۔

نیقودیموس "اور یوحنا"؟

مارتھا "میں نے سنا ہے کہ وہ آنا اس کے مکان میں تھا"

نیقودیموس

اور جب تم نے خداوند کو دیکھا تو وہ کیا کر رہا تھا؟ -

مارشہ

میں اس کی صرف ایک جھلک دیکھ سکی جبکہ وہ باہری
کمرہ میں ستونوں کے درمیان سے گزر رہا تھا۔ اس کے گرد ایک
بہت بڑا مجمع تھا......"

مریم کلیوفاس

"کیا اس نے بھی تم کو دیکھا؟ ....."

مارشہ

ہاں وہ مجھکو دیکھ رہا تھا....

تیقودیموس

وہ آزاد نہیں تھا؟

مارشہ

اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے...."
رومی سپاہی اس کو مار رہے تھے تاکہ وہ جلد جلد
قدم اٹھائے

مریم سلمیٰ

آہ! .....''

کلیوفاس

اور دوسرے لوگ ۔ وہ بارہوں آدمی ۔ وہ کہاں ہیں؟....''

مارشہ

کسی کو نہیں معلوم ۔ وہ سب خوف زدہ ہو گئے ہیں ....
میں نے سنا ہے کہ طوماس اور یہودہ جلیل کو بھاگ گئے ہیں ..''

نیقودیموس

اور مریم مجدلانی؟ اس کو بھی کہیں دیکھا ہے؟ ....''

مارشہ

نہیں! لیکن یعقوب اس سے ملا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ
اس غم سے وہ پاگل ہو گئی ہے ۔ وہ آناس کے محل میں چلا چلا
کر رو رہی تھی، کپڑے پھاڑ رہی تھی اور دیواروں سے سر پھوڑ
رہی تھی ۔ نوکروں نے اس کو باہر نکال دیا اور اس وقت سے کسی

کو کچھ نہیں معلوم کہ وہ کیا ہوئی؟ ایک غریب آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رومیوں کے ٹولے میں ماری ماری پھر رہی تھی۔

نیقودیموس

کیا اس کو معلوم ہے کہ ہم لوگ یہاں ہیں؟"

مارتھہ

ہاں شمعون پطرس نے اس کو خبر کردی ہے ..."

ایک مریض

اب اگر وہ آئے تو اس کو نہ جانے دو۔ وہ ہم پر مصیبت لائے گی۔ وہ خطرناک عورت ہے اور سمجھتی نہیں کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) گلی میں کچھ لوگ قطار باندھے چلے آرہے ہیں.... میں اسلحہ کی جھنکار سن رہا ہوں۔ لوگ ہم کو گرفتار کرنے آرہے ہیں جن لوگوں سے بھاگتے بنے وہ بھاگ جائیں .... (نیقودیموس سے جو کھڑکی کی طرف جا رہا ہے)

کھڑکیوں کے قریب مت جاؤ، تم پہچان لئے جاؤ گے ....."

بارتیمیوس

میں جاتا ہوں مجھے لوگ نہیں پہچانتے - میں یریکو کا رہنے والا ہوں .... کھڑکی سے گلی کی طرف جھانکتا ہے) ایک سپہ سالار کے ساتھ بارہ سپاہی ہیں .... چپ! بولو نہیں!"

نیقودیمس

کیا وہ رکتے معلوم ہوتے ہیں؟ ....."

بارتیمیوس

نہیں وہ چلے جا رہے ہیں .... اب گلی میں کوئی نہیں رہ گیا .... ہاں! .... اس طرف سے ایک شخص اور آرہا ہے - شور نہ کرو .... یہ ایک عورت ہے - اور اس کے ساتھ چار مرد ہیں - .... ارے میں تو ان کو جانتا ہوں - مریم مجدلانی - یوسف آرامی - یعقوب .... اگر میں غلطی نہیں کرتا اور اندریاس اور شمعون ذیلوتیس .... وہ پھر پھر کر چاروں طرف دیکھ رہے ہیں ..... اب

وہ دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔ پیچھے جاؤ اور دروازہ کھول کر ان کو اندر لے آؤ۔

دوسرا منظر

وہی لوگ۔ مریم مجدلانی۔ یوسف آرامی۔ یعقوب
اندریاس۔ اور شمعون ذیلوتیس

مریم مجدلانی

(حواس باختہ، بال پریشاں ننگے پاؤں کپڑے پھٹے ہوئے) تم لوگ کل کتنے ہو؟ ---- کیا تم تیار ہو؟ ---- تم لوگ اب تک میرے انتظار میں کیا کرتے رہے ہیں میں نارالطائیہ سے آرہی ہوں۔ رومیوں کے ٹولے میں فوجی افسر نہیں تھا ----- لیکن میں اسکے دوست ایبوس کے پاس گئی ہوں --- جوں ہی کہ وہ واپس آئے گا وہ اس کو ہمارے پاس بھیج دے گا --- ویروس کہتا تھا کہ اس کو بچا لینا ممکن ہے -----

میں یہ نہیں جانتی کہ کیسے۔ وہ اسکی تشریح ہم سے پھر کریگا

لیکن اگر وہ اس کو نہیں بچاتا تو یہ ہمارا فرض ہے ... یعقوب اور شمعون نے لبادے کے نیچے تلواریں چھپا رکھی ہیں۔ پطرس کہاں ہے؟ اور یوحنا کہاں ہے؟"

مارتھا

"میں نے ان کو کاہن اعلے کے دیوان خانہ میں دیکھا تھا"

مریم مجدلانی

ان کو یہاں موجود ہونا چاہیئے۔ ہماری تعداد کثیر ہونا چاہیئے ..... وہ پیلاطس کے پاس جاتے وقت اسی گلی سے اسی کھڑکی کے تلے سے ہو کر گذرے گا ....."

یعقوب ہوس

"کب؟"

مریم مجدلانی

آج رات کو دوسری پہر سے پہلے ..... تم میں سے کس کس کے پاس ہتھیار ہیں؟ اور ان کو کہاں چھپا رکھا ہے؟ ...

نیقودیموس

"تم کیا کرنا چاہتی ہو؟....."

مریم مجدلانی

اس کو آزاد کرانا چاہتی ہوں۔ اگر ویروس اس کو آزاد نہیں کراتا یہ بہت آسان کام ہے۔ تم دیکھو گے..... ہم جو کرنا چاہیں گے وہ ہم کو کرنے دینگے۔ رومی اسکے مقدمہ کی تحقیقات نہیں کرنا چاہتے..... ایلوس مجھ سے کہہ رہا تھا کہ وہ سب حیران ہیں جب وہ اسکو کائفا کے پاس لے گئے تو اسکے ساتھ پہرہ کے لئے صرف دو سپاہی تھے اور معبد کے دو سرہنگ جو صرف چھڑیوں سے مسلح تھے۔ اگر اس وقت میرے ساتھ صرف پانچ یا چھ آدمی ہوتے!..... ہم اسکو چھپا سکتے تھے۔ میں جانتی ہوں کہاں اور وہ بچ جاتا۔ لیکن میں تو بالکل تنہا تھی....."

یوسف آرامی

مجدلانی! یہ کام اتنا سہل نہیں جتنا کہ تم سمجھتی ہو۔ اس

جگہ اس کو سنگسار کرنے پر آمادہ سارا شہر موجود تھا ...."

مریم مجدلانی

لیکن سارا شہر تو اس کا حامی ہے، اور خلق اللہ اس کو پوجتی ہے ..... تم بھول گئے کہ کس تزک و احتشام کے ساتھ ایک فاتح کی طرح داخل ہوا تھا ....."

یوسف آرامی

اب وہ بات نہیں رہی - اب تو قصر کائفا سے باہر اس کو سر لئے موت دلوانے کیلئے شور مچا رہے تھے"

مریم مجدلانی

وہ تو محض فریسیوں اور صدوقیوں کے دو چار ملازم تھے..."

یوسف آرامی

چند ملازم اتنی بڑی عام جگہ کو چھتوں تک بھر دینے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے تھے - در اصل یہ وہی مجمع تھا جو اس فتح و جشن کے دن اس کے ساتھ تھا - نہیں! یقین مانو مجدلانی -

وہ جانتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ وہ قتل ہونے پر تلا ہوا ہے۔ اس نے اقبال کر لیا ہے۔"

مریم مجدلانی

لیکن اس نے کس بات کا اقبال کیا ہوگا جبکہ اس نے کوئی جرم نہیں کیا ہے؟ ....."

یوسف آرامی

اس نے اقبال کر لیا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور یہودیوں کا بادشاہ ..."

مریم مجدلانی

... کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ -

یوسف آرامی

بے شک۔ لیکن بہتر ہوتا اگر اس کا اعلان نہ کیا جاتا۔ کاہنوں اور رومیوں کے نزدیک یہ ایک ایسا جرم ہے جو قانون کی رو سے قابل تعزیر ہے ..."

ایک ضعیف شخص

وہ ضرور مجرم ہوگا ورنہ وہ اس کو گرفتار کرتے ..."

نیقودیموس

جو کچھ وہ چاہتا ہے اور جو وہ حکم دیتا ہے ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے - اور اس نے اپنی حمایت خود ترک دی ہے ..."

مریم مجدلانی

لیکن تم دیکھتے نہیں کہ اس نے یہ صرف اس لیے کیا ہے کہ یہ تمہارے ایمان اور تمہاری غیرت اور تمہاری محبت کی آزمائش کرے۔"

نیقودیموس

وہ ان تمام باتوں کی بار ہا پیشین گوئی کر چکا ہے۔"

مریم مجدلانی

اس لیے کہ وہ ان لوگوں کی بزدلی سے واقف تھا جو اس کی محبت کے جھوٹے دعوے کرتے تھے! ...

آہ!.... مرد بھی کیسے جلیل القدر، جری اور باعثِ فخر و مباہات ہیں تم لوگ جو اتنے بے حمیت نہیں ہو کہ بھاگ نکلو جو سب کے سب کم لرز رہے ہو، جو سب سے بہتر ہو اس مسئلہ پر اس طرح بحث اور تکرار کر رہے ہو گویا ایک پیمانہ گیہوں کا معاملہ ہے۔ اور عورتیں چپ چاپ رو رہی ہیں!.... میری بہنو! تم کیا کہتی ہو؟ کیا یہ وہ گھڑی نہیں ہے کہ تم اپنی محبت کا ثبوت دو؟.... اور جن لوگوں کو اس نے چنگا کیا ہے وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ ہاں تم جو بھاگنے پر آمادہ نظر آ رہے ہو۔ ارے اندھے بارتمیوس! اور وہ دوسرا جو یریکو سے آیا ہے اور وہ جو شیلوم سے آئے ہیں، وہ آنکھیں جن کو اس نے اچھا کر کے کھول دیا ہے اس وقت مجھ سے پھری جا رہی ہیں اس لئے کہ مجھ میں اتنی جرأت ہے کہ ان کے سامنے اس کا نام لوں!.... تم شمعون جذامی اور تم جو سامریہ سے آتے ہو کیا تم بھول گئے کہ اس کے آنے سے پہلے تم لوگ موت سے بھی زیادہ مہیب تھے۔ مجھے چاروں طرف در پردہ معجزے ہی معجزے

نظر آرہے ہیں!---- دیکھو وہ شخص جس کو اس نے عین سبت کے دن جلندھر سے اچھا کیا اور وہ شخص جو جراسہ سے آیا ہے جس پر بھوت سوار تھا اور جواب اپنا سر اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا اور مفلوجوں میں وہ بیت صیدا سے آیا ہے جو دروازے کی طرف بھاگا جا رہا ہے اور اپنی ٹانگوں سے صرف اس خدا کو چھوڑ کر بھاگ جانے کا کام لے رہا ہے جس نے اس کو اچھا کیا!---- اور وہ لوگ بھی خوف زدہ معلوم ہو رہے ہیں جن کو اس نے مردوں میں سے اٹھایا ہے۔ وہ لعزر کو دیکھو وہ تم سب سے زیادہ پیلا پڑ گیا ہے! اور تم موت کو دیکھ چکے ہو۔ ہاں تم۔ تم چار دن تک موت سے ہم آغوش رہ چکے ہو---- کیا وہ اس سے زیادہ ڈراؤنی ہے جتنا کہ لوگ اس کو سمجھتے تھے؟ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟

(دیر تک سکوت)

یوسف آرامی

"سنو مجدلانی! مجھ میں نہ ہمت کی کمی ہے نہ وفا کی------

کاہنوں کے اختیارات کو جانتے ہوئے میں نے اپنا گھران لوگوں کے لئے کھول دیا ہے جو اس کے ساتھ تھے میں جانتا ہوں اس کے لئے مجھ کو جو قیمت ادا کرنا ہے ۔۔۔ میں اپنی ہر چیز اپنی جان بھی اس کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوں لیکن میں اس کی مرضی جانتا ہوں اور اسکے حکم کی نافرمانی کرنا نہیں چاہتا ۔۔۔ پطرس نے اس کو بچانا چاہا تھا اور اپنی تلوار نکال لی تھی ۔۔۔ اس نے پھر زبردستی اس سے تلوار میان میں رکھوا دی میں حیرانی میں تھا ۔۔۔"

مریم مجدلانی

جب تم وہاں موجود تھے تو تم نے پطرس کی مدد کیوں نہیں کی؟ ۔۔۔ جن کی ہم محبت کرتے ہیں ان کو ہم بچاتے پہلے ہیں اور ان کا کہنا بعد کو مانتے ہیں ۔۔۔ لیکن جب اس شخص کو فنا کر ڈالو گے تو پھر تم کیا کرو گے ؟ ۔۔۔ آہ! میں ان لوگوں کے ساتھ بڑا وقت ضائع کر رہی ہوں جو ڈر رہے ہیں ۔ میں یہاں کھڑی ان لوگوں میں کیا کر رہی ہوں جو کچھ نہیں کریں گے ؟ میں اس کے آخری

موقعوں اور اس کی زندگی کے آخری لمحوں کو کھو رہی ہوں ـــــ
میں ویروس سے ملنے جاتی ہوں - اسکے بعد پھر دیکھیں گے...
... (دروازہ کی طرف مڑتی ہے - یوسف آرامی اور نیقودیموس
اس کا راستہ روک لیتے ہیں)

نیقودیموس

مجدلانی! باہر نہ نکلو - یہ اسکو برباد کرنا اور اسکے ساتھ ہم کو
بھی برباد کرنا ہے -

مریم مجدلانی

ہاں اس کے ساتھ تم کو بھی برباد کرنا - اصل مصیبت یہی ہے!!
ٹھہرو! (دروازہ کی طرف دوسرا قدم بڑھاتی ہے - نیقودیموس
عارفانہ تیور کے ساتھ اسکے سامنے راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے)

نیقودیموس

"تم باہر نہیں جاؤ گی"

مریم مجدلانی

میں باہر نہیں جاؤں گی؟...... سچ ہے تم ایک عورت کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہو۔ مجھے پہلے سے یہ نہیں معلوم تھا کہ ہراس اور ہیبت سے اتنی زبردست ہمت پیدا ہو جاتی ہے تم سب اناج کی کھوکھلی بالوں کی طرح اپنے سر ہلا رہے ہو اور عورتوں کو مردوں کی یہ بزدلی دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے جو کہ آپ خود ان کی بزدلی سے زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہو رہی ہے!......"

یوسف آرامی

کہنا مانو مجدلانی! اس کا خیال کرو اور سوچو کہ اگر وہ تمہاری یہ باتیں سن پائے......"

مریم مجدلانی

اگر وہ میری یہ گفتگو سن پائے تو وہی ہوگا جو اس دن ہوا تھا جبکہ تم میں سے ایک نے جس سے تم سب مشابہ ہو مجھ کو اس لئے ملامت کی تھی کہ میں نے اس کے پاؤں میں انتہا

قیمتی ایٹنہ کی مالش کی تھی کیا تم بھول گئے اس نے کیا کہا تھا۔۔
اس نے کس کو حق بجانب پایا تھا؟۔۔۔ تم لوگوں نے کچھ نہیں سمجھا
ہے!۔۔۔ تم اس کی روشنی میں مہینوں اور سالوں رہے ہو لیکن
تم میں سے ایک کے بھی خواب و خیال میں یہ بات نہیں آسکتی
کہ میں نے اسکی محبت کر کے کیا دیکھا ہے ہاں میں نے جو آخری
گھڑی میں اس سے ملی میں نے جو تم میں سے کمترین کی کمترین
کنیز تھی اور جس کو اس نے اس قدر بلند کر دیا۔۔۔۔"

نیقودیموس

(باہر کے غل پہ کان لگا کر) چپ! چپ! سنو! باہر
کسی کے چلنے کی آواز آرہی ہے۔۔۔۔

(بارتیمیوس سے) جاؤ دیکھو کون ہے؟"

بارتیمیوس

(کھڑکی پہ) ایک آدمی جو لبادہ میں لپٹا ہوا ہے۔
۔۔۔ ایک آدمی۔۔۔ وہ رک گیا۔۔۔ دروازہ کھٹکٹا رہا ہے۔۔۔۔

وہ اندر آرہا ہے..... دروازہ بند نہیں تھا.....“

مریم مجدلانی

(کھانے کے کمرہ کے دروازہ کی طرف دوڑ کر) وہی ہے۔
لیوکیوس۔ ویروس...... اس کے لئے دروازہ کھول دو۔ جلد
کھولو۔ میں اس کی آواز سُن رہی ہوں

کھانے کے کمرہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ لیوکیوس
اور ویروس دکھائی دیتے ہیں۔ مجرسے چنگے ہوئے
لوگوں اپاہجوں بھکاریوں اور اپاہجوں کا مجمع دکھیکر دہ
دہلیز پر ساکت وصامت کھڑا ہو جاتا ہے.....

تیسرا منظر

وہی لوگ۔ لیوکیوس، ویروس

مریم مجدلانی

(ہاتھ پھیلا کر ویروس کی طرف دوڑتے ہوئے)
یہ تم ہو میرے ویروس! ہاں ہاں تمھیں ہو! یہ وہ آنکھیں

ہیں جو مجھ سے برابر ہو سکتی ہیں.... یہ تلوار یہ شانے اور ہاتھ جو کانپتے نہیں!.... آؤ! آؤ!.... اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے؟.... ہم اس کی کس طرح مدد کریں؟.... تم کو کتنے آدمیوں کی ضرورت ہے؟.... تمھارے آدمی کہاں ہیں؟ وہ محض بے گناہ ہی نہیں ہے جیسا کہ تم کو معلوم ہے۔ وہ ایسا معصوم اور مقدس ہے اور سطح عام سے ایسا بلند ہے کہ لوگوں کے خیالات کی اس تک رسائی نہیں ہو سکتی.... وہ اپنی انتہائی نیک نفسی میں ساری دنیا کے گناہوں کی سزا برداشت کر رہا ہے۔ لیکن ہم اس کو روا نہ رکھیں گے کہ وہ ہمارے لیئے اپنے آپ کو قربان کر دے.... اس کی ایک نگاہ اس کی زبان سے ایک لفظ تمام دنیا کی جانوں سے زیادہ قیمتی ہے....“

ویروکس

(سر دھری کے ساتھ) کیا یہی وہ جگہ ہے جہاں مجھکو تم سے ملنا تھا؟.... یہ کون لوگ ہیں۔

یہ لوگ جو تمھیں گھیرے ہوئے ہیں ....

میرم مجدلانی

ان پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے .... یہ لوگ بھی اس کو اسی طرح چاہتے ہیں جس طرح کہ وہ ان کو چاہتا تھا۔ لیکن ان کو ایک سرگروہ کی ضرورت ہے .... وہ تمھارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ تم جہاں کہو گے۔

ویروس

(طنز کے ساتھ) میں اس اجنبی فوج کی سپہ سالاری کرنے نہیں آیا ہوں .... میں نہیں سمجھتا کہ تمھارا کیا مطلب ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو باہمی غلط فہمی ہوئی ہے .... اور ہم کو اتنے گواہوں کے سامنے اس مسئلہ پر بحث نہیں کرنا چاہئے ....

میرم مجدلانی

تم ٹھیک کہتے ہو .... (دوسروں سے) ہم کو تنہا چھوڑ دو۔ جب کام کا وقت آئے گا تو میں تم کو بلالوں گی۔"

سب چلے جاتے ہیں سوا مریم مجدلانی اور ویروس کے

چوتھا منظر

لیوکیوس، ویروس، مریم مجدلانی

ویروس

(تلخ لہجہ میں) یہ غیر معمولی لوگ کون ہیں؟....

میں نے آج تک اپاہجوں، آوارہ گردوں اور عفونت پھیلانے والے مریضوں کا اتنا بڑا مجمع نہیں دیکھا تھا ان کو تم سے کیا کام رہتا ہے؟.... میں نے سنا ہے کہ اب تم نہایت کریہ اور ناپاک لوگوں میں رہا کرتی ہو۔ ان لوگوں میں سب سے بڈھے اور ضعیف، سب سے زیادہ بدصورت سب سے زیادہ گندے اور سب سے زیادہ وبا پھیلانے والے ہیں۔ جن پر تم اس دن فاضل سیلانوس کے گھر میں اس خوبصورتی کیساتھ تقریر کررہی تھیں۔ لیکن میں کبھی یہ نہیں مان سکتا تھا کہ یہ لوگ تم سے اس قدر بے تکلف ہیں .... خیر! مجھے اب اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے لیکن میں

تم سے کہہ چکا تھا کہ میں بہت جلد تم سے پھر ملونگا.... ابیوس
نے مجھ سے کہا کہ تم رومیوں کے ٹولے میں مجھے تلاش کر رہی
ہو میں ہر کام کو چھوڑ کر جلد سے جلد تم سے ملنے چلا آیا.... میں اچھی
طرح جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور میں اپنے وقت کا انتظار کر رہا تھا....

مریم مجدلانی

(ہنستے) تم کیسے نایاب اور سچے ہو تمھاری موجودگی اور تمھاری مسکرا
ہٹ سے کس قدر ڈھارس اور تسکین ہوتی ہے !.... یہ لوگ.... کاش!
تم کو معلوم ہوتا ہے.... یہ لوگ ان بیماروں کی طرح کانپ رہے
تھے جنکا ذکر ہمارا خداوند اکثر کیا کرتا ہے۔ اور میں بالکل بے بس
ہو رہی تھی اور مارے شرم کے مری جا رہی تھی.... مگر میں جانتی تھی کہ تم
پھر ہمارے پاس واپس آؤ گے اور اب یہ تمھیں ہو۔ یہ تمھارے
ہی بازو ہیں اور یہ تمھارا ہی سینہ ہے.... اب میں ایسا محسوس
کر رہی ہوں کہ سارا دم ہماری حفاظت کر رہا ہے اور تمھارے
یہ بازو ہیں پھر ہم سر کر سکتے ہیں اسکو یوں بے یارو مددگار نہ چھوڑ سکتے۔

ویروس

محبد لانی! یہ بازو تم کو کبھی نہیں چھوڑیں، باقی سب کچھ صرف تم پر منحصر ہے۔ میں شاید نایاب اور سخی ہوں لیکن اپنے مخصوص طریقہ پر۔ اور ہم کو ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے... ہاں تو اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے جسکے ساتھ تم کو ایسی شدید وابستگی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ لوگ اس کو گرفتار کر لیں گے...."

میرم محبد لانی۔

انھوں نے اس کو گرفتار نہیں کر لیا ہے معبد کے سارے نوکر، سائیس، چرواہے، باورچی خانہ کے ملازم سب اسپر ٹوٹ پڑے۔ اسکو ذلیل و رسوا کیا۔ اور طرح طرح کا برا سلوک کیا... اور چونکہ وہ ڈر رہے تھے۔ چونکہ وہ اتنے بزدل تھے کہ اکیلے یہ سب کچھ انجام دینے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ انھوں نے رومی سپاہیوں کو اپنی مدد کے لئے آمادہ کر لیا...."

ویروس

میں سب کچھ جانتا ہوں۔ لیکن بہتر ہوگا اگر ہم قصہ مختصر کرکے اصل مطلب کی طرف آئیں ....."

مریم مجدلانی

"ہاں ضائع کرنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے"

ویروس

گرفتاری کا سوال اب نہیں رہا۔ نہ ان بدسلوکیوں کا سوال ہے جو کم وبیش بجا تھیں۔ اب تو فوری سر پر موت کا سوال ہے۔ میں ناظم شہر پیلاطیس سے مل چکا ہوں۔"

مریم مجدلانی

بہت اچھا کیا۔ اس نے کیا کہا؟....."

ویروس

میں نے اسکو حیران و پریشان پایا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا وہ نہایت ڈھیلا اور ارادہ کا کمزور آدمی ہے اور جھگڑے اور

تشدد کا دشمن ہے۔ اسکو دو چیزوں کے درمیان فیصلہ کرنا تھا۔ ایک طرف تو کاہنوں اور ان کے جانبداروں کی شورش تھی۔ دوسری طرف ایک ایسے فساد برپا کرنے والے شخص کی قربانی تھی جو ہے تو یقیناً فتنہ انگیز اور خطرناک لیکن جس نے شاید رومی قانون اور عدالت کی نظر میں اتنا بڑا جرم نہیں کیا ہے کہ اسکی سزا موت ہو۔ میں نے اپنے ضمیر اور احساس فرض کے مطابق اس سے باتیں کیں۔ اس نے بالکل پس و پیش نہیں کیا۔ اور وہ صورت اختیار کی جو انسانیت اور دانشمندی سے زیادہ قریب تھی۔ اور چونکہ میں ایک مسلح محافظ سپاہی ہوں اور رومی امن و صلح کا ذمہ دار ہوں اس لئے اس نے تمہارے ناصری کی قسمت کا فیصلہ میرے سپرد کر دیا ہے۔ مگر اس کا مجھ کو بہرحال اعتراف کر لینا چاہئے کہ اس ملاقات سے پہلے میں نے واقعات کو قصداً چھوڑ دیا کہ وہ صورت اختیار کریں جو انھوں نے اختیار کی.....

مریم مجدلانی

تو وہ بچ گیا! اس کا یقین تھا - اور اگر میں نے تمھاری
طرف سے کوئی اندیشہ نہیں رکھا بلکہ تمام امیدیں لئے ہوئے
تمھاری طرف رجوع کیا تو میں اس امر میں کس قدر حق بجانب
تھی ..... "

ویروس

ہم کو اتنا جلد جلد آگے نہیں بڑھنا چاہئے - ابھی بہت
سی باتوں پر غور کرنا ہے ...."

مریم مجدلانی

"تم کیا کہتے ہو؟ ...."

ویروس

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی بہت سی باتوں پر غور کرنا ہے
...... اگر تمھارے معاملہ کا علم مجھ کو نہ ہوتا تو میرے فیصلہ میں
مطلق کوئی پس و پیش نہ ہوتا - میں اسپر ترس کھاتے ہوئے

بھی اس بد بخت کو امن عامہ پہ قربان کر دینا سلطنت کا حکم
ناطق بھی ہے۔ مگر اب ......"

مریم مجدلانی

مگر اب وہ بات نہیں رہی۔ تم اسکو جانتے ہو تم سب کچھ
جانتے ہو۔ اب ایک لمحہ کیلیئے بھی پس و پیش کرنیکی گنجائش
نہیں ہے۔ ایسا کرنا درندگی ہوگی"

ویردس

"بیشک اب ایک لمحے کے لئے بھی پس و پیش کرنے کی
گنجائش نہیں۔ بہ قول تمھارے ایسا کرنا درندگی ہوگی ......
تو کیا میں ایک خوش نصیب رقیب کو موت سے بچا کر جس کا وہ
بخوبی مستحق ہے اب میں دوبارہ اس عورت کو کھو دوں جسکے
سوا میں نے کسی کی محبت کی ہے اور نہ کر سکتا ہوں۔ یہ تو یقیناً ناممکن ہے"

مریم مجدلانی

میں اچھی طرح سمجھ نہیں سکی ....."

ویروس

حالانکہ بہت سیدھی سی بات تھی۔ اس کو بچانے کے
یہ معنی ہیں کہ میں تم کو غیر محفوظ اس شخص کے حوالہ کر دوں اور وہ
تم کو گھسیٹتا ہوا ٹھوکر پہ ٹھوکر کھلاتا ہوا حماقت اور شامت کے نہ
جانے کس گڈھے میں لے جا کر گرا دے جہاں سے کوئی انسانی
عقل و تدبیر تم کو نکال نہ سکے۔ اسکے علاوہ جہاں تک اپنی
ذات کا تعلق ہے میں انتہائے سادگی اور حماقت میں خود اپنے
ہاتھوں سے تم کو اسکے حوالہ کرکے تم کو عمر بھر کیلئے کھو دونگا اور اُسی
کے ہاتھوں میں دے دونگا جو ایسی مسرتوں سے میری مسرتوں
کو غارت کر رہا ہے جن کا کوئی انسان جس میں انسانیت باقی ہو
مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ برخلاف اسکے اگر میں اس کو
اسکے مقدر پر چھوڑ دیتا ہوں تو اس کی امید بھی ہوتی ہے کہ تم
پھر ہوش میں آ کر اندھیرے سے اجالے کی طرف واپس آ جاؤ۔ اور
میرے لئے اسکی صورت نظر آتی ہے کہ تم کو پھر اپنے رستہ پر پاؤں

اس لئے کہ مجھے امید ہے ابھی ہم دونوں کو زندگی کی ایک طویل مدت گزارنا باقی ہے - اور جیسا کہ تم نے بھی مثل سنی ہو گی - روم کو جانے کے لئے بہت سے راستے ہیں ---"

میریم مجدلانی

سمجھ گئی! --- سمجھ گئی! ---- اس لئے کہ میں سمجھنے پر مجبور کر دی گئی - لیکن ابھی مجھکو پورا یقین نہیں آتا - ----- نہیں! یہ ممکن نہیں ---- اور تم جس کو میں خوب جانتی ہوں مجھ سے اس بیدردی کے ساتھ صرف یہ کہنے نہیں آ رہے ہو کہ تم اس کو برباد کر کے اس نقصان کا بدلہ لینا چاہتے ہو جو اس نے کبھی تم کو پہونچایا ہو ---- نہیں ---- کوئی صورت بھی ہو گی - ضرور اسکے علاوہ کچھ اور ہے ----

ویروس

ہاں ایک صورت بھی ہے ----- اگر تم اس پر تلی ہوئی ہو تو اس کو بچانے کی ایک اور صورت رہ گئی ہے لیکن جس حد تک پہنچ گئے ہیں اور جس حد تک میں معاملہ کو بڑھا لایا ہوں اس کو پیش نظر

رکھتے ہوئے اب اسکو بچانا غالباً خود میری بربادی ہے - اسکے علاوہ وقت بہت تنگ ہے - فیصلہ لکھا جا چکا ہے - میں نے اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے - علی الصباح اس کو مار ڈالا جائیگا کیونکہ عید فسح کیوجہ سے ایک ایک گھنٹہ کا سختی کے ساتھ شمار کر لیا گیا ہے .... "

مریم مجدلانی

مجھکو کیا کرنا ہے ؟ .... جلد بولو جلد میں اس کو کرونگی "

ویروس

قیدی میرے آدمیوں کے پہرہ میں ہے اس لئے اس کو بھگا لے جانا ناممکن نہیں ہے "

مریم مجدلانی

ہاں ! ہاں ! ٹھیک ہے - یہ بہت آسان کام ہے اور ہم کو یقیناً یہی کرنا چاہئے .... ایک مرتبہ وہ آزاد ہو جائے پھر وہ جا کر کہیں چھپ جائے گا اور لوگ اس کو بھول جائیں گے ....

اب ہم زیادہ وقت ضائع نہ کریں .... لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ تم مجھ سے یہ کہنے کیوں آئے کہ.....

ویروس

بہت جلد تمھاری سمجھ میں سب کچھ آجائے گا...... نواب قیدی کی جوابدہی میرے سر ہے۔

تم جانتی ہو میں کیا کر رہا ہوں ؟ تم جانتی ہو کہ اسکو آزاد کر کے میں کس چیز کو خطرہ میں ڈال رہا ہوں ؟.....

میرم محبد لاقی

تم صرف اپنا فرض ادا کر رہے ہو۔ اگر ایک بے گناہ شخص کو آزاد کر رہے ہو..."

ویروس

اس کی بے گناہی کی تحقیقات کرنا میرا کام نہیں ہے اس سے مجھکو کوئی مطلب نہیں۔ میں اسکا قاضی نہیں ہوں بلکہ اس کا پہرہ دار ہوں ....."

مریم مجدلانی
تمہارے سپاہی اپنی زبانیں بند رکھیں گے اور کوئی یہ
نہ جاننے پائے گا کہ .... "

ویروس
میرے سپاہی اپنی زبان بند نہ رکھ سکیں گے۔ ان
کو دو چیزوں میں سے ایک کو پسند کرنا پڑیگا۔ یا تو سکوت یا اپنی
اپنی جان۔ لہذا یہ معلوم ہو جائے گا کہ انھوں نے میرے حکم
پر عمل کیا۔ اور آج تک ایسا نہیں ہوا ہے کہ کاہنوں نے کبھی
اپنے شکار، اپنے انتقام اور اپنی عداوت کو ہاتھ سے جانے دیا
ہو۔ وہ جائیں گے اور پہلے انطاکیہ میں حاکم شام سے اور پھر خود
قیصر سے شکایت کریں گے وہ قیصر جس کا غصہ بے بنیاد سے
بے بنیاد شبہہ پر بھڑک اٹھتا ہے۔ تم جانتی ہو قیصر کیا ہے؟....
بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ قوی اور جلیل القدر ہستی جس کے
سایہ سے بھی لوگ کانپتے ہیں میرے حق میں اسکے یہ معنی ہونگے

کہ اگر موت کی سزا انہیں تو کم سے کم روم سے بہت دور جلا وطنی کی سزا تو ضرور بھگتنی ہو گی ..... یہ ہے میری قربانی ۔ یہ ہے وہ خطرہ جو میں مول لے رہا ہوں ۔ اب تم سے بھی سنوں کہ تم کیا خطرہ مول لے رہی ہو؟ .....

مریم مجدلانی

تم مجھ سے یہ سننے کے منتظر ہو؟ ..... تم مجھ سے کس چیز کی بھینٹ چاہتے ہو؟ میرے پاس تو اب کچھ رہا نہیں ۔ میں نے اپنی ساری دولت اس دن شام کو محتاجوں میں تقسیم کر دی ۔

ویروس

میں کوئی ایسی چیز نہیں مانگتا جو محتاجوں کو دی جاتی ہے اور اب اس قسم کے حیلے بہانے اور لفظوں کے پھیر پھار بہت ہو چکے جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ... مجھے گویا انصاف کی ایسی ہی تو پروا ہے کہ ایک بے خانماں آوارہ گرد کے چیلے اپنی شامت اور جلا وطنی گوارا کر لوں ..... تمھاری سمجھ میں نہیں آتا

کہ میں تم کو چاہتا ہوں۔ صرف تم کو۔ تم کو بلا شرکت غیرے۔
میں تم کو برسوں سے چاہتا رہا ہوں اور اب میری گھڑی آ گئی
ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ گھڑی اتنی خوشگوار نہیں ہے جتنی
کہ میں چاہتا تھا!.... لیکن اب تو بہر حال جیسی ہے ویسی ہے۔
اور انسان اپنی زندگی بنانے کے لئے جو موقع بھی پاتا ہے اس سے
فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہم دونوں کو اس وقت اپنی اپنی دیوانگی کا سامنا
ہے جو ہم لوگوں سے زیادہ قوی ہے۔ اور اب ہم پیچھے نہیں ہٹ
سکتے۔ ہم کو کسی نہ کسی مفاہمہ پہ پہونچنا ہے۔ جتنا ہی زیادہ تم اس
کو چاہتی ہو اتنا ہی زیادہ میں تم کو چاہتا ہوں۔ جتنا ہی زیادہ تم
اس کو بچانا چاہتی ہو اتنا ہی زیادہ میں اس کو برباد کرنا چاہتا ہوں۔
ہم کو ایک فیصلہ پہ پہونچنا ہے۔ تم کو اس کی زندگی چاہئے، مجھکو
اپنی۔ اور تم کو اس کی زندگی مل جائے گی لیکن قبل اس کے کہ وہ
موت کے منھ سے بھاگ نکلے۔ میں تم کو حاصل کر لوں گا۔
بولو! طے ہے؟.... ہم اس پہ راضی ہیں؟.... اگر ہمت ہو تو

"نہیں" کہو۔ اور پھر اس کا خون اس عورت کی گردن پر ہوگا جس نے اس کو اس نوبت کو پہونچایا ہے اور جو اب دوبارہ اس کو نیست و نابود کرنا چاہتی ہے ...."

مریم مجدلانی

آہ! تو یہ بات ہے! ..... ہاں ہاں! میں جانتی ہوں۔ میں دیکھ رہی ہوں ۔ مجھے احساس نہیں تھا مجھے اس کا خیال بھی نہیں تھا۔ مگر خیر ایسی ہونا تھا .... اور یہی وجہ تھی کہ باوجود اس کے کہ میں تم پر اعتماد کرنا چاہتی تھی۔ لیکن مجھکو تم پر اعتماد نہ ہوتا تھا! ..... کیسی عجیب و غریب اور ایسی خوفناک بات ہے اور ہم لوگوں سے کس قدر دور ہے ..... اس کو سمجھنے کے لئے تو کچھ وقت درکار ہے .... آدمی کے سارے خیالات پریشان ہوتے جاتے ہیں اور روح پستی میں گرتی چلی جاتی ہے ۔ جس طرح کہ ایک پتھر کنوئیں میں گرتا چلا جاتا ہے ۔ کسی چیز کا صحیح مفہوم سمجھ میں نہیں آتا .... بالکل خبر نہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ...."

ویروس

تم اور میں دونوں خوب جانتے ہیں اور اس سارے معاملہ میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے ..... ابھی تھوڑے دن ہوئے جبکہ تم سے اس قدر اصرار کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور آج یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ جبکہ محبت کی قیمت کچھ اور ہو گئی ہے جبکہ وہ جان جو تم کو تمام جانوں سے زیادہ پیاری ہے ......

مریم مجدلانی

آہ! تم سمجھتے نہیں .... اور سوچنے کی بات ہے کہ اس سے زیادہ کوئی اور بھی نہیں سمجھتا۔ ہاں وہ بھی نہیں سمجھتے جو اس کی محبت کا دم بھرتے تھے .... تو کیا اکیلی میں ہی ہوں جو اس کی روح کی گہرائیوں کا مشاہدہ کر سکی ہوں؟ ... اور یہ کوئی ایسا مشکل کام بھی نہیں تھا! .... وہ زندگی میں صرف تین مرتبہ مجھ سے مخاطب ہوا۔ لیکن مجھکو اسکے خیالات کا علم ہو گیا۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی مرضی کیا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہ کیا ہے۔ اچھی طرح جانتی

ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اس کے اندر رہ چکی ہوں یا
پھر وہ مجھ سے بہت قریب ہے۔ اور میری پیشانی پر اپنی نگاہیں
جمائے ہوئے ہے جن میں آسمان سے فرشتے اترتے رہتے ہیں
جیسا کہ اس شام کو اتر رہے تھے جبکہ میں نے اس کے پاؤں کو
چوما تھا اور ان کو اپنے بالوں سے پونچھا تھا.....“

ویروس

یہ تو مجھے پہلے سے خوب معلوم تھا کہ میں بہت دیر کر کے
آیا۔ لیکن میں کبھی یہ یقین نہیں کر سکتا تھا کہ تم اتنی دور جا چکی ہو.....
اگر اس نے تم سے صرف تین ہی مرتبہ باتیں کی ہیں تو اس نے
یہ لمحے ضائع نہیں کئے ہیں اور تم کو کافی طور پر پڑھا دیا ہے جس سے
میرے شکوک دور ہو جائیں.... لیکن ذرا زیادہ سکون اور سنجیدگی
سے غور کرو۔ اب یہ سوال محبت کا نہیں ہے اور اگر تمہارے عاشق
ہی سے مشورہ لیا جائے تو وہ بھی تسلیم کرے گا کہ موت کے مقابلہ
میں ایک بوسہ کا وزن کچھ زیادہ نہیں ہے.... چونکہ تم اس کو

اس قدر چاہتی ہو اس لئے کیا اس کی جان اتنی قیمتی نہیں ہو سکتی
کہ اس کے لئے اس کی تھوڑی سی رنجش گوارا کر لی جائے؟ ایسی
رنجش جو اب سے کچھ عرصہ پہلے تمہارے اندر اتنی ہیبت نہیں
پیدا کر سکتی تھی؛ اگر اس کمرہ میں کوئی آئینہ ہوتا تو میں جا کر اپنی صورت
اس میں غور سے دیکھتا کہ اتنے تھوڑے دنوں میں وہ کون سی خرابی
مجھ میں پیدا ہو گئی جس نے مجھکو اس قدر قابل نفرت بنا دیا ہے کہ
اب تم اس شخص کی اذیتوں کو گوارا کر لینے پر تیار ہو جس کو تم
پوجتی ہو مگر یہ گوارا نہیں کہ میرے ہونٹ تم کو چھو لیں!.... مگر معاملہ
کیا ہے؟.... معلوم ہوتا ہے میں نا ممکن چیزوں کا ذکر کرتا رہا ہوں۔
میں نے آخر کیا کیا ہے؟۔ میں نے کیا کیا ہے؟ تمہارا چہرہ بگڑ رہا ہے
میری طرف اس طرح دیکھنے کی ضرورت نہیں - ان آنکھوں سے
دیوانگی اور ہیبت برس رہی ہے۔ گویا وہ سورج کو گرتے ہوئے یا
کسی قبر کو ناپاک ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہیں....“

مریم مجدلانی

مجھے چھوڑ دو ..... تم سمجھ نہیں سکتے ..... میں اب سمجھنے لگی ہوں ..... "

ڈیروس

اب سے کچھ روز پہلے تم کو سمجھنے میں اتنی دیر نہیں لگتی تھی۔"

مریم مجدلانی

(نرم اور پراسرار لہجہ میں) ہاں! ہاں! ..... اس لئے کہ انسان رفتہ رفتہ دیکھتا ہے (اپنے سامنے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے) دھیرے دھیرے اس کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اس چیز کی طرح جس کی نہ کوئی ابتدا ہے نہ کوئی انتہا اور نہ کوئی نام ہے ..... اس وقت دو موتوں کا سوال ہے۔ میرے ہاتھ میں دو موتیں ہیں اور مجھ جیسی مجبور و حقیر ہستی کے لئے جو اس دنیا میں پیدا ہوئی ہو۔ یہ بار ناقابل برداشت ہے۔

ویروس

دو موتیں؟ ---- تمھارا مطلب کیا ہے؟ ---- تمھاری نیت یہ یقیناً نہیں ہوگی کہ تم بھی اس کے پیچھے جان دیدو! ---- چونکہ وہ تم کو چاہتا ہے اس لئے تمھاری موت اس کی اپنی موت میں ایک بے کار تلخی کا اضافہ کردیگی -

مریم مجدلانی

(اسی نرم اور پُر اسرار لہجہ میں) نہیں! ---- میں اپنی موت کا ذکر نہیں کر رہی تھی ---- وہ دو دوسری موتیں ہیں ---- میرے حواس ابھی بجا ہیں ---- میں تاریک گہرائی میں بہت صاف دیکھ سکتی ہوں ---- مجھے دیکھنے دو اس جگہ جہاں تم کو کچھ نہیں دکھائی دیتا ----

ویروس

مجھ کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ جب میں تم کو اس کی آزادی دینے جا رہا ہوں اور اپنی محبت کے لئے جو بھینٹ

چڑھانے جارہا ہوں ...."

مریم مجدلانی

(یکایک جوش و ہیجان میں) محبت کے لئے تم جو بھینٹ
چڑھانے جارہے ہو! .... کاش! تم اس بھینٹ کو دیکھ سکتے
جو یہاں چڑھ رہی ہے جسکو دیکھنے کی فرشتے بھی ہمت نہیں کر سکتے
.... مگر تم کو کیا خبر کہ اس دنیا میں کیا ہو گیا جب سے اس نے
اس دنیا میں قدم رکھا ہے ۔ اب یہ وہی زمین نہیں ہے ۔ اور
اب یہ ممکن نہیں .... اسکے ورود سے پہلے معصوم سے معصوم
کو بھی کوئی پس و پیش نہ ہوتا .... اور اب بھی اگر وہ درمیان میں
نہ ہوتا ۔ اگر کسی دوسرے کا سوال ہوتا تو میں جو اس کے توسط سے
از سر نو پیدا ہوئی ہوں اپنے اندر اتنی قوت نہ پاتی .... میں
اس ہستی کو بچانے کے لئے شاید ساری دنیا کے ساتھ جس کو
وہ اس قدر چاہتا ہے گناہ کرنے پر آمادہ ہو جاتی .... لیکن اس
نے محبت کرنے اور مصیبت برداشت کرنے کی غیر معمولی قوت

ودیعت کردی ہے میں اس سے مخالفت کر کے اس کی مرضی
کے خلاف اس کو بچا سکتی تھی۔ لیکن اب خود اپنے سے مخالفت
نہیں کر سکتی ------ اگر میں اس کی زندگی کو اس قیمت پر خرید دوں جو
تم لگا رہے ہو تو جو کچھ وہ چاہتا ہے، جو کچھ اس کو سب سے زیادہ عزیز
ہے وہ سب فنا ہو کر رہ جائے ---- میں چراغ کو محفوظ رکھنے کے
لیے اس کے شعلہ کو دل میں نہیں دفن کر سکتی --- یہی ایک
موت ہے جو اس پر اثر کر سکتی ہے۔ میں اس کیلئے یہ موت نہیں
چاہتی --- لیکن ذرا میری طرف اور زیادہ آنکھیں کھول کر دیکھو تو
شاید وہ سب کچھ دیکھ سکو گے جس کو میں دیکھتی تو ہوں۔ مگر تم سے
بیان نہیں کر سکتی ---- اگر میں محبت سے مغلوب ہو کر ایک لمحہ
کے لیے بھی اپنے کو حوالہ کر دوں تو جو کچھ اس نے کہا ہے جو کچھ اس
نے کیا ہے، جو کچھ اس نے دیا ہے وہ سب تاریکی میں پھر فنا
ہو جائے۔ دنیا جتنا کہ اس کے نہ آنے سے ویران رہتی اس سے
کہیں زیادہ ویران ہو جائے اور انسان کے لیے بہشت کا دروازہ

ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے ..... اگر میں اس کے لئے زندگی کے یہ چند دن اور حاصل کر لوں تو میں اس کو یک قلم مٹا دوں گی۔ نہ صرف اس کو مٹا دونگی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ان چند دنوں کا حاصل کرنا سب کچھ مٹا دینا ہے .....“

ویروس

اس کے لئے زندگی کے صرف چند دنوں کو حاصل کرنے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ اس کو طرح طرح کی اذیتوں سے چھڑانے کا سوال جن کے صرف خیال سے تم کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنا چاہیے ....“

مریم مجدلانی

میں جانتی ہوں! میں جانتی ہوں .... چونکہ میں اس کو اتنا چاہتی ہوں جتنا کہ اس دنیا میں جسپر فردوس نے ابھی اپنی محبت کی بارش نہیں کی ہے۔ کوئی کسی کو نہیں چاہ سکتا، اس لئے کیا مجھکو اسپر سے وہ چیز قربان کر دینا نہیں چاہئے جو اب تک مجھ سے پہلے

کسی انسانی ہستی کو نصیب نہیں ہوئی ؟ .... لیکن تم تو مجھ سے وہ سب کچھ مانگنے آئے ہو جو اس نے مجھکو دیا ہے اور جو کچھ اس نے دیا ہے وہ اس کی زندگی سے بہت زیادہ ہے اور جتنا اس کے اندر رہے گی اس سے کہیں زیادہ ہمارے دلوں میں رہیگی ..... میں اس سے زیادہ نہیں جانتی - اس سے زیادہ نہیں دیکھتی - اس سے زیادہ نہیں سمجھتی - میں شاید اس پر راضی ہو جاتی اگر میری ہستی تنہا میرے بس میں چھوڑ دی جاتی - مگر اب یہ ممکن نہیں اور خدا کو یہ منظور نہیں .... "

ویروس

دیوتاؤں کو ہمیشہ وہ سب کچھ منظور ہوتا ہے جو انسان کو منظور ہوتا ہے - یقین مانو اگر اس وقت اس شخص کی شنوائی ہوتی جس کو تم اس طرح اذیتوں کے حوالہ کر رہی ہو تو وہ مطلق پس و پیش نہ کرتا ....

مریم مجدلانی

آہ! مجھے معلوم ہے کہ وہ پس و پیش نہیں کریگا اور یہی وجہ ہے کہ ایک اندھے جانور کی طرح دو قربانیوں کے درمیان میں اس طرح جد و جہد کر رہی ہوں!....

میری پچھلی شرمناکیاں ہیں جو مجھکو اس طرح بے بس کئے ہوئے ہیں - اور جو مجھ کو اس کی مرضی کی سطح تک پہونچنے میں مانع ہیں!

ویروس

"موت کے سامنے انسان کی صرف ایک مرضی ہوتی ہے...."

مریم مجدلانی

"میرے اللہ! میرے اللہ! میں کچھ نہیں ہوں - میں ہر ناپاکی سے ناپاک ہو چکی ہوں - پھر اس ایک ناپاکی سے کیا ہوتا ہے جس کی بدولت تجھ کو تیری زندگی مل جاتی ہے؟ ---- لیکن کیا یہ میرا سوال ہے؟..... کیا میں تیری نجات کو ناپاک کر کے تجھ کو ناپاک نہیں کر رہی ہوں؟.... تو جو ایک سرچشمہ ہے جس سے

تمام پاکی تمام مسرت اور تمام زندگی کے سرچشمے نکلیں گے ......
سمجھ میں نہیں آتا کہ اب میں اپنی روح کو کہاں ٹھکانے لگاؤں
..... اگر میں اس کو کھو دیتی ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں رہتا اور
اگر اس کو بچاتی ہوں تو ہم سب کے پاس کچھ نہیں رہتا ...“

ویردس

”اگر زندگی سلامت رہے تو کچھ نہیں جاتا“

مریم مجدلانی

میں تمھاری منت کرتی ہوں چپ رہو! ... مجھے اس
کے سکوت اور اس کی مرضی میں تنہا چھوڑ دو ..... مجھے سوچنے
دو ..... مجھے دوسری آوازوں کی طرف متوجہ ہونے دو .....
میں ابھی اس کو اتنا نہیں چاہتی جتنا کہ اس کا حق ہے .....
میں بے کار اپنی آنکھوں کو اس کی فردوس تجلی کی طرف اٹھاتی
ہوں ۔ مجھے صرف اس کی موت اس کی مصیبتیں اور اس کی
اذیتیں نظر آتی ہیں .... یا پھر اس کی ملامت و ناگفتہ

صورت - اس کی آنکھیں جو جس چیز کو دیکھتی تھیں اس کو منور کر دیتی تھیں ... اس کے ہونٹ جو ہر وقت مسرت کا پیغام دیتے تھے .... اس کے پاؤں جن کو میں نے چوما ہے بے جان اور برف کی طرح سرد! .... ویروس! ویروس! ترس کھاؤ! .... میں برداشت نہیں کر سکتی! .... میں گر رہی ہوں .... میرے ساتھ جو چاہو کرو! .... "

ویروس

(اس کو اپنی آغوش میں لے کر) مجدلانی! مجدلانی! .... میں جانتا تھا .... "

مریم مجدلانی

(اس کے بدن سے مس کر کے کود کر الگ ہوتے ہوئے)

نہیں! تم نہیں جانتے تھے اور یہ - یہ وہ بات نہیں ہے، بالکل دوسری بات ہے - اظہار جذبات کا دوسرا ذریعہ بھی ہے، ...... ویروس! آؤ سنو! تم جذبات سے اس قدر عاری نہیں ہو!

تم کوئی راکششش نہیں ہو ا ..... تم بھی سمجھ جاؤ گے ! ...... سب کچھ تمھیں پر منحصر ہے .... میرے لئے یہ بالکل ناممکن ہے ....
دیکھو ایک دیوار ہے جس پر اس کے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں میں اس کو پار نہیں کر سکتی .... میں ایسا کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتی .... لیکن تم .... تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ ذرا سوچو کہ تمھارے ان انسانی ہاتھوں میں دیوتاؤں کے دیوتا کی زندگی ہے۔ جو اس دنیا سے اتر کر اس دنیا میں آیا ہے ! .... میں جانتی ہوں .... میں جانتی ہوں ۔تمھارا اس پر اعتقاد نہیں .... لیکن کم سے کم تم کو اس کی بے گناہی کا یقین تو ہوگا ہی ، اور تم جانتے ہو کہ اس نے کوئی برا کام نہیں کیا ہے .... وہ جانتا بھی نہیں کہ برا کام کس کو کہتے ہیں .... اس لئے کہ وہ سراسر خیر و برکت ہے ..... اس نے سوا اس کے کچھ نہیں کیا ہے کہ بیماروں کو چنگا کرے غمگینوں کو تسلی دے اور خدا سے دعائیں مانگے .... اس نے صرف لوگوں کی روحوں میں نئی جانیں ڈالی ہیں ۔ اور ان کو مسرت و سعادت

مجبور کردیا ہے ...... کاش! تم اس کو جانتے ہوتے - کاش!
وہ تم سے صرف ایک بار مخاطب ہوا ہوتا! .... وہ معصوم ہے
.... تم منصف مزاج ہو .... تم جری ہو اور طاقت و مقدرت
رکھتے ہو۔ تم اس کو اس طرح بے سہارے جلادوں کے حوالہ
نہیں کرسکتے - یہ رومی وضع کے خلاف ہوگا - یہ شیوۂ مردانگی
کے خلاف ہوگا .... "

ویروس

"بس بہت ہو چکا - اور چونکہ اب ہر بات بیکار ہے اس
لئے جس طرح تم نے خود فیصلہ کیا ہے اسی طرح اس کیساتھ
سلوک کیا جائے .... اب اس کو صلیب کی طرف میں
نہیں لے جا رہا ہوں ...."

میریم مجدلانی

(ویروس کے دامن سے لپٹ کر جواب دروازہ کی طرف قدم
اٹھا رہا ہے) "ویروس! ویروس! میں ہاتھ جوڑتی ہوں ابھی بات

ختم نہیں ہوئی ہے - ابھی میں سب کچھ نہیں کہہ چکی ہوں....
اس طرح اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا.... لیکن صرف ایک ناممکن
چیز مجھ سے نہ مانگو..... میں تمہاری لونڈی ہو جاؤں گی اور تمہارے
دامن سے لپٹی رہوں گی - تمام عمر دست بستہ تمہاری خدمت
کے لیئے تیار رہوں گی - لیکن تم مجھ کو اس کی زندگی دیدو - اور میری
روح سے اور ساری دنیا سے اس چیز کو نیست و نابود نہ کرو جو
ہماری نئی زندگی کی روح رواں ہے...."

ویروس

"بس! بہت ہو چکا!.... اس کے علاوہ اب زیادہ صبر
نہیں ہے - اپنے ایک رقیب کو جس سے مجھکو نفرت ہے بچانے
کے لیئے میرا تحمل اتنا ہی مضحکہ خیز ہے جتنی کہ تمہاری یہ کوشش
کہ صرف اس کے بھیجن گا گاکر اپنے عاشق کو بچالو!.... اب اگر
اب سے تین گھنٹے سے پہلے تم اس کو مردہ دیکھو تو اس پر تم رونا نہیں
ورنہ تمہارے آنسو الٹے تمہارے منھ پر پڑیں گے!......

(یوسف آرامی کو دیکھ کر جو کمرہ کی بائیں طرف کا دروازہ آہستہ سے کھولتا ہے) کون ہے؟..... آؤ! آؤ! ہم کو اسی کی ضرورت تھی!..... ہم کو گواہ درکار ہیں۔ وہ سب شعبدہ باز، غول بیابا اور ڈرائونے کوڑھی کہاں ہیں؟..... میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں...."

مریم مجدلانی

ایسا؟....."

ویروس

ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کے خداوند کے ساتھ کس نے دغا کی!..... اس کے بعد دیکھنا ہے کہ تم میں اتنی جرأت ہے یا نہیں کہ ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اس کو یوں ٹھکانے لگا دو۔ اور پھر دیکھیں ان لوگوں پر اس خبر کا کیا اثر ہوتا ہے!..... اگرچہ یہ لوگ نہایت کریہہ صورت ہیں لیکن میں ایک بار پھر وہی ڈراؤنی شکلیں دیکھنا چاہتا ہوں..... (دروازہ کے پاس جا کر دونوں پٹ کھول دیتا ہے).....

مریم مجدلانی

(دوڑ کر اس کو اس فعل سے روکتے ہوئے) "ویروس! ویروس!
یہ کسی طرح تم کو زیبا نہیں ......"

ویروس

"میں جانتا ہوں! میں جانتا ہوں! ..... اب معلوم ہوتا ہے
کہ میں کسی چیز کا مستحق نہیں۔ تیرا بھی نہیں! — کبھی! ..... (بلند
آواز سے پکارتے ہوئے) چلو! چلو! ..... باقی لوگ! تم کہاں ہو؟
جلدی کرو! ..... ادھر آؤ! ارے تم سب لنگڑو! اپاہجو! مفلوجو!
بھکاریو! آوارہ گردو! کوڑھیو! ..... مجھے تم سے ایک اہم بات کہنا
ہے! ..... (دونوں کو الاؤں کے بیچ میں حیرت زدہ چہرے نظر
آتے ہیں)

پانچواں منظر

(ویروس، مریم مجدلانی اور تیسرے منظر
کے قریب قریب کل افراد)

ڈیروس

"آؤ! آؤ! کسی بات کا خوف نہیں! (سب سہمے ہوئے داخل ہوتے ہیں) تم سب جمع ہو گئے؟ تم بہت کم رہ گئے ہو! .... باقی لوگ کہاں گئے؟ ...."

یوسف آرامی

"حضور! ان میں سے بعض ڈرتے ہیں کہ کہیں رات کے وقت ...."

ڈیروس

میں سمجھ گیا - وہ ڈر رہے ہیں .... ان کے اندر محبت اور ایمان اس قدر قوی نہیں کہ وہ حرب و ضرب کی مصیبت کو بھی برداشت کر لیں .... خیر! اتنے لوگ کافی ہیں .... تم اس عورت کو دیکھ رہے ہو؟ .... میں اس کے پاس اس لئے آیا تھا کہ تمہارے خداوند کو بچا لوں - اس کو صرف "ہاں" کر دینا تھا - اس نے صاف "نہیں" کہہ دیا ہے - وہ اس کی موت کا حکم دے رہی ہے - لہذا اب وہ طلوع سحر کے وقت ہلاک کر دیا جائے گا۔"

(مجمع میں کھلبلی پڑ جاتی ہے)

نیقودیموس

"مجدلانی! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟...."

(مریم مجدلانی کوئی جواب نہیں دیتی ہے)

ویروس

"اس سے پوچھو آپ معلوم ہو جائے گا...."

نیقودیموس

"مجدلانی! کیا یہ سچ ہے؟...."

(مریم مجدلانی اسی طرح بت بنی ہوئی کھڑی رہتی ہے)

یوسف آرامی

"آؤ! آؤ! جواب دو!.... تم کو کیا ہو گیا ہے؟...."

ویروس

اسی کے ساتھ وہ ان تمام لوگوں کے ساتھ دغا کر رہی اور ان کو مٹا رہی ہے جو اس بہکانے والے کے ہمراہ تھے.... مجھے جو کچھ کہنا

تھا کہہ چکا ---- الوداع ! ---- اب اپنی اپنی خیر لو ---- " (دروازہ
کی طرف مڑتا ہے)

یوسف آرامی

(ڈیروس کو روکتے ہوئے اور منت کرتے ہوئے) "حضور!
میں ہاتھ جوڑتا ہوں ---- آپ اس طرح نہ چلے جائیں ---- آپ بہت
جلد دیکھ لیں گے کہ وہ غلطی پر ہے ---- کوئی نہایت خوفناک غلط فہمی
ہوئی ہے ---- مجدلانی! ادھر آؤ! ---- دیکھو آپ کیا کہہ رہے ہیں؟
---- اور تم کیا کہہ رہی ہو؟ ---- کیوں؟ ---- یہ تو ناممکن ہے! ----
اس درمیان میں کیا نئی بات ہو گئی ہے؟ ---- "

کئی مریض اور بھکاری

(مجدلانی کو گھیر کر جو بے حس و حرکت کھڑی اندھوں کی طرح
دور تک خلا میں گھور رہی ہے)

مجدلانی! مجدلانی! ---- "

ایک کبڑا

"اس نے بھی اس کو بیچ ڈالا! ---- وہ اسقدر بوڑھی کے ساتھ
تھی ----"

مارتھ

(مجدلانی کے گلے میں باہیں ڈال کر) مجدلانی! ----
مجدلانی! ---- میری بات سنو! ---- تم کو تو مجھ سے بڑی محبت
تھی ---- تم کو کیا ہو گیا ہے؟ ---- بس! مجھ سے صرف یہ کہدو کہ
یہ سچ نہیں ہے ----" تم نے سنا نہیں ہے ----"

مریم کلیوفاس

(مجدلانی کے شانہ پہ ہاتھ رکھ کر) مجدلانی! مجدلانی! ----
نہیں! یہ ناممکن ہے ---- یہ نہیں ہو سکتا کہ تم بھول گئی ہو ----"

ایک محتاج

"تم نے اس کے معاوضہ میں کتنا پایا ہے؟ ----"

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) ہاں کتنا؟ --- اور وہ رقم کہاں ہے؟ ---"

دوسرا

"کل زر واپس کر دو! کل زر واپس کر دو! --- اسکی تلاشی لو ..."

مریم سلمیٰ

"مجدلانی! مجدلانی! وہ پاگل ہو گئی ہے ..."

ایک آوارہ

"کسبی! --- سپاہیوں کی داشتہ! ---"

دوسرا

"رنڈی! رنڈی! رنڈی!"

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) جن سات بھوتوں کو اس نے نکالا تھا وہ سب اس کے اندر داخل ہو گئے ہیں! ---"

دوسرا

"اس نے گائے بیل کی طرح ہم سب کو بیچ ڈالا۔۔۔"

ایک مریض

"ہم سب کو بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔"

دوسرا

"لیکن اس سے پہلے نہیں۔۔۔"

وہ شخص

(جس کا ہاتھ سوکھ گیا تھا) "وہ یہاں سے جانے نہ پائے تا وقتیکہ۔۔۔۔"

ایک مفلوج

"وہ یہاں سے کسی حال میں زندہ نہ جانے پائیگی اسکا میرا ذمہ"

قریب قریب سب چلاتے ہوئے اور گھونسوں سے دھمکاتے ہوئے مجدلانی کو گھیر لیتے ہیں جو ساکت و صامت کھڑی رہتی ہے۔

یوسف آرامی

(بیچ میں پڑتے ہوئے) چلو! چلو! اس کو بھول نہ جاؤ
کہ تم کون ہو؟ کہاں ہو؟ اور کس کی طرف سے بول رہے ہو۔
(وپروس سے) حضور! میں آپ سے تھوڑے اور تحمل کی درخواست
کرتا ہوں ۔۔۔ میں ایک حق پسند اور معقول آدمی ہوں۔ ابھی سب
کچھ واضح ہوا جاتا ہے ۔۔۔۔ سنو مجدلانی! میں اسی کے نام پہ
تم سے یہ کہہ رہا ہوں اب بھی "ہاں" کہنے کا وقت ہے ۔۔۔۔
میں باپ کی طرح تم سے کہہ رہا ہوں ۔۔۔۔"
(مجدلانی اپنے سکوت کو قائم رکھتی ہے)

کیرطا

دیکھا! ۔۔۔ اس کو اجرت ملی ہے ۔۔۔۔"
نفرت اور دشمنی کا ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے سب اس
کو اور قریب سے گھیر لیتے ہیں چیخیں، دھمکیاں، لعنتیں
منتیں اور کراہتیں بڑھ جاتی ہیں یکایک سرطک سے ایک

شور اٹھتا ہے جو کمرہ کے شور کو دبا دیتا ہے - یہ ایک افروختہ مجمع کا شور ہے جو تیزی کے ساتھ قریب آرہا ہے - ہتھیاروں کی جھنکار، گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز، کمرہ کے اندر کا شور فوراً فرو ہو جاتا ہے - سب بے صبری کے کان لگائے سُن رہے ہیں۔"

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) رومی! ..... سپاہی! ..... وہ ہم کو گرفتار کرنے آرہے ہیں ..... اس نے ہم سب کو فریب دیا ..... بھاگ نکلو! ..... اس طرف! اس طرف! ..... "

سب بدحواس ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنوطوں کی طرح دروازہ کی تلاش میں سارے کمرہ میں بھاگتے پھرتے ہیں۔

ایک آوارہ گرد

نہیں! نہیں! ..... باہر نہ جاؤ! ..... دروازہ ایک ہی ہے! ..... ہم بھاگ کر جا نہیں سکتے! ..... وہ ہم کو پالیں گے ....."

ایک شخص

(جو معجزہ سے اچھا ہوا) خاموش رہو!... اور سب

چھپ رہو.....''

ایک اپاہج

''چراغ گل کیوں نہیں کر دیتے؟.....وہ روشنیاں دیکھ

لیں گے!..... جلدی کرو! جلدی... چراغ بجھا دو.... ''

چراغ بجھا دئے جاتے ہیں

دوسرا

''کھڑکیوں کے قریب نہ جانا!....کھڑکیوں سے اپنے

کو نہ دکھاؤ!..... دیواروں سے لگ کر لیٹ رہو!''

ویروس

''یہ بہت اچھا منظر ہے اور میں اس کو آخر تک دیکھنا

چاہتا ہوں....''

یوسف آرامی

دو پیرودس کے پاس جاکر) حضور ان لوگوں کو برباد نہ کیجئے
.... یہ سب مجبور و محتاج ہیں - قریب قریب سب مریض
ہیں .... ان کو احساس نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں - ان انسانوں
پر رحم کیجئے اور ان کو آزمانے سے باز رہئے .... "

شور

اس کو صلیب پر چڑھا دو - اسکو صلیب پر چڑھا دو !-
.. بہکانے والا ! .... بہکانے والا ! .... جلیلی ! ناصری ! .... وہ معبد
کو غارت کرنا چاہتا تھا ! .... وہ شریعت کو توڑنا چاہتا تھا ....
کافر ! .... اس کو صلیب پر چڑھا دو ! .... اسکو صلیب پر چڑھا
دو ! .... اس کو صلیب پر چڑھا دو ! .... "

یہی شور سڑک پر بڑھ رہا ہے اور اب گھر کی چار دیواری سے
باہر بھی سنائی دے رہا ہے مشعلوں کی سرخ روشنی کمرہ
کے اندر پڑ رہی ہے بریکو کا اندھا دبے پانوں ایک کھڑکی

کے پاس جاتا ہے اور باہر جھانکتا ہے۔

ایک دہشت زدہ آواز

"کھڑکیوں کے قریب نہ جاؤ!۔۔۔"

ایک لنگڑا

(دوسری کھڑکی کے پاس جاکر) یہ ہلو کیا رہا ہے؟۔۔۔"

پیکو کا اندھا

"یہ وہی ہے"

کئی آدمی بے اختیار کھڑکیوں پر چڑھ جاتے ہیں اور باہر سڑک کی طرف بڑی احتیاط کے ساتھ جھانکتے ہیں۔ کبھی کبھی ان میں سے کوئی شخص ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوجاتا ہے جو کمرے میں پیچھے کی طرف رہ گئے ہیں اور ان سے جو کچھ وہ دیکھتا ہے بیان کر دیتا ہے۔

ایک شخص

(جو لوگ کھڑکیوں پر ہیں ان میں سے) اس کے چاروں

طرف سپاہی ہیں! ۔ ان کا پورا ایک مجمع ہے!....."

دوسرا

وہ آرہا ہے! .... وہ اسی طرف آرہا ہے! ..... اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں! .... وہ اس کو مار رہے ہیں! ...."

تیسرا

وہ رو رہا ہے! .... اس کی آنکھوں سے خون نکل رہا ہے!"

چوتھا

وہ اس کو پیلاطس کے پاس لئے جا رہے ہیں! .... وہ دیکھو پطرس اور یوحنا ہیں جو اپنے کو چھپائے ہوئے ہیں ..."

دوسرا

خون ٹپاک ٹپاک کر اس کے قدموں پر گر رہا ہے ...."

تیسرا

وہ اب آگے چل نہیں سکتا ..... وہ لڑکھڑا رہا ہے ۔ ... وہ گر گر پڑتا ہے ...."

ویروس

(مجدلانی سے جس نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی ہے اور جو کمرہ کے وسط میں ایک ستون سے لگی ہوئی کھڑی ہے اور وہ کھڑکی کی طرف سے بالکل بے خبر اپنے سامنے آنکھیں پھاڑے ہوئے دیکھ رہی ہے) "مجدلانی!----"

سڑک پر سارا غل دفعتاً ختم ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہت بھاری چیز گر پڑی ہو۔ ایک عجیب غریب سکوت

ایک آواز

(کمرہ میں) یہ کیا ہوا؟----"

پیریکو کا اندھا

(کھڑکی پر) وہ گر رہا ہے!------ وہ گر پڑا!----اب وہ اس مکان کی طرف دیکھ رہا ہے------"

ویروس

مجدلانی! میں اب بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں-----"

ریم مجدلانی

(بغیر جنبش کئے ہوئے، بغیر ویرونس کی طرف دیکھے ہوئے، بغیر غصہ کے

صرف ایک ایسی آواز میں جو دوسری دنیا کی ہے۔ اور جو سکون سے اور لاہوتی

خلوص اعتماد سے لبریز ہے) "جاؤ!"

پیریکو کا اندھا

(کھڑکی پر) وہ اب اپنے پاؤں کے بل کھڑا ہو رہا ہے!...

لوگ اس کو گھسیٹے لئے جا رہے ہیں ....."

سڑک پر پھر وہی ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے اور پھر وہی شور

"اس کو صلیب پر چڑھا دو" کا سنائی بلند ہوتا ہے۔ وہ

آہستہ آہستہ باہر جاتا ہے۔ اسکی آنکھیں مجدلانی پر جمی ہوئی

ہیں۔ مجدلانی اسی طرح بے حس و حرکت کھڑی ہوئی ہے جیسے

وجد کے عالم میں ہو۔ شعلیں گذری جا رہی ہیں اور وہ سر سے

پاؤں تک ان کی روشنی میں نہا رہی ہے۔

(پردہ)

مولوی روشن علی پبلشر نے ساجدی پریس گورکھپور میں چھپوا کر دفتر ایوان اشاعت گورکھپور سے شائع کیا